

دل کی دھڑکن بن گئے

از پری وش

وہ بد نما سا کمرہ تھا جس میں زرد روشنی والا بلب جل رہا تھا۔ اسے وحشت ہو رہی تھی۔ وہ چٹائی پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔ اس لڑکی نے سر اٹھا کے ایک بار پھر اس کمرے کو دیکھا۔ ایک کونے میں لکڑیوں کا ڈھیر پڑا تھا۔ تھوڑے فصلے پر پانی کا گھڑا رکھا تھا اور ایک چٹائی تھی جس پر وہ بیٹھی تھی۔ یہی سامان تھا اس کمرے میں۔ ایک طرف دیوار پر ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی اور کافی پر بنی

تھی جس کے آگے لوہے کی جالی لگی تھی۔ اور دوسری دیوار جس میں لکڑی کا دروازہ تھا۔ جو کہ مضبوطی سے بند تھا۔ وہ اٹھ کے کھڑکی کی طرف آئی اور پاؤں اٹھا کر باہر جھانک کے دیکھا۔ بے شمار درخت تھے وہاں ایسا لگ رہا تھا جیسے جنگل ہو۔ یہ کمرے کا پچھلا حصہ تھا اور کھڑکی کے اس پار سامنے وہ دو بد صورت آدمی بیٹھے تاش کھیلنے میں مگن تھے۔ وہ پیچھے ہو کر دیوار کے ساتھ لگ کے کھڑی ہو گئی۔ گالوں پر آنسوؤں کے نشان تھے۔ بال بکھرے

Classic Urdu Material

ہوئے تھے اور گلہ خراب ہو چکا تھا۔ وہ عصر کے وقت لاہریری جانے کے لیے گھر سے نکلی تھی۔ جب سامنے گاڑی آ کے رکی اور اس میں سے تین آدمی نکلے پھر کیا ہوا اسے یاد نہیں جب اُسکی آنکھ کھلی تو خود کو اس کمرے میں پایا۔ وہ رورو کے چیخ چیخ کے پوچھتی رہی اسے یہاں کیوں لایا گیا پر باہر سے کوئی جواب نہ آیا.....

وہ سوچوں میں گم تھی کہ باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اسنے جلدی سے لکڑیوں کے ڈھیر میں سے ایک موٹا سا ڈنڈا اٹھایا اور دروازے والی دیوار کے ساتھ لگ کے کھڑی ہو گئی۔ اور جیسے ہی دروازہ کھلا اسنے ڈنڈا آنے والے کے سر پر دے مارا۔ وہ موٹا سا غنڈہ تھا۔ اُس کے ہاتھ سے کھانے کی پلیٹ گری اور وہ اسکی طرف پلٹا۔

"تیری تو.." وہ اتنا کہہ کر اسکی طرف بڑھا کہ اسنے کانپتے ہاتھوں سے ڈنڈے کو زور سے پکڑا اور آنکھیں بند کر کے اُسکے سر پر مارنے لگی اور اسکی چیخوں کی آواز بلند ہونے لگی تو دعا نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ آدمی زمین پر پڑا تھا۔ ہاتھوں سے سر تھاما ہوا تھا اور سر سے خون نکل رہا تھا۔ دعا نے ڈنڈا پھینکا اور کھلے دروازے سے باہر بھاگ گئی۔ رُک کر ادھر ادھر دیکھا تو ماتھے پر پسینہ چمک اٹھا۔ وہ خوفناک جنگل میں پھنس گئی تھی۔ چاروں طرف

Classic Urdu Material

انزہیرا تھا۔ بس چاند کی چاندنی تھی۔ وہ بھی گھسنے درختوں کی وجہ سے نیچے نہیں پہنچ رہی تھی

....

"اللہ جی میں کیا کروں" اُسے رونا آنے لگا کہ اب یہاں سے کیسے نکلے گی.... "اوائے شیدے، نورے لڑکی بھاگ گئی پکڑو اسے" اس آواز پر دعائے چونک کے پیچھے دیکھا اور پھر بھاگنا شروع کر دیا۔ وہ بھاگ بھاگ کے تھک گئی تھی پر رکی نہیں۔ اسکی سانس پھول رہی تھی۔ وہ آگے دور اسے سڑک دکھائی دی اسنے اور تیزی سے قدم آگے کی طرف بڑھائے آخر کار وہ سڑک پر پہنچی پر وہ روڈ بالکل سنسان تھا۔ دعائے آسمان کی طرف دیکھا اور بولی "مجھے کوئی راستہ دیکھائیں یا اللہ مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں پر مجھے اپنی عزت بچانی ہے نہ جانے یہ لوگ مجھے کس مقصد کے تحت اغوا کر کے یہاں لائے ہیں" اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس کو یہاں آئے نہ جانے کتنا وقت گزر چکا تھا۔ جنگل سے بھاگتے قدموں کی آواز آئی۔ دعائے ڈر کے پیچھے دیکھا اور ایک بار پھر بھاگنے لگی کہ سامنے سے گاڑی کی ہیڈ لائٹس سے نکلتی روشنی اس کی آنکھوں چھنے لگی گاڑی پاس آئی اور دعا جو گاڑی کے سامنے کھڑی تھی۔ خوف کے مارے نیچے گری۔ اسے لگا وہ گاڑی سے ٹکرا جائے

Classic Urdu Material

گی۔ پر ایسا کچھ نہیں ہوا اور گاڑی وقت پر رُک گئی۔ پھر گاڑی سے ایک لڑکا، لڑکی باہر نکل کر دعا کی طرف آئے۔ لیکن تب تک وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ "ارے یہ اکیلی یہاں کیا کر رہی ہے" لڑکی نے کہاں

"ہے تو بڑی خوبصورت" لڑکے نے دعا کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو کوئی اشارہ کیا اور دعا کو اٹھا کے گاڑی کی بیک سیٹ پر ڈال دیا اور گاڑی اگے بڑھادی۔ گاڑی ابھی بھی چل رہی تھی۔ پتہ نہیں کتنا وقت گزرا اور دعا کو ہوش آیا۔ پہلے تو وہ گھبرائی پھر اسے سب کچھ یاد آیا۔ اپنا بھاگنا، بیہوش ہونا، اور وہ لڑکا، لڑکی دعا نے آنکھیں بند کی کے شکر وہ بچ گئی کہ اچانک لڑکے کی آواز گاڑی میں گونجی "روشنی بائی اس لڑکی کو دیکھ کے بہت خوش ہو گی خوبصورتی کی تو دیوانی ہے وہ خوب پیسہ بنائے گی یہ لڑکی" بات ختم کر کے وہ قہقہہ لگا کر ہنسے لگا۔

"چل اب دماغ نہ کھا اور مجھے میرے گھر چھوڑ پھر جو مرضی کرنا اس لڑکی کے ساتھ"

لڑکی بے زاری سے بولی "تو چل رہی ہے نہ اس سے" لڑکے نے کہا "جلتی ہے میری جوتی ہنہ" لڑکی نے غصے سے کہا اور دعا بالکل بت بن گئی۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں یہ لوگ؟ کیا وہ ایک

Classic Urdu Material

مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں پھنس گئی تھی؟ اسکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے
اور وہ سونے کا ٹکڑا کرتی رہی نہیں چاہتی تھی کہ انھے پتہ چلے کہ وہ انکی باتیں سن چکی ہے
دعا نے سوچا مر جاؤنگی پر اپنی عزت پے آنچ بھی نہیں آنے دوں گی۔

اچانک گاڑی ایک بیلڈنگ کے سامنے رکی اور وہ دونوں باہر نکلے اور گاڑی سے کافی دور
کھڑے ہو کر نجانے کیا راز و نیاز کرنے لگے۔ دعا کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔ وہ آرام سے کار کا
دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ اسکے پاؤں میں جوتے تک نہیں تھے۔ اتنا بھاگنے کی وجہ سے
ٹانگیں دکھ رہی تھیں۔ پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔ دعا نے پلٹ کر دیکھا دونوں ابھی بھی
باتوں میں مگن تھے۔ تو آرام سے وہاں سے نکل پڑی۔ گلیاں ہی گلیاں تھی اور لوگ بھی کم
کم نظر رہے تھے۔ اسنے دوپٹہ سر پر اڑھ لیا۔ اسکی حالت بہت خراب ہو رہی تھی۔ سفید لمبی
فراک دھول سے بھری تھی بالوں کی لٹیں چہرے پر آرہی تھی۔ اس نے ہاتھوں سے بال
پیچھے کر کے دوپٹہ درست کیا اور تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی کہ اچانک اس کی کسی
سے زوردار ٹکرا ہوئی

Classic Urdu Material

"اللہ ہوا کبر" سامنے والے نے کہا دعا نے سر اٹھا کے دیکھا۔ بلیو پیٹ، کالی شرٹ اور جیکٹ میں ایک شاندار سالٹر کا کھڑا تھا۔

"مس کہیں آپ کوئی بدروح تو نہیں؟" لڑکے نے اس کے سفید لباس کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا پراسکی آنکھوں میں شوخ سی چمک تھی... دعا کوئی جواب دیے بنا آگے بڑھنے لگی کہ وہ بولا "لگتا ہے آپ ناراض ہو گئی سنو وائٹ

دعا نے حیرت سے اس لڑکے کو دیکھا بدروح سے سنو وائٹ بنا دیا اور ایسے بات کر رہا تھا۔ جیسے وہ دعا کو جانتا ہو۔ "دیکھیں سوری میرا دھیان نہیں تھا" بات پوری کر کے اسنے ڈر کر پیچھے دیکھا کہیں وہ گاڑی والا لڑکا نہ آجائے۔ "سنو وائٹ تم مٹی میں کھیل کے آئی ہو؟ لڑکے نے ہستے ہوئے کہا... "خدا کے لئے مجھے جانے دیں میں پہلے ہی مشکل میں ہوں" دعا رونے لگی تو لڑکے نے پریشانی میں اسے دیکھا

"کیا میں آپکی کوئی مدد کر سکتا ہوں؟ اسنے دوستانہ لہجے میں کہا۔

دعا نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا کیوں کہ وہ پھر کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتی تھی۔ لڑکے نے جیسے اسکا چہرہ پڑھ لیا اور جلدی سے بولا "سنو وائٹ میں بہت شریف لڑکا

Classic Urdu Material

ہوں۔ میری داد و کہتی ہیں کہ مجھ جیسا شریف لڑکا چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔" دعا نے لڑکے کو غور سے دیکھا جسکی آنکھوں میں شرارت کے ساتھ سچائی کی چمک بھی صاف نظر آرہی تھی اور اسے گھر جانے کے لیے کسی کی مدد تو چاہیے تھی تو وہ ڈرتے ہوئے بولی "مجھے اپنے گھر فون کرنا ہے"

لڑکے نے اپنا فون نکالا مگر فون بند تھا۔

"اوسوری اسکی بیٹری لو وہو گئی۔ پر یہ قریب ہی میرا گھر ہے آپ وہاں سے کال کر سکتی ہیں"

"دعا نے پریشانی سے اُسے دیکھا

"مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں مس" اسنے سنجیدگی سے کہا

"جی ٹھیک ہے" دعا نے کہا تو لڑکے نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ چلتے ہوئے

اسنے گردن موڑ کر دعا کی طرف دیکھا "ویسے مجھے ازہران علی خان کہتے ہیں" اسنے اپنا نام

بتایا دعا خاموش رہی تو وہ بھی چپ ہو گیا۔#####

"سروہ لڑکی بھاگ گی" شیدے نے کانپتی آواز میں باس کو بتایا

Classic Urdu Material

"اوہ یو فول تم لوگوں کے لئے یہ کوئی نیا کام نہیں تھا پھر کیسے بھاگ گی وہ گزبھر کی لڑکی"
دوسری طرف سے باس بھیڑیے کی طرح غرایا تو شیدے کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا اور بولا
"باس ہم تلاش کر لے گئیں اس لڑکی کو"

"بکو اس بند کرو، پہلے اس لڑکی کو سنبھال نہیں پائے اب کیا تلاش کرو گے۔ اب اس
معاملے کو میں خود نبھٹاؤں گا" باس نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا۔

.....##### تھوری دیر چلتے رہنے کے بعد وہ لوگ ایک چھوٹے سے

خوبصورت گھر کے سامنے رُکے۔ ازہران نے چابی نکال کے دروازہ کھولا تو دکانے ڈر سے

ازہران کو دیکھا "آ... آپ کی فیملی نہیں ہے" اس کی بات پر ازہران نے پلٹ کر دیکھا

کیا مطلب؟ "اسے سمجھ نہیں آئی۔ دعا سے ہی دیکھ رہی تھی پھر ڈرتے ہوئے بولی "مجھے لگا

تھا کہ آپ کی فیملی ہوگی گھر پر اس لئے مم... میں آپ کے ساتھ آئی" اسکی بات سن کر

ازہران کے ماتھے پر بل پڑھ گئے "آپ کو میں کوئی غنڈا ماوالی لگتا ہوں؟ آپ مجھے پریشان

لگئیں اس لئے مدد کر رہا ہوں سمجھیں" بات ختم کر کے اس نے دعا کو دیکھا پر وہ سر جھکائے

چپ کھڑی تھی۔ ازہران کو اس پے ترس آیا اور اس نے ایک دم سے اپنا لہجہ بدلا "سنو

Classic Urdu Material

وائٹ آخری بار بتا رہا ہوں میں... ایک... شریف... بندہ.. ہوں ٹرسٹ می "اپنی بات پر زور دے کر کہا تو دعا نے اُسے سوری کہا۔ "او کے کم ان" ازہران دروازے کے سامنے سے ہٹاتا کہ وہ اندر آ سکے۔ دعا اندر آئی نظر اٹھا کے دیکھا خوبصورتی سے بنا وہ گھر سنگل سٹوری تھا۔ دائیں طرف پورچ تھا اور بائیں طرف خوبصورت سا گارڈن تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے۔ جو کے بہت خوبصورت اور اچھے سے ڈیکوریٹ ہوا تھا۔ لاؤنج سے اندر داخل ہوتے ہی ایک طرف آمنے سامنے دو ڈبل سائز صوفے رکھے ہوئے تھے۔ درمیان میں ٹیبل اور سامنے دیوار پر بڑے سائز کا ایل نی ڈی ٹی وی لگا ہوا تھا۔ آگے کی طرف دو کمرے تھے اور ایک سائیڈ پر اوپن کچن تھا۔ گھر چھوٹا پر کافی خوبصورت تھا۔ دعا گھر دیکھ رہی تھی۔ ازہران کے بولنے پر چونک گئی "تم چاہو تو فریش ہو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو دعا نے سر ہلا Ptcl لو یا پھر گھر فون کر لو" اُس نے دیا۔ ازہران پھر بولا "میری فیملی کا تم نے پوچھا تھا۔ تو جناب میرے والدین کی ڈیٹھ ہو چکی ہے۔ پر میری پیاری سی دادو ہیں۔ وہ گاؤں میں رہتیں ہیں اچھا تم آرام سے بیٹھو میں جب تک میں کچھ ٹھنڈا لے کر آتا ہوں" بات ختم کر کے وہ کچن کی جانب چلا گیا۔ دعا فون کی طرف بڑھی اُسے بی جان سے بات کرنے کی جلدی تھی۔ اس نے ایک لمبا سانس کھنچا۔ اور

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

نمبر ملانے لگی۔ اس کے گھر میں تھا ہی کون ایک بی جان تھی۔ جنہوں نے اسے پالا تھا۔ وہ دعا کے لئے بالکل ماں جیسی تھیں اور دوسرے اس کے بہنوئی جو زیادہ تر ملک سے باہر ہوتے تھے۔ انھیں تو پتہ بھی نہیں ہو گا کہ دعا گھر سے غائب ہے۔ ہاں پر بی جان ضرور پریشان ہو گئیں۔ نمبر ملا کر فون کان سے لگا یاد دوسری طرف سے فون اٹھایا گیا اور بی جان کی آواز آئی "سلام کون؟" اور دعا رونے لگی پھر بولی "بی جان مم... میں دعا" اسکی آواز کانپ رہی تھی آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے۔ اسے لگا اسنے ایک عرصے بعد کسی اپنے کی آواز سنی ہے۔ دوسری طرف بی جان تڑپ کر بولیں "دعا میری بچی کہاں ہو تم؟ میں کتنی پریشان ہوئی تمہارے لئے" دعا نے انھیں کہا کہ وہ گھر آ کر سب کچھ بتائے گی اور فون بند کر دیا۔ ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے اور جیسے ہی نظر اٹھائی سامنے ازہران ہاتھ میں جو س کے گلاس لئے کھڑا تھا۔ پھر خاموشی سے چلتا ہوا دعا کے سامنے آیا جو س کا ایک گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے دعا نے تھام لیا۔ ازہران چلتا ہوا اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اور جو س کے سپر لینے لگا۔ دعا نے اسے دیکھا وہ پھر بھی چپ رہا دعا کو حیرت ہوئی کہ پہلے کتنا بول رہا تھا اور اب ایک دم سے چپ ہو گیا۔ اس بار دعا نے بولنے میں پہل کی "مم.... مجھے گھر جانا ہے" جھجک کے کہا گیا۔ تو ازہران بولا "اوہ تھینک گاڈ آپ بولی تو سہی"

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

میں چاہتا تھا اس بار پہلے تم بولو "دعا نے اسے دیکھا عجیب لڑکا ہے کبھی آپ اور کبھی تم کہہ کر بلاتا ہے۔" پہلے یہ جوس تو پی لو "ازہران نے کہا تو دعا نے خاموشی سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔ وہ پھر بولا "ایک تو تم اپنے پاؤں دھو لو" دعا کے پاؤں کی طرف اشارہ کر کے کہا جن پر دھول اور جما ہوا خون لگا تھا۔

دعا نے ایک نظر اپنے پاؤں کو دیکھا اور پھر ازہران کی طرف متوجہ ہوئی جو کہہ رہا تھا "اور دوسرا یہ کہ مجھے اپنا اصل نام بھی بتادو" ازہران نے اس معصوم سنووائٹ کو دیکھ کر کہا اور کھڑا ہو گیا "آؤ تمھیں واش روم دیکھا دوں"

دعا نے جوس ختم کر کے گلاس ٹیبل پر رکھا اور ازہران کے پیچھے چلنے لگی۔
اسے لے کر وہ سامنے ایک کمرے میں آیا واش روم کی طرف اشارہ کر کے کہا "جاؤ فریش ہو لو" بات ختم کر کے وہ باہر چلا گیا۔ دعا واش روم میں داخل ہوئی۔ واش بیسن کے سامنے

لگے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا جہاں دھول اور آنسوؤں کے نشان تھے۔ اس نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر منہ پر پانی مارا اور پاؤں دھوتے ہوئے اسے تکلیف ہو رہی تھی کیونکہ پاؤں پر جگہ جگہ زخم بنے ہوئے تھے۔ اپنا دوپٹہ سیٹ کر کے وہ باہر آگئی۔ جہاں ازہران جوتے لئے

Classic Urdu Material

کھڑا تھا "یہ تم پر بڑے ہونگے پر ابھی انہیں ہی غنیمت سمجھ کر پہن لو" اسنے ہنس کر کہا تو دعا نے جوتوں کو دیکھا جو واقعی کافی بڑے تھے پھر وہ ہلکا سا مسکرائی اور جوتے پہن لئے "اوہ سنووائٹ مسکراتی بھی ہے" ازہران نے شرارت سے کہا "چلو اب اسی خوشی میں اپنا نام بتاؤ" دونوں چلتے ہوئے صوفے تک آئے۔ دعا کو چلنے میں مسئلہ ہو رہا تھا۔ جوتے اسکے پاؤں سے نکل رہے تھے۔ صوفے پر بیٹھ کر اسنے کہا "میرا نام دعا جہانگیر ہے"..... "ماشاء اللہ بہت اچھا نام ہے پر.. " وہ اتنا کہہ کر چپ ہو دعا نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا "پر کیا؟"

"پر یہ کہ میرے لئے تم سنووائٹ ہی ہو یا پھر بدروح کہہ لوں؟" ازہران نے ہنستے ہوئے کہا تو دعا بھی ہنس دی اور بولی "سنووائٹ ہی ٹھیک ہے اور آپکا بہت شکریہ آپ نے میری اتنی مدد کی" دعا نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا۔ انکو ملے گھنٹہ بھر ہونے کو تھا اور سامنے بیٹھا لڑکا اُسکا محسن تھا "نو پر اہلم سنووائٹ چلو ایڈریس بتاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤ" دعا نے ایڈریس بتایا اور دونوں چلتے ہوئے پورچ تک آئے اور کار میں بیٹھ کر کار آگے بڑھادی۔

Classic Urdu Material

گاڑی میں گہرا سکوت چھایا تھا۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ ازہران ڈرائیو کرتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔ پھر دعا کو دیکھا اور جھجھکتے ہوئے بولا "تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا؟ کیا مجھے بتا سکتی ہو؟" دعا نے اُسے دیکھا کچھ دیر خاموش رہی پھر آہستہ آواز میں ساری بات ازہران کو بتادی "ہمم... کیا تمہاری فیملی کی کسی کے ساتھ دشمنی ہے؟" اُس نے سوچتے ہوئے پوچھا "ایسا تو کچھ بھی نہیں میری فیملی میں بی جان اور خرم بھائی کے علاوہ کوئی نہیں۔ بی جان یا میری تو کسی سے کوئی دشمنی نہیں اور خرم بھائی بھی لئے دیئے رہنے والوں میں سے ہیں" بات ختم کر کے دعا نے لمبی سانس بھری "پولیس میں کمپلین درج کرانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ازہران کی بات پر وہ خاموش رہی کیونکہ اس کا کمپلین کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ خرم بھائی انجان تھے تو وہ انھیں انجان ہی رہنے دینا چاہتی تھی۔ بی جان نے اسے بتایا تھا کہ خرم بھائی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ وہ بچ گئی تھی اُس کے لئے اتنا ہی بہت تھا۔ ازہران نے اُس کی خاموشی نوٹ کی تو خود بھی خاموش ہو گیا کہ شاید دعا اس معاملے پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ کچھ دیر بعد کار ایک خوبصورت سے بنگلے کے سامنے رکی۔ "آگئی تمہاری منزل سنووائٹ" ازہران کی آواز میں اداسی اتر آئی تھی۔ نجانے کیوں؟ دعا نے چونک کر شیشے کے پار اُس بنگلے کو دیکھا

Classic Urdu Material

اور پھر ازہران کو "آپکا بہت شکریہ میں ہمیشہ آپکی مشکور رہوں گی" دعا کی آواز میں نئی اتر آئی۔ اسنے کار کا دروازہ کھولا پلٹ کر ازہران کو اللہ حافظ کہا اور کار سے اتر گئی۔ "اللہ حافظ سنو وائٹ" ازہران نے آہستہ سے کہا اور دعا آگے بڑھ گئی۔ اس کی نگاہوں نے دعا کے او جھل ہو جانے تک اسکا پیچھا کیا اور جب وہ گیٹ سے اندر چلی گئی۔ تو اسنے لمبا سانس کھینچ کر زن سے گاڑی آگے بڑھادی۔

وہ ایک خفیہ سا کمرہ تھا۔ جہاں بے شمار فائلز رکھی تھیں۔ بڑی سی ٹیبل کے پیچھے کالے سوٹ میں ایک شخص بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے اسکے دوسا تھی بیٹھے تھے۔ اُن میں سے ایک اس سوٹ والے سے مخاطب ہوا "بلیک تمہیں کیا لگتا ہے اس بار کتنا فائدہ ہوگا ہمیں؟" اسے سب بلیک کہہ کر بلاتے تھے۔ کیوں کہ وہ تھا ہی اندھیرے کی مانند خوفناک اور پُر اسرار "بہت زیادہ ایک سے ایک خوبصورت لڑکی ہے اور ہیں بھی پوری بیس صحیح دام وصول کرونگا" وہ بات ختم کر کے قہقہہ لگا کر ہسنے لگا۔ "اور وہ لڑکی جسکا تمنے کہا تھا؟ اسکا کیا بنا؟" اسکے دوسرے ساتھی نے پوچھا "بھاگ گئی وہ....." گندی سی گالی دے کر پھر بولا "پروہ میرے ہاتھ کے نیچے ہے جلد ہی منہ کے بل گرے گی" بلیک خوفناک بھیڑیے

Classic Urdu Material

کی طرح غرایا اور بولا "ابھی اُن نئی لڑکیوں کی بات کرو جلد ہی انھیں لاہور روانہ کرنا ہے۔ خیال رکھنا یہ بات اپنے آدمیوں کے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے سمجھے، پچھلی بار بھی مشکل سے بچ کے نکلے تھے۔ اب کی بار مجھے کوئی مسئلہ نہیں چاہیے" بلیک نے غصے سے گھور کے دونوں کو دیکھا اور پھر تینوں اس معاملے کو ڈسکس کرنے لگے۔

دعا نے جہانگیر ولا میں قدم رکھا اور نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی تین فلور کی عمارت کو دیکھا۔ جس کے دائیں اور بائیں طرف خوبصورت گارڈن بناتھا اور درمیان میں سرخ اینٹوں سے بنا راستہ تھا۔ جو سیدھا پورچ تک جاتا تھا۔ پھر تھوڑا آگے ہال کا دروازہ تھا۔ جو کھلا

ہوا تھا۔ دعا چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ جہاں بی جان دروازے پر ہی نظریں جمائے بیٹھی

تھیں۔ جیسے ہی دعا نے اندر قدم رکھا بی جان اٹھ کھڑی ہوئیں اور دعا بھاگ کر اُنکے گلے

لگ کر رونے لگی۔ بی جان اسکی کمر سہلانے لگیں۔ "چپ ہو جاؤ دعا بچے" بی جان نے اسے

خود سے الگ کر کے صوفے پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئیں۔ ہاتھ بڑھا کر دعا کے آنسو

صاف کیئے۔ "بس بچے اب اور نہیں رونا" "جی بی جان" دعا نے سر ہلایا اور صوفے سے

اٹھ کر بی جان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔ سر اُن کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔ بی جان اُس کے

Classic Urdu Material

بالوں میں اُنکلیاں پھیرنے لگیں۔ انھوں نے دعا سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ دعا پھر سے رونے لگے۔ بی جان خاموش ہی رہیں پر دعا نے خود بات شروع کی اور آہستہ آہستہ ساری بات بتادی۔ اس نے ازہران علی خان کا بھی بتایا کہ کیسے اس نے دعا کی مدد کی تھی۔ بات ختم کر کے دعا نے چہرہ اُپر اٹھا کر بی جان کو دیکھا جن کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔ "وہ لڑکا فرشتہ بن کر آیا تھا۔ تمہارے لئے بیٹا ورنہ آج کل کون کسی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ اُس بچے کو خوش رکھے" بی جان ازہران کو دعائیں دینے لگیں اور دعا نے دل میں آمین کہا۔ بی جان نے اسے اُٹھنے کا کہا اور خود بھی کھڑی ہو کر بولیں "بیٹا آؤ تمہارے لئے کھانا لگاتی ہوں، آکر کچھ کھا لو بھوک لگی ہو گی" بی جان نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ "بی جان میرا بالکل دل نہیں ہے کھانا کھانے کا میں بس آرام کروں گی" دعا نے آہستہ سے کہا اور بی جان کا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے لگایا۔ وہ بہت تھک چکی تھی۔ اب گھر کے پرسکون ماحول میں اسے شدت سے اس بات کا احساس ہوا تھا۔ بھاگ بھاگ کر اُس کی ٹانگیں دُکھ رہی تھیں۔ "اچھا تم بیٹھو یہاں میں دودھ لے کر آتی ہوں وہ پی لو پھر چلی جانا آرام کرنے" بی جان بات ختم کر کہ کچن کی طرف چلیں گئیں۔ دعا صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور نظر گھوما کر اپنے پیارے سے گھر کو دیکھنے لگی۔ گھر کے تین فلور تھے۔ نیچے

Classic Urdu Material

والے فلور پر تین کمرے تھے۔ جن میں سے ایک بی جان کا کمرہ تھا۔ ایک خرم بھائی کا اور تیسرے کمرے کو خرم بھائی نے اپنا آفس بنایا ہوا تھا۔ جب گھر پرے ہوتے تو آفس کا کام وہ اسے کمرے میں کرتے تھے۔ ایک سائیڈ پر کچن تھا اور درمیان میں بڑا سا خوبصورت ہال تھا۔ ویسا ہی جیسا امیر ترین لوگوں کے گھروں میں ہوتا ہے۔ دیواروں پر پینٹنگز، صوفہ سیٹ، قیمتی ڈیکوریشن پیسز اور روشنیوں سے چکاچوند تھا۔ سامنے ہال کے درمیان سے سیڑھیاں اُپر کی طرف جاتی تھیں۔ دوسرے فلور پر دو کمرے اور ہال تھا۔ ایک کمرہ دعا کا تھا اور دوسرا مئی، پاپا کا جو بندر ہتا تھا۔ پر جب بھی دعا کو اُن کی یاد آتی وہ انکے کمرے میں آ جاتی اور ڈھیر سا وقت وہاں گزارتی تھی۔

اور گھر کا تیسرا فلور بند پڑا ہوا تھا۔ "دعا بیٹا یہ لودودھ" بی جان کی آواز پر وہ چونکی اور گلاس تھام لیا دودھ پی کر وہ کھڑی ہو گئی۔ "اب آرام کروں گی بی جان وقت کافی ہو گیا ہے" دعا نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں بارہ بج رہے تھے۔ "جاؤں بیٹا شب بخیر" بی جان نے اسکی پیشانی چومی پھر دعا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے میں آ کر اسنے نماز کی تیاری کی پھر دو نفل شکرانے کے ادا کئے۔ خدا نے اسے کس مصیبت سے بچایا تھا۔ ہونے کو کچھ بھی ہو

Classic Urdu Material

سکتا تھا۔ پر اللہ پاک نے اسے صحیح سلامت وہاں سے نکال دیا تھا۔ نفل ادا کر کہ وہ سونے کے لئے لیٹ گی جہانگیر خان بہت بڑے بزنس ٹائیکون تھے۔ پاکستان اور دوسرے ممالک میں بھی اُن کا بزنس اچھا خاصا پھیلا ہوا تھا۔ اُن کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی مناہل اور چھوٹی دعا جو مناہل سے پورے پندرہ سال چھوٹی تھیں۔ دعا کی پیدائش پر کچھ پیچیدگی ہونے کی وجہ سے مسز جہانگیر کی ڈیلتھ ہو گئی تھی۔ دعا اپنی مُمی کو بہت یاد کرتی تھی۔ اسنے مُمی کی تصویر پلو کے نیچے رکھی ہوتی تھی۔ دعا کو جہانگیر خان اور مناہل آپنی نے ہی پالا تھا اور دونوں اس سے بہت پیار کرتے تھے۔ پر ماں کی کمی کوئی کہا پوری کر سکتا ہے۔

مناہل، خُرُم قریشی سے محبت کرتی تھی۔ وہ مناہل کا یونی فیلو تھا۔ پر خُرُم قریشی کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔ ماں، باپ کی موت ہو چکی تھی۔ بہن، بھائی کوئی تھے نہیں اور نہ کوئی قریبی رشتہ دار تھا۔ مناہل نے پاپا سے خُرُم کی بات کی تو جہانگیر خان، خُرُم قریشی سے ملے پھر انھوں نے مناہل کو انکار کر دیا تھا کہ خُرُم تنہا لڑکا ہے۔ کون جانے وہ کیسا ہو۔ پر مناہل کے اصرار پر جہانگیر خان دو، تین بار خُرُم سے ملے۔ وہ واقع بہت اچھا اور بااخلاق لڑکا تھا۔ مناہل اور خُرُم کی شادی سے پہلے جہانگیر خان نے شرط رکھی کہ شادی کے بعد خُرُم جہانگیر ولا

Classic Urdu Material

میں ہی رہے گا۔ تاکہ اُنھیں بیٹی کی طرف سے فکر مندی نہ ہو کیونکہ خرم جاب لیس تھا۔ اسلئے جہانگیر خان کو یہ شرط رکھنی پڑی تھی۔ مناہل نے خرم کو منالیا تھا اور پھر دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔ تب دعا نو سال کی تھی۔ خرم نے جہانگیر خان کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا۔ یونہی ہنسی خوشی ایک سال گزر گیا تھا کہ اچانک ایک رات جہانگیر خان کو ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وجہ سے انکی ڈیٹھ ہو گئی تھی اور وہ اپنی بیٹیوں کو اکیلا چھوڑ کر دنیا سے چلے گئے تھے۔ پاپا کی ڈیٹھ کے بعد دعا بیمار رہنے لگی تھی۔ وہ پاپا کی لاڈلی تھی۔ اُس کے لئے پاپا کی جدائی سہنا آسان نہیں تھا۔ مناہل نے جیسے تیسے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اُسے دعا کا خیال رکھنا تھا اور ساتھ ہی بزنس پر بھی دھیان دینا تھا۔ ایک مہینے تک مناہل دعا کے ساتھ ساتھ رہی اور خرم نے بزنس سنبھالا ہوا تھا۔ مگر بزنس میں لاس ہونے لگا تھا۔ پاپا نے یہی سارا بزنس اکیلے سنبھال رکھا تھا کیونکہ اُن کا کافی سالوں کا تجربہ تھا۔ مگر کسی نا تجربہ کار بندے سے انتا پھیلا ہوا بزنس سنبھالا جانا مشکل تھا۔ مہینے بعد دعا کچھ بہتر ہوئی۔ تو مناہل نے آفس جانا شروع کیا اور دعا کی دیکھ بھال کے لئے بی بی جان کو رکھ لیا۔ وہ بیوہ اور بے اولاد تھیں۔ تب دعا دس سال کی تھی۔ بی بی جان کے روپ میں اُسے ماں مل گئی اور بی جان ایک پیاری سی بیٹی۔

Classic Urdu Material

اسی طرح دس سال گزرے گئے اور دعا بڑی ہو گئی۔ وہ بہت کم گو تھی۔ پہلے سکول اور اب کالج میں بھی اسکی کوئی دوست نہیں تھی۔ وہ یا تو بی جان سے بات کرتی تھی یا مناہل آپنی سے، مناہل آپنی کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ یہ بات انھیں بہت دکھ دیتی تھی پر پھر یہ سوچ کر خود کو سمجھالیتیں کہ اسکے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے اور اسکے لئے تو دعا بھی بچوں جیسی تھی مناہل کو بزنس سے جیسے ہی فری وقت ملتا دونوں بہنیں خوب باتیں کرتی تھیں۔ پر ایسا بہت کم ہوتا تھا۔ کیونکہ مناہل زیادہ تر کام میں مصروف رہتی تھی۔ اور پھر آخر کار وہ دن بھی آ گیا تھا۔ جب دعا سے اسکا آخری خون کا رشتہ بھی چھین گیا تھا۔ اسکی پیاری آپنی موت کی گود میں سو گئیں تھیں۔ اس دن وہ کالج میں تھی۔ جب اسے پرنسپل کے آفس میں بلا یا گیا۔ اسکے لئے گھر سے فون تھا۔ فون اٹھاتے ہی بی جان کی آواز سنائی دی اور جو بات انھوں نے کی اسے سن کر دعا پوری جان سے کانپ گئی تھی۔ مناہل کا ایسیڈنٹ ہوا تھا۔ وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی تھی۔ مناہل کی موت پر دعا پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی کہ بی جان کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔ خرم قریشی، مناہل کی موت کے بعد بالکل چپ ہو کر رہ گیا تھا۔ ہر وقت کام میں مصروف رہتا تھا۔ دعا کو بی جان کا سہارا تھا۔ مشکل سے ہی سہی پر وہ سنبھل گئی تھی.....

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

بلیک اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ ٹیبل کی دوسری طرف اسکا خاص بندہ معاذ بیٹھا تھا۔ اسکے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا۔ جس پر وہ کوئی کام کرنے میں مصروف تھا۔ بلیک گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسکی آواز گونجی "لاہور والا کام صحیح سے ہو گیا نا؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟" بلیک کی بات پر معاذ نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا پھر بولا "بالکل اچھے سے ہو گیا کام کہیں کوئی مشکل پیش نہیں آئی" "انہوں... اب اگلے کچھ دنوں کے لئے اس کام کو روک لو، مجھے خبر ملی ہیں کہ پولیس ہمارے پیچھے ہے اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں چاہیے۔ سمجھے؟" بلیک نے بات مکمل کی، وہ جرم کی دنیا کا پرانا کھلاڑی تھا۔ اسے پتہ تھا کب میں جو مال بھیجنا ہے۔ اسکا کیا (Russia) اور کیسے کون سا کام کرنا ہے۔ "پر بلیک روس) ہوگا؟" معاذ نے فکر مندی سے کہا۔ "کتنی ٹائم لٹ ہے ہمارے پاس اس کام کو کرنے کے لئے؟" "زیادہ سے زیادہ بیس دن ہیں" "ٹھیک ہے دو، تین دن رُک جاؤ پھر کام شروع کر دینا مگر پولیس سے بچ کر رہنا ایک اور ضروری بات اس بار لڑکیوں کے ساتھ بچے بھی ہونے چاہیے" بلیک اب معاذ کو ساری تفصیل بتانے لگا۔

Classic Urdu Material

"جیسا کہا ہے ویسا ہی کرنا کچھ دنوں کے لئے میں جا رہا ہوں۔ کوئی ضروری بات ہو تبھی کوٹیکٹ کرنا ورنہ میں خود ہی کوٹیکٹ کروں گا ٹھیک ہے" بلیک اپنا فون چیک کرتے ہوئے بولا

"ایس باس" معاذ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

بلیک اور اس کے ساتھیوں کی یہ خفیہ جگہ تھی۔ جو کہ تہ خانے میں بنی ہوئی تھی۔ بلیک جانے سے پہلے معاذ کو ضروری باتیں بتانے لگا۔ ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے اچانک بلیک کا فون بجنے لگا۔ اس نے معاذ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا اور فون پر بات کرنے لگا.....

بلیک اور اسکے ساتھی ہیومن ٹریفنگ کا کام کرتے تھے۔ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دوسرے کی ممالک میں بھی ہیومن اسمگلنگ کرتے تھے۔ جہاں بچوں، لڑکیوں اور یہاں تک کے مردوں کو بھی اسمگل کیا جاتا تھا۔ کچھ لوگ کسی مجبوری کی وجہ سے انکے ہاتھ لگ جاتے تھے یا پھر انھیں اغوا کیا جاتا تھا۔ ان لوگوں کو یا تو ملک کے اندر ہی بیچا جاتا وہ بھی مہنگی سے مہنگی قیمت پر یا دوسرے ممالک میں اسمگل کر دیا جاتا اور وہاں ان مجبور لوگوں سے ہر

Classic Urdu Material

قسم کا کام لیا جاتا تھا۔ ایسے لوگ بے دام کے غلام ہوتے ہیں جنہیں اپنے خریدار کے اشارے پر چلنا ہوتا ہے۔ وہاں انکے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ بچوں کو جسمانی طور پر معذور کر کے ان سے بھیک منگوائی جاتی یا پھر انکے باڈی پارٹس نکال کر اسمگل کئے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کو زیادہ تر جسم فروشی میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ جہاں نہ وہ جی سکتی ہیں، نہ مر سکتی ہیں۔ بس ایسی غلیظ زندگی جینے پر مجبور ہوتی ہیں۔ وہاں سے انکی رہائی موت کی صورت ہی ممکن ہوتی ہے۔ ہیومن ٹریفنگ دنیا کا تیسرا بڑا جرم ہے۔ ہمارا اپنا ملک اس جرم میں بہت حد تک شامل ہے۔ اور دنیا کے کئی ممالک اس جرم میں بہت آگے نکلے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک بڑا نام روس کا ہے۔ رشین مافیا جو بڑے سے بڑا جرم کرتا ہے۔ ہیومن ٹریفنگ بھی ان میں سے ایک ہے اور بلیک جیسے لوگ ان سے رابطہ رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کام میں ان لوگوں کو بے تحاشا پیسہ ملتا ہے۔ بلیک اور اس جیسے بہت سے لوگوں کو پیسے کے آگے کچھ نظر نہیں آتا، نہ معصوم بچوں کی سسکیاں سنائی دیتی ہیں اور نہ ان باعصمت لڑکیوں کی آہیں۔ بلیک جیسے بے ضمیر لوگ ہمارے ملک کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ بلیک پہلے جرم کی دنیا کا چھوٹا سا مہرہ تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس نے جرم کی دنیا میں اپنے قدم جمائے اور اب وہ ایک بہت بڑے گروہ "بلیک گینگ" کا رہنما تھا۔

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

پاکستان میں جرم کی دنیا میں اسکا ایک بڑا نام تھا.....##### اگلی صبح دعا کی آنکھ دیر سے کھلی اسنے گھڑی کی طرف دیکھا تو دن کا ایک بج رہا تھا۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر واش روم کی طرف گئی۔ اسکا سراب بھی بھاری ہو رہا تھا۔ فریش ہو کر جب وہ نیچے آئی تو بی جان کچن میں تھیں اور فاطمہ آپا کو کھانا بنانے کا بتا رہیں تھیں۔ فاطمہ آپا انکے گھر کام کرتی تھیں اور گھر کے پیچھے بنے سرونٹ کو اڑ میں رہتی تھیں۔ انکے تین بچے تھے اور شوہر بھی یہیں مالی کا کام کرتا تھا۔ جب دعائے کچن میں قدم رکھا جو کہ کافی بڑا اور خوبصورت تھا۔ اس نے دیکھا بی جان چولہے کے پاس گھڑی تھیں۔ اسے اندر آتے دیکھ کر بولیں "دعا بچے اٹھ گئی تم، آؤ بیٹھو تمہارے لئے ناشتہ بناتی ہوں" بی جان نے کچن میں ایک طرف رکھی ڈائننگ ٹیبل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "بی جان اب کھانا ہی کھاؤ گی۔ ناشتے کو رہنے دیں۔ سر میں بہت درد ہو رہا ہے" دعائے بات ختم کی پھر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور ہاتھ سے پیشانی مسلنے لگی۔ "اچھا چائے بنا دیتی ہوں وہ پی لو سرد درد ختم ہو جائے گا اور تھوڑی دیر میں کھانا بھی بن جائے گا" بی جان، دعا کو دیکھ کر پیار سے بولیں پھر چائے کا پانی چولہے پر رکھنے لگیں۔ "ٹھیک ہے بی جان" دعائے اتنا کہہ کر بی جان کو دیکھا وہ بالکل ماں کی طرح اسکا خیال رکھتی تھیں۔ اگر پاپا اور منا ہل آپا کے بعد بی جان اسکے ساتھ نہ ہوتیں تو وہ بالکل

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ٹوٹ جاتی۔ تھوڑی دیر بعد بی جان نے چائے کا کپ اسکے سامنے رکھا اور خود بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ "بیٹا جو بات گزر گئی اسے بھول جاؤ بس آگے سے کہیں اکیلے باہر مت جانا اور یونیورسٹی جاتے ہوئے بھی خیال رکھنا ٹھیک ہے ناں؟" بی جان نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا "جی بی جان اور خرم بھائی کو نہیں پتہ نا بی جان؟" دعا کو معلوم تو تھا اسنے پھر بھی بی جان سے پوچھ لیا تھا۔ "نہیں بیٹا اسے کچھ نہیں معلوم اور نہ میں نے بتایا۔ ویسے ہی کام میں مصروف رہتا ہے۔ اسلئے اسے پریشان نہیں کیا" "ٹھیک کیا بی جان ویسے بھی آپ کی موت کے بعد وہ کس قدر خاموش ہو گئے ہیں۔ آپ کی کو گئے ایک سال سے اُپر ہونے والا ہے۔ پر خرم بھائی اب تک سنبھل نہیں پائے ہیں" اسے خرم بھائی سے ہمدردی تھی وہ انھیں بالکل بھائی کی طرح سمجھتی تھی۔ آپ کی ذکر پر دعا کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ "بس یہی ذندگی ہے بیٹا کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے۔ اللہ خرم کو صبر دے۔" بی جان نے اتنا کہہ کر روکیں پھر بولیں "چلو تم چائے پیوؤ ٹھنڈی ہو رہی ہے میں کھانے کو دیکھ لو" بی جان اُٹھ کر فاطمہ آپا کی طرف چلیں گئیں اور دعا نے کپ اُٹھا کر منہ سے لگا لیا ساتھ سوچنے لگی کہ کل سے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔ آج بھی وہ نہیں جا پائی تھی.....##### ایک گاڑی آکر پولیس اسٹیشن کے سامنے رُکی اور ایک شاندار سا شخص باہر نکلا اور پولیس اسٹیشن

Classic Urdu Material

کے اندر داخل ہوا۔ اندر آکر وہ ایک حوالدار کے پاس رکا اور بولا "اے ایس پی شاہ میر شاہ موجود ہیں تھانے میں؟" "آپ کون ہیں اور کیوں ملنا ہے آپ کو اے ایس پی صاحب سے؟" حوالدار نے اُلٹا اس سے سوال کیا "اوہ مجھے ضروری کام ہے اُن سے" وہ شخص بے زاری سے بولا "پہلے نام بتاؤ اپنا؟" حوالدار اسکی جان چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔ "اللہ تو بہ، پتہ نہیں مجرم تم لوگوں کے ساتھ کیسے گزارا کرتے ہیں" اس شخص نے منہ بنا کر کہا اور حوالدار نے غصے سے اُسے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اُس شخص نے اپنا نام بتایا۔ پھر حوالدار نے اے ایس پی صاحب کو کال کر کے کہا کہ کوئی شخص آپ سے ملنے آیا ہے ساتھ نام بتایا تو دوسری طرف سے ہاں میں جواب آیا کہ اس شخص کو اندر بھیج دیا جائے۔ حوالدار فون رکھ کر اسکی طرف پلٹا اور بولا "آپ اندر جاسکتے ہیں" کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا۔ "شکر خدا کا" وہ بڑبڑا کر آگے بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر جب وہ اندر داخل ہوا تو جناب اے ایس پی شاہ میر اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور سرفائل پر جھک کر کھا تھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا گیا تو چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ پر سامنے والا ماتھے پر بل ڈالے اُسے گھور رہا تھا۔ شاہ میر شاہ نے فائل بند کی پھر اٹھ کر مسکراتے ہوئے اس تک آیا اور اس سے بغل گیر ہوا پھر اسے دیکھ کر بولا

Classic Urdu Material

"واہ آج میری یاد کیسے آگئی میرے یار کو؟" آنے والے نے اسے گھوری سے نوازا پھر بولا

"پہلے رو کو میں اپنے یار کی نظر تو اتار دوں ماشاء اللہ کتنے ڈھیٹ ہو تم، مجھے سامنے دیکھ کر تمہیں شرم نہ آئی، اُپر سے مجھ پر طنز کر رہے ہو؟ اور فون رکھا کیوں ہے تم نے؟ جب کال اٹھانی نہیں ہوتی۔ یہاں جناب سے ملنے آیا ہوں تو پہلے باہر کھڑا کیئے رکھا اور سُوسوال پوچھے گئے ہیں، جیسے میں تو کوئی بھاگا ہوا مجرم ہوں ناں، مطلب کہ حد ہو گئی توبہ توبہ" اور وہ جو کب سے بھرا بیٹھا تھا۔ ماتھے پر بل ڈال کر بولنا شروع ہوا تو ایک سانس میں بولتا چلا گیا اور بے چارہ شاہ میر مسکرا کر سنتا رہا کیونکہ غلطی اسکی تھی۔ اس نے فون سٹیلینٹ پر کیا ہوا تھا اور خود ضروری فائل کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا۔

"چلو بیٹھو اب ٹھنڈا کرو خود کو ازہران علی خان صاحب" شاہ میر اسے کندھوں سے پکڑ کر کرسی پر بٹھایا، پھر ٹیبل کی دوسری طرف آیا فون اٹھا کر دو کو لڈ ڈرنکس لانے کا کہا، فون رکھ کر وہ ازہران کے سامنے ٹیبل کی دوسری طرف اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ازہران اب بھی اسے گھور رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"بس کردو یاد اور کتنا گھورو گے۔ ویسے اس انداز میں بھی پیارے لگتے ہو" شاہ میر نے آنکھ مار کر کہا۔

"اب زیادہ پیار نہ جتلاؤ تمہیں ایک بار بھی فرصت نہ ملی کہ مجھ سے مل لو؟ اور میں الو چلا آتا ہوں تم سے ملنے" ازہران اداس ہو کر بولا کیونکہ وہ دونوں بچپن کے دوست اور خالہ زاد بھائی تھے۔ دو مہینے پہلے شاہ میر کا ٹرانسفر اسلام آباد میں ہوا تھا اور ازہران تو پڑھائی کے سلسلے میں کافی عرصے سے یہیں رہتا تھا۔ دو مہینے میں شاہ میر اس سے ایک بار بھی ملنے نہیں آیا تھا۔ جبکہ ازہران کئی بار اس سے ملنے اس کے گھر جا چکا تھا۔ تبھی اب ناراض ہو رہا تھا۔ بات کہہ کر وہ خاموش بیٹھا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
"میرا بھائی نہیں ہے تو؟ چل اب شکل ٹھیک کریا" شاہ میر نے اس کے ہاتھ پر تھپکی دے کر کہا

"بھائی ہوں تبھی تو ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ فون تک نہیں اٹھاتا، اب پہلے مجھ سے وعدہ کر جلد ہی میرے ساتھ ڈنر کرے گا؟"

Classic Urdu Material

"وعدہ بابا وعدہ، تجھے نہ کر کے میں نے مرنا ہے کیا۔ پھر دوستی ہو گئی؟" شاہ میر نے ہنس کر پوچھا۔

"دوستی ہی دوستی میرے یار، تجھ سے ناراض نہیں ہو سکتا بس ڈرامہ کر رہا تھا" اپنی بات کہہ کر وہ ہنس دیا۔ پھر اٹھ کر شاہ میر تک آیا۔ ایک بار پھر اس سے بغل گیر ہوا

"پراسکایہ مطلب نہیں کہ اب آگے بھی تو مجھ سے ملنے نہ آئے، جلد ساتھ ڈنر کریں گے دونوں سمجھے؟" ازہران نے انگلی اٹھا کر اسے آگاہ کیا۔ "یس سر" شاہ میر نے اسے سلیوٹ کیا، پھر دونوں ہنس پڑے۔ اچانک دروازے پر نوک ہوئی شاہ میر نے آنے والے کو یس کہہ کر اجازت دی تو وہی حوالدار کولڈ ڈرنکس لے کر اندر داخل ہوا۔ جوازہران سے سوال کر رہا تھا۔ "سر یہ کولڈ ڈرنکس"

ہاں رکھ دو اور دیکھو یہ صاحب جب بھی یہاں آئیں ان سے بغیر کوئی سوال کئے انھیں اندر آنے دینا ورنہ یہ بڑا ناراض ہوتے ہیں۔ خود کو بھاگا ہوا مجرم سمجھنے لگتے ہیں۔ ویسے بھی یار ہے اپنا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے "شاہ میر نے ازہران کی طرف اشارہ کر کے ہنستے ہوئے کہا تو حوالدار بھی مسکرا دیا پھر ہاں میں گردن ہلا کر باہر چلا گیا۔ ازہران بھی

Classic Urdu Material

مسکرا دیا اسے پتہ تھا کہ پولیس اسٹیشن میں ایسے ہی کسی کو نہیں آنے دیا جاسکتا پر وہ شاہ میر کو کال کرتا رہا تھا جب اس نے فون نہیں اٹھایا تو ازہران کو غصے آگیا تھا۔ اس لئے وہ سیدھا پولیس اسٹیشن ہی چلا آیا تھا اُس سے ملنے، پر یہاں حوالدار کے سوالوں سے بے زار ہو گیا تھا۔

"بڑا خیال ہے میرا شاہ" وہ شاہ میر کو دیکھ کر بولا، لاڈ سے ازہران اسے ایسے ہی مخاطب کرتا تھا۔ "کیا کریں اپنی دوستی ہی ایسی ہے یار" شاہ میر نے کہا تو دونوں ہنس دیئے۔ پھر کافی دیر تک دونوں باتیں کرتے رہے۔ ازہران اسے ڈنر پر آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا....

کمرے سے

نکل کر نیچے آئی۔ سیڑھیاں اتر کر وہ بائیں طرف ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ کمرہ بی جان کا تھا۔ جب دعا نے اندر قدم رکھا تو بی جان بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ وہ چلتی ہوئی بیڈ تک آئی اور بیڈ پر بی جان کے سامنے خاموشی سے بیٹھ گئی۔ بی جان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر تسبیح ایک طرف رکھی پھر دعا کا سر ہاتھوں میں تھام کر اس پر پھونک ماری۔

Classic Urdu Material

"کیا ہوا بیٹا اتنی خاموش کیوں ہو؟" بی جان نے اس کے ہاتھ اپنے بوڑھے ہاتھوں میں تھامے

"پتا نہیں بی جان دل اداس ہے۔ میں اپنا دھیان اس حادثے سے ہٹا نہیں پارہی، جب بھی سوچتی ہوں ایسا لگتا ہے ابھی یہ بات ختم نہیں ہوئی کچھ برا ہونے والا ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے بی جان" دعا کی آواز میں نمی اتر آئی۔

"میری جان ایسا کچھ نہیں ہے تم نے اس ڈر کو اپنے پر حاوی کر لیا ہے۔ اس لئے تمہیں ایسا لگ رہا ہے اور میری دعا بیٹی تو بہت بہادر ہے۔

ہے نا؟" بی جان نے اس سے تصدیق چاہی۔
"بالکل میں اپنی بی جان کی بہادر بیٹی ہوں" دعا نے مسکرا کر بی جان کو تسلی دینے کے لئے کہا پھر ان کے ہاتھ چوم لیے۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بی جان آپ آئیں میرے ساتھ میں اپنے ہاتھوں سے بنی چائے آپ کو پلاتی ہوں۔ وہ بھی لان میں بیٹھ کر پیئے گے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ بہت خوش گوار موسم ہے" وہ بی جان کا

Classic Urdu Material

ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی پھر تھوڑی دیر میں وہ چائے بنا کر لان میں لے آئی تھی۔ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اسنے ایک کپ بی جان کو دیا جو سامنے کرسی پر بیٹھی تھیں اور اپنا کپ لے کر وہ بی جان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ لان میں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ جنکی خوشبو ہوا میں پھیلی ہوئی تھی۔ جو دل کو تازگی بخش رہی تھی۔ ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔ دعا نے ایک لمبی سانس کھینچ کر اس خوشبو کو اپنے اندر اتار اور ایک دم مسکرا دی۔ پھر بی جان کو دیکھ کر بولی "یہ قدرتی حُسن کتنا دل فریب ہوتا ہے نابی جان، انسان کی ساری اداسی، بے زاری دور کر دیتا ہے"

"بالکل بیٹا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے، دیکھو تو میری بیٹی بھی اس قدرتی حُسن کو دیکھ کر خوش ہو گئی" بی جان پیار سے بولیں۔

"بالکل بی جان" وہ ہنس دی پھر یاد آنے پر بولی "خُرم بھائی نے کب آنا ہے بی جان؟"

"فون آیا تھا اسکا آج رات تک آجائے گا" بی جان نے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹا اندر چلیں اب" بی جان نے کہا تو دعا اپنا کپ ٹیبل پر رکھا پھر انکا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف آگئی۔ بی جان کو ان کے کمرے میں چھوڑ کر وہ اپنے کمرے میں آئی اور کوئی کتاب

Classic Urdu Material

لے کر پڑھنے لگی۔ کافی ٹائم گزر گیا وہ کتاب پڑھنے میں مگن تھی کہ اچانک ہارن کی آواز پر چونکی، گھڑی دیکھی تو رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ اس نے کتاب ٹیبل پر رکھی۔ پھر نیچے آئی تو بی جان ہال میں بیٹھی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد خرم بھائی نیوی بلیو سوٹ پہنے، ایک ہاتھ میں موبائل اور گاڑی کی چابی لئے اور دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ تھامے اندر داخل ہوا۔

"اسلام و علیکم" خرم نے دونوں کو اکٹھے ہی سلام کیا۔ بی جان نے و علیکم السلام کہا اور دعا نے سر ہلا کر جواب دیا۔ خرم چیزیں ٹیبل پر رکھ کر انکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ پھر بولا "کیسی ہیں آپ دونوں؟"

"الحمد للہ ٹھیک ہیں بیٹا، آپ بتائیں سفر کیسا رہا" بی جان نے جواب دیا جبکہ دعا خاموش رہی

"ٹھیک بی جان" خرم نے جواب دے کر دعا کو دیکھا پھر بولا "تم کیسی ہو؟ پڑھائی کیسی

جارہی ہے؟" وہی دو، تین سوال جو وہ ہمیشہ دعا سے کرتا تھا۔

"ٹھیک ہوں، پڑھائی بھی اچھی جارہی ہے" دعا کا بھی ہمیشہ والا جواب آیا۔

Classic Urdu Material

"او کے آپ لوگ بیٹھیں میں اب ریست کروں گا" اتنا کہہ کر وہ اپنا سامان اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ "بیٹا کھانا نہیں کھائیں گے آپ؟" بی جان پوچھا۔

"کھانا کھانے کا جی نہیں ہے۔ بس ریست کروں

گا" پلٹ کر جواب دیا گیا پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور دروازہ بن کر دیا۔

دعا اور بی جان نے ساتھ مل کر کھانا کھایا پھر سونے کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئیں دعا نے کمرے میں آکر کتاب اٹھائی جسے وہ پہلے پڑھ رہی تھی۔ کافی دیر وہ کتاب پڑھتی رہی۔ پھر جب نیند آنے لگی تو اسنے کتاب بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی، گھڑی اٹھائی تاکہ اس پر

الارم سیٹ کر سکے کیونکہ صبح اسے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔ ٹائم سیٹ کیا پھر سونے کے لئے

لیٹ گئی۔#####

"تجھ کو دیکھا پھر اس کو نہ دیکھا"

چاند کہتا ہی رہا، میں چاند ہوں،

میں چاند ہوں

Classic Urdu Material

"ہاں ہاں پتا ہے تو چاند ہے جس پر گرہن لگا ہوا ہے اور اب چپ کر جا" معاذ جو لپ ٹاپ کھولے اس پر کام کر رہا تھا اسکے شعر پڑھنے پر اسکی لمبی داڑھی کو دیکھ کر طنزیہ انداز میں بولا جو شعر پڑھ کر کب سے میں چاند ہوں، میں چاند ہوں بولے جارہا تھا۔

وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھے تھے۔ یہ جگہ بلیک کی خفیہ جگہ نہیں تھی یہاں سب کا باس معاذ تھا وہ لوگ بلیک کے نام سے واقف تو تھے پر اسکو دیکھا نہیں تھا بلیک کے سارے پیغام ان تک معاذ لاتا تھا۔

"بے قراری دیکھی ہے"

"تو میرا ضبط بھی دیکھو"

"اتنا چپ رہوں گا کہ چیخ اٹھو گے تم"

چاند شعر میں سے اپنے مطلب کی بات چُن لیتا پھر اس شعر کے آگے پیچھے کیا ہے اس سے، اسے کوئی مطلب نہیں ہوتا تھا۔ اسے شاعری کا شوق تھا۔ اسلئے کسی نہ کسی کو کچھ نہ کچھ سناتا رہتا تھا۔ چاہے سامنے والا سننا چاہتا ہو یا نہیں پر چاند لگا رہتا تھا۔

Classic Urdu Material

معاذ نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ ہنس کر چپ ہو گیا پھر بولا "اچھا اب نہیں پڑھتا شعر بد ذوق انسان پر تمہاری چاند گرہن والی بات ٹھیک نہیں اتنا پیارا تو ہوں" چاند نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا اور ٹھیک ہی کہا تھا پر اس کے چہرے پر بے ترتیب داڑھی اور لمبے بال اسے کوئی عجیب ہی مخلوق بنا رہے تھے "ہاں کچھ زیادہ ہی پیارے ہو چلو اب کوئی کام بھی کر لو" معاذ نے سنجیدگی سے کہا "ہم تم کو نئے کام میں مصروف ہو ویسے؟" چاند نے سنجیدگی سے پوچھا بالکل نہیں لگ رہا تھا کہ یہ کچھ دیر پہلے والا چاند ہے۔

"روس میں جو مال بھیجنا ہے انہیں سے کنٹیکٹ میں ہوں۔ جیسا بلیک نے کہا تھا کہ کچھ دنوں کے لیے باہر کے کام روک دیئے جائیں اسلئے جو کام اندر بیٹھ کر ہو سکتا ہے وہ کر رہا ہوں"

"ویسے تم کب سے بلیک کے ساتھ کام کر رہے ہو؟ چاند نے اس کے چہرے پر نظریں جما کر کہا

اس کے سوال پر معاذ نے اسے گھور کر دیکھا "تم یہ سوال کرنا بند کرو اور کام پر دھیان دو"

بات ختم کرتے ہی اس نے لیپ ٹاپ چاند کی طرف گھوما یا پھر بولا "یہ تم پڑھ لو کہ روس

Classic Urdu Material

والوں کے کیا کیا مطالبات ہیں مال کے لئے پھر کچھ دنوں میں اس حساب سے کام کرنا ہے"

"یس باس" چاند نے کہا پھر خاموشی سے کام میں لگ گیا۔ بلیک سب کے لئے ایک پہیلی تھا اسے مغاذا اور چند قریبی بندوں کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا تھا.....

دعا تیار ہو کر نیچے آئی، تو بی جان کچن سے باہر آ کر بولیں "دعا بچے آؤ ناشتہ کر لو"

دعا چلتی ہوئی کچن میں رکھی ڈائننگ ٹیبل کی طرف آگئی۔ ایک کرسی کھینچ کر بیٹھی اور اپنا

بیگ ساتھ والی کرسی پر رکھا۔ بی جان نے ناشتہ اس کے سامنے رکھا۔ تو دعا بولی

"بی جان آپ بھی میرے ساتھ ناشتہ کریں"

"تم شروع کرو بیٹا میں آرہی ہوں۔ بس یہ چائے کپ میں ڈال لوں" بی جان چائے کپ

میں ڈالنے لگیں۔ دعا اٹھ کر ان تک آئی اور ان کے ہاتھ سے کپ لے لیا پھر بولی "بی جان

Classic Urdu Material

آپ اتنا کام کیوں کر رہی ہیں۔ فاطمہ آپا کہاں ہیں؟ وہ بنادیتیں ناشتہ "بات کرتے ہوئے اس نے کپ ٹیبل پر رکھا اور بی جان کے لئے کرسی کھینچی پھر خود بھی بیٹھ گئی۔

"فاطمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسلئے میں نے خود اپنی بیٹی کے لئے ناشتہ بنالیا "وہ پیار سے بولیں۔ "بی جان مجھے بتادیتی آپ اب یہ اچھا لگتا ہے کہ آپ اس عمر میں کام کریں "دعا نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم مجھے بوڑھیا کہہ رہی ہو؟" بی جان نے اسے مصنوعی خفگی سے گھورا۔

"اوہ نوبی جان، آپ تو مجھ سے زیادہ ینگ اور سمارٹ ہیں۔ میری مجال جو میں ایسا کہوں "دعا

نے ہنستے ہوئے کہا پھر کرسی سے اٹھ کر بی جان کے پاس آئی اور ان کے گال پر پیار

کیا۔ "میری پیاری بی جان "

"بس بچے پتہ چل گیا تم نے مجھے بوڑھیا نہیں کہا "بی جان ہنس کر بولیں

"جی جی بالکل "دعا نے مسکرا کر کہا پھر اپنا بیگ اٹھایا "چلتی ہوں بی جان "

Classic Urdu Material

بی جان اس کے ساتھ کار تک آئیں، ڈرائیور کو ہدایت دی کہ دعا کو خیریت سے لے کر جائے۔

پھر دعا پر آیتہ الکرسی پڑھ کر پھونکی

"اللہ حافظ بی جان"

"فی آمان اللہ بیٹا" دعا کار میں بیٹھی تو ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ کار گیٹ سے باہر نکلی تو

بی جان بھی اندر کی طرف بڑھ گئیں.....#####

دل کی دھڑکن بن گئے ازپری وش...

شاہ میر شاہ ڈی آئی جی کے آفس میں بیٹھا تھا۔ ڈی آئی جی آغا رضا کاظمی چشمہ لگائے بہت سی

فائلز ٹیبل پر رکھے ایک ایک فائل کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ شاہ میر فل پولیس

یونفارم میں ڈی آئی جی صاحب کے سامنے خاموشی سے بیٹھا تھا۔ آغا رضا کاظمی نے ایک

فائل اسکی طرف بڑھائی اور بولے

Classic Urdu Material

"یہ لونو جوان اس فائل کو غور سے پڑھنا اس میں ان لوگوں کی معلومات ہے۔ پہلے جو فائل دی تھی اسکو چیک کر لیا ہو گا آپ نے؟"

سوالیہ انداز میں پوچھا گیا۔ شاہ میر نے فائل تھام لی پھر بولا "یس سرفائل کو چیک کر لیا ہے اور مہینے بھر سے ہماری ٹیم اسی کام میں لگی ہے جلد آپکو کوئی اچھی اطلاع ملے گی"

"ویل ڈن نو جوان، آپکی اسی محنت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپکا ٹرانسفر یہاں کر دیا گیا ہے اور یہ کیس آپکو دیا گیا ہے" آغا رضا کاظمی نے اس پر عزم نو جوان کو دیکھا

"شکریہ سر"

"او کے نو جوان اپنا کام جاری رکھیں پر محتاط رہ کر وہ لوگ کوئی چھوٹے مجرم نہیں ہیں سالوں سے یہ کام کر رہے ہیں پر اب تک پولیس کے ہاتھ نہیں لگے"

"جی سر اس بات کا خیال رکھیں گے اور انشاء اللہ جلد وہ لوگ پکڑے جائیں گے" شاہ میر

پُر عزم تھا۔

Classic Urdu Material

"اکیپ اٹ اپ مین اینڈ بی کیسرفل" آغا رضا کاظمی کو یہ نوجوان اچھا لگا تھا۔ وہ خود بھی ایک ایمان دار افسر تھے اور کافی سالوں سے پولیس میں تھے۔

"یس سر اور اب اجازت دیں" شاہ میر نے کھڑے ہو کر ڈی آئی جی صاحب کو سلیوٹ کیا۔
"ہاتھ ملاؤ نوجوان" آغا رضا کاظمی نے مسکرا کر ہاتھ آگے بڑھایا تو شاہ میر نے ان سے مصلحتہ کیا۔

"اللہ حافظ سر" شاہ میر نے کہہ کر فائل اٹھائی۔ اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

#####.....

دعا یونیورسٹی پہنچی تو جلدی سے کلاس کی طرف بڑھی، اسے یونی جوائن کیئے ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے تھے۔ وہ یہاں کسی کو نہیں جانتی تھی۔ وہ کلاس لینے کے بعد فوری وقت لا بیری میں گزارتی تھی۔ اب بھی وہ کلاس لے کر باہر نکلی۔

اسکارخ لا بیری کی طرف تھا۔ وہ چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ لا بیری میں انٹر ہونے ہی والی تھی کہ اندر سے کوئی باہر نکلا اور دعا کی اس سے زوردار ٹکڑ ہوئی اور دعا کے ہاتھ سے کتابیں نیچے جا گریں، اسنے بنا سامنے والے کو دیکھے سوری کہا، پھر نیچے جھک کر

Classic Urdu Material

کتابیں اٹھانے لگی۔ اسکا ہاتھ ایک کتاب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک مردانہ ہاتھ نے وہ کتاب اٹھالی۔

دعا نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گئی۔ اور حیرت کے ساتھ اسے خوشی بھی ہوئی۔ نجانے کیوں؟ اس نے جلدی سے باقی کتابیں اٹھالیں پھر خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اسکی چمکتی آنکھیں دعا کے چہرے پر تھیں۔

"تم نے سوچ لیا ہے کہ ہمیں ہمیشہ ٹکرا

کر ہی ملنا ہے؟" ازہران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" دعا نے آحمقانہ سوال کیا۔

"گھومنے آیا ہوں" جواب آیا

"جی" دعا نے آنکھیں پوری کھول کر کہا

"ارے کمال کرتی ہو سنو وائٹ یونیورسٹی میں ہوں تو ظاہر سی بات ہے پڑھتا ہوں یہاں"

اس نے ہنس کر کہا

Classic Urdu Material

"اوہ سوری" دعا شرمندگی سے بولی

"سوری کو رہنے دو سنو وائٹ آؤ کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" ازہران نے دوستانہ انداز میں کہا۔ دعا جھجک رہی تھی۔ پر جب ازہران نے قدم آگے بڑھائے تو دعا بھی اسکے پیچھے چل پڑی۔ ازہران چلتا ہوا ایک بیچ پر بیٹھا جبکہ دعا چپ کھڑی رہی۔ ازہران نے اسے دیکھا پھر کہنے لگا "بیٹھ بھی جاؤ اب"۔ دعا خاموشی سے بیچ کے دوسرے سرے پر ہو کر بیٹھ گئی وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ جہاں بہت سے اسٹوڈنٹ کھڑے باتوں میں مگن تھے۔ تب ہی ازہران نے اسکی کتاب آگے بڑھا کر اسے دی تو دعا نے تھام لی۔

"کیسی ہو تم؟ سوال ہوا

"میں ٹھیک" جواب آیا

"تم مجھ سے بھی میرا حال پوچھ سکتی ہو کوئی پابندی نہیں ہے" مسکرا کر کہا گیا۔

"کیسے ہیں آپ؟" شرمندہ سی ہنسی ہنس کر وہ بولی

"بہت پیارا" اس نے شرارتی انداز میں کہا ازہران کے جواب پر دعا خاموش ہو گئی تو وہ بولا

Classic Urdu Material

"بس پھر چپ ہو گئی؟ تم اتنا کم کیوں بولتی ہو؟ اسنے دعا کو دیکھ کر پوچھا

"اور آپ اتنا زیادہ کیوں بولتے ہیں؟" دعا نے الٹا اس سے سوال کیا۔ اس کے سوال پر
ازھرا ان ہنس پڑا۔

"گڈ سنووائٹ کو بولنا آتا ہے" اسنے ہنستے ہوئے کہا پھر کچھ دیر رک کر بولا "ویسے تم کب
سے یونیورسٹی میں ہو؟"

"ابھی کچھ دن ہی ہوئے ہیں" دعا نے جواب دیا "اچھا میں پچھلے دنوں گاؤں گیا ہوا تھا اپنی
دادو سے ملنے اس لئے تمہیں نہیں دیکھ سکا، پر دیکھو نہ اس دن کیسے ہماری ملاقات ہو گئی

تھی" اسنے دعا کو دیکھتے ہوئے کہا دعا نے اسکی بات پر سر ہلادیا۔ جب اچانک وہ بولا "مجھ

سے دوستی کرو گی سنووائٹ؟" بڑے دلکش انداز میں پوچھا گیا تھا۔ ساتھ ہی اپنا ہاتھ بھی

آگے بڑھا دیا جیسے اسے یقین ہو کہ دعا اس سے دوستی کر ہی لے گی۔

دعا نے پہلے اسکے پھیلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر اسکے چہرے پر نظر ڈالی۔ وہ بھورے بالوں اور

شوخی آنکھوں والا لڑکا تھا برا بھی نہیں تھا۔ پر اس نے تو آج تک کسی سے دوستی نہیں کی

تھی۔ کیا وہ ازھرا ان کو نہ کہہ دے؟ دعا یونہی سوچوں میں گم تھی کہ وہ پھر بولا

Classic Urdu Material

"اتنا مت سوچو سنووائٹ میں بہت اچھا دوست ہوں، ایسا میرے دوست کہتے ہیں" وہ
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے بولا

اور پھر نہ جانے کیوں دعا نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

"ہاہ شکرورنہ مجھے لگا تھا۔ تم سوچتی ہی رہو گی ویسے نئی دوستی مبارک ہو" ازہرا ان شوخی
سے بولا تو دعا مسکرا دی۔ اور یہاں سے انکی دوستی کی ابتدا ہو گئی تھی.....

چاند کرسی پر بیٹھا تھا اور لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ وہ لیپ ٹاپ معاذ کا تھا۔ چاند اپنے
کام میں مصروف تھا۔ جب معاذ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہاں معاذ اور
چاند اپنا کام کیا کرتے تھے۔ ایک ٹیبل پر بہت ساری تصویریں، فائلز رکھی تھیں۔ معاذ اور
چاند کا کام لڑکیوں، بچوں کو تلاش کرنا ہوتا تھا کہ کہیں وہ کسی اسٹرونگ خاندان سے تعلق
تو نہیں رکھتے یہ لوگ زیادہ تر ایسے لوگوں کو اغوا کرتے جو بے گھر ہوتے یا غریب ہوتے
تاکہ کام آرام سے ہو جائے اور پولیس کا کوئی مسئلہ نہ بنے یہ لوگ انکی ساری معلومات
اکٹھی کرتے۔ ان کے آنے جانے کا وقت نوٹ کرتے تھے اور ان طرح ہی بلیک کے بہت

Classic Urdu Material

سے ساتھی ایسے ہی جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے جیسے کالج، یونیورسٹی جہاں پر وہ لوگ لڑکیوں پر نظر رکھتے اور جو بد نصیب انکی نظر میں آجاتی انہیں پھراغوا کر والیا جاتا۔ یہ ساری معلومات معاذ باقی ساتھیوں کو دیتا جو پھراغوا کرنے کا کام سرانجام دیتے تھے۔

معاذ، چاند کی طرف آیا اور بولا

"بلیک کی کال آئی تھی۔ کل سے ہمیں اپنا کام شروع کرنا ہوگا"

"اوکے باس" چاند نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا

معاذ کا فون بجاتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

اور چاند اٹھ کر میز تک آیا جس پر تصویریں اور فائلز رکھی تھیں وہ انہیں اٹھا کر دیکھنے لگا پھر اپنا موبائل نکالا اور کیمرہ کھول کر انکی تصویریں لینے لگا۔

#####.....

شام کا وقت تھا۔ جب ازہران علی خان اپنے دو دوستوں کے ساتھ مل کر ڈنر بنانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اس نے آج شاہ میر کو ڈنر پر بلایا تھا۔ اس لئے عمر اور عدیل کو یونیورسٹی سے

Classic Urdu Material

سیدھا اپنے گھر ہی لے آیا تھا۔ ازہر ان نے انہیں کہا کہ وہ خود کھانا بنائے گا بس ان دونوں کو اسکی تھوڑی مدد کرنی ہے۔ وہ دونوں ماننے کو تیار نہ تھے۔ دونوں نے ازہر ان کو کہا بھی کہ کہیں باہر ڈنر کر لیں گے پر وہ نہیں مانا شاہ میر پہلی بار اس کے گھر آنے والا تھا اس لئے وہ کچھ الگ کرنا چاہتا تھا تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ خود شاہ میر کے لئے کھانا بنائے وہ اچھی کوکنگ کر لیتا تھا پر دو، چار چیزیں ہی بنانی آتی تھیں اور وہ کام بھی آرام آرام سے کرتا اسلئے ان دونوں کو لے کر وہ شام میں ہی کچن کی طرف آگیا جبکہ عمر اور عدیل منہ بناتے رہ گئے۔

"آج دوستی میں باورچی بھی بن گئے ہم" عمر نے ٹماٹر کاٹتے ہوئے کہا

"اور نہیں تو کیا یہاں ہمیں خوار کر رہا ہے۔ کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں بھی ڈنر کر سکتے تھے" عدیل جو مرغی دھونے میں مصروف تھا منہ بنا کر بولا

"ہاں پر یہ اپنا سردار مانے تب نا" عمر نے کہہ کر ازہر ان کو دیکھا کہ وہ کچھ بولے پر وہ خاموشی سے مچھلی کو مسالا لگا رہا تھا۔

"ہاہ کیا وقت آگیا ہے تین، تین خوبصورت مرد کھانا بنا رہے ہیں" عدیل نے ڈرامائی انداز میں کہا۔ "ہائے میری ماں کو بلا کر لاؤ وہ آکر دیکھیں تو انکا بیٹا گھر کا کام کرنے لگا ہے اب

Classic Urdu Material

اس کے ہاتھ پیلے کر دیں "عمر نے لہرا کر کہا" خاموش ہو جاؤ ڈرامے باز اور کام پر دھیان دو "ازہران نے دونوں کو گھور کر دیکھا

"ہم خاموش رہ کر کام نہیں کر سکتے" عدیل نے اسے گھور کر جواب دیا

عمر کیوں پیچھے رہتا وہ بھی جلدی سے بولا

"بلکل اگر خاموش رہ کر ہی کام کرنا ہے تو ہم دونوں چلتے ہیں تم خود کر لو سارا کام" اس نے جلدی سے چھری نیچے رکھی۔

"ارے میرے یارو آؤ تینوں باتیں کرتے ہوئے کام کرتے ہیں۔ میں بھلا زیادہ دیر تک

خاموش رہ سکتا ہوں؟ ازہران بھی انکا ہی دوست تھا ڈرامہ کرنے میں کیوں پیچھے رہتا۔

"ہاں پتا ہے زبان بہت چلتی ہے تمھاری اور دماغ بھی" عمر نے کہا تو ازہران ہنس دیا

"چلو پھر لگ جاؤ کام پر"

اور وہ دونوں ازہران کو گھور کر پھر سے اپنے کام پر لگ گئے تھے۔

#####.....

Classic Urdu Material

دعا گھر آئی تو بہت خوش تھی۔ آج اس نے پہلی بار کسی سے دوستی کی تھی۔ وہ بھی ایسے شخص سے جو اس کا محسن تھا۔ وہ کھانا کھاتے ہوئے بچوں کی طرح خوش ہو کر بی جان کو بتا رہی تھی۔ جیسے بچہ پہلے دن اسکول جاتا ہے اور واپس آ کر ماں کو بتاتا ہے کہ آج اس کا نیا دوست بنا ہے بی جان مسکرا کر دعا کی باتیں سنتی رہی تھیں اور بی جان نے اس سے کہا کہ ازہران کو ایک بار ان سے ضرور ملو اے تاکہ وہ اس کا شکریہ ادا کر سکیں کیونکہ اس نے دعا کی مدد کی تھی۔

####.....

آٹھ بجے تک ان لوگوں نے ڈنر تیار کر لیا تھا۔ عمر اور عدیل لاؤنج میں آ کر بیٹھے جبکہ

ازہران اوپن کچن کے باہر رکھی ڈائینگ ٹیبل پر برتن سیٹ کر رہا تھا۔

"دیکھو ان جناب کو خود تو تھکتے نہیں پر ہمارا حال بے حال کر دیا ہے" عمر نے اپنا بازو دباتے

ہوئے عدیل کو کہا

"وہی نہ اتنا کام میں نے کبھی نہیں کیا جتنا ازہران صاحب نے کروا دیا" عدیل نے اونچی

آواز میں ازہران کو سنانے کے لئے کہا

Classic Urdu Material

"بس کروست لڑکوں اتنا کام نہیں کیا جتنی ہائے کر رہے ہو" ازہران بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

"خود تو تم پتھر کے بنے ہوئے ہو ہم بیچارے معصوم بچوں پر ظلم کرتے ہو" عمر نے مظلومیت سے کہا

"اوائے صدقے جاؤں تم معصوم بچوں کے ڈرامے باز نہ ہو تو" ازہران نے منہ بنا کر کہا
"اچھا بتاؤ شاہ صاحب نے کب آنا ہے؟" عدیل نے پوچھا
عمر اور عدیل سے بھی شاہ میر کی کافی دوستی تھی۔

"کل بتایا تھا اسے پر ایک بار پھر کال کرتا ہو بھول ہی نہ جائے کہیں" ازہران موبائل ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے بولا

"ہاں یار جلدی فون کرو سخت بھوک لگ رہی ہے مجھے" عمر نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عدیل بولا "تو ہے ہی ہمیشہ کا بھوکا"

"تو چپ کر جا" عمر نے عدیل کو گھور کر کہا اور صوفے پر مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔

Classic Urdu Material

اور ازہران نے شاہ میر کو فون کیا اور جلدی آنے کا بولا تو اس نے کہا بس راستے میں ہوں کچھ دیر میں آ رہا ہوں۔

"چلو اب کھانا لگاتے ہیں شاہ میر بس آنے ہی والا ہے" ازہران کی بات سن کر عمر جلدی سے بولا "نہیں، نہیں" جبکہ عدیل اٹھ کھڑا ہوا۔

"پورا ڈرامہ ہے یہ لڑکا" ازہران نے ہنس کر کہا اور عدیل کے پیچھے کچن کی طرف آ گیا۔ دونوں کھانا لگا رہے تھے جب کار کا ہارن بجا عمر نے جلدی سے باہر آ کر گیٹ کھولا اور شاہ میر اپنی کار اندر لے آیا۔ پھر دونوں چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو عمر اونچی آواز میں بولا

"آگیا ہے وہ جس کا انتظار تھا دوستوں" اسکے بولنے پر شاہ میر ہنس پڑا۔ دونوں صوفے پر آ کر بیٹھے تو ازہران اور عدیل کچن سے نکل کر شاہ میر سے ملنے آئے۔ "چلو اب بیٹھو مت یہاں کھانا کھا لیتے ہیں ورنہ ہمارے عمر صاحب بھوک سے بیہوش ہو جائے گے"

Classic Urdu Material

"اور نہیں تو کیا" ازہران کی بات سے عدیل نے اتفاق کیا۔ تو تینوں عمر کو دیکھ کر ہنس پڑے اور عمر نے اپنا منہ بگاڑ لیا تھا۔ وہ تینوں عمر کو پکڑ کر کھانے کی میز تک لائے تو وہ مسکرا دیا۔ پھر خوش گوار ماحول میں ان چاروں نے کھانا کھایا۔ پھر کافی پیتے ہوئے باتیں کرنے لگے۔

"شاہ کیس کا بتاؤ کہاتک پہنچا؟" ازہران نے کافی کاسپ لیتے ہوئے کہا "بس کام جاری ہے۔ جلد بلیک گینگ کا نام و نشان نہیں ہوگا۔ انہوں نے جتنا ظلم کرنا تھا کر لیا اب اور نہیں ہم جلد کامیاب ہونگے انشاء اللہ" شاہ میر نے تینوں کو دیکھ کر کہا جو سنجیدگی سے اسکی بات سن رہے تھے "اور اس دن کا ہمیں بے صبری سے انتظار ہے" عمر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ پھر چاروں کافی دیر اس سنجیدہ موضوع پر بات کرتے رہے۔ #####

"سنووائٹ تم یہاں بیٹھی ہو؟ میں کب سے تمہیں پوری یونی میں تلاش کر رہا ہوں"

ازہران تیز تیز بولتا اس تک آیا۔ دعا جو درخت کے نیچے بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

"آپ مجھے کیوں تلاش کر رہے تھے؟" دعا نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا

Classic Urdu Material

"اے لڑکی تم دوست ہو میری یاد تو ہے نہ تمہیں؟" ازہران نے آنکھیں نکال کر اس سے پوچھا "یاد ہے مجھے" اس نے ہنس کر کہا

"پھر ٹھیک ہے معصوم لڑکی" مسکرا کر کہا گیا دعا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمر اور عدیل کو آتے دیکھا تو جھجک کر چپ ہو گئی۔

"اسلام و علیکم" دونوں نے ایک ساتھ کہا

"وعلیکم السلام" ازہران نے جواب دیا اور دعا نے بھی سر ہلادیا

"دعا ان سے ملو یہ عمر اور عدیل ہے" اس نے دونوں کا تعارف کروایا

"اور یہ ہیں دعا" ازہران نے دعا کو دیکھ کر کہا پہلی بار دعا نے اس کے منہ سے اپنا نام سنا تھا اور دعا کو سن کر اچھا لگا تھا اور نہ تو وہ سنووائٹ ہی کہتا تھا۔

"اچھا....." عدیل نے اچھا کو لمبا کھینچا پھر ان دونوں نے ازہران کو دیکھ کر آنکھیں

گھومائیں تو ازہران نے انہیں گھورا۔ دعا سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس نے اپنا جھکاسراٹھایا اور بولی

Classic Urdu Material

"مجھے لا بھری سے کتابیں لینی ہیں میں چلتی ہوں" ازہران کو دیکھ کر وہ بولی پھر کھڑی ہو کر ان دونوں کو دیکھ کر بولی "آپ لوگوں سے مل کر اچھا لگا"

"اور ہمیں بھی" عمر نے دانت نکالتے ہوئے کہا

تو ازہران نے اسے گھورا پھر بولا

"سنووائٹ مجھے بھی جانا ہے چلو دونوں ساتھ چلتے ہیں" وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے سنووائٹ کہنے پر دونوں نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ ازہران سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ ان شیطانوں کے سامنے اس کے منہ سے پھسل گیا تھا اب تو دونوں نے اسے نہیں

چھوڑنا تھا۔ وہ جلدی سے دعا کے پیچھے چلنے لگا اور وہ دونوں جو پیچھے رہ گئے تھے دور جاتے

ازہران صاحب کو گھوریوں سے نوازا رہے تھے۔

بہت سے دن پلک چھپکتے ہی گزر چکے تھے۔ دعا اس حادثے کو بھول چکی

تھی۔ یونی میں اس دل لگ چکا تھا جس کی بڑی وجہ ازہران تھا۔ جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا،

اس کا خیال رکھتا ازہران اور اس کی دوستی کافی مضبوط ہو گئی تھی۔ ازہران ایک، دو بار دعا کے

گھر بھی آیا اور بی جان سے ملا۔ ازہران کے آنے سے اس کی زندگی میں جیسے بہار آگئی تھی

Classic Urdu Material

ازھر ان اسکے ساتھ ہوتا تو اسے سب اچھا لگتا۔ جیسے ہر طرف رنگ ہی رنگ بکھرے ہوئے ہوں۔ وہ زندگی کو جینے لگی تھی۔

#####

"ایک اور آرڈر آیا ہے لاہور کی ہیرامنڈی سے" بلیک نے سامنے رکھی فائلز کو دیکھتے ہوئے کہا

"ابھی تو روس والا کام پورا کرنا ہے بلیک پہلے ہی بہت ٹائم گزر چکا ہے" معاذ نے اسے دیکھ کر کہا "تو....؟؟ ہمارے لئے مشکل کیا ہے؟ دونوں کام ایک ساتھ کر لو" بلیک اسے

گھور کر بولا

"ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں" معاذ نے سر جھٹکا

"اور ہاں ہیرامنڈی والا مال اچھا ہونا چاہئے پھر قیمت بھی ڈبل وصول کرونگا" بلیک کمینگی

سے ہنسا۔ "اوکے" معاذ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا اسے اب آگے کا پلین سب

ساتھیوں کو بتانا تھا۔ بلیک فائلز کھولے انھیں چیک کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

ہیر امنڈی کے ساتھ تو اسکا پرانا تعلق تھا۔ جب وہ بلیک نہیں تھا تب سے وہ وہاں مال پہنچا رہا تھا۔ لاہور کی مشہور ہیر امنڈی جہاں اغوا شدہ لڑکیوں کو بیچا جاتا تھا پھر ان ہیروں کو تراشا جاتا اور بازار کی رونق بنا دیا جاتا تھا۔ ان لڑکیوں کو یا تو مہنگے داموں آگے بیچ دیا جاتا یا پھر ہمیشہ کے لئے وہ ہیر امنڈی کی رونق بن کر رہ جاتیں تھیں۔

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسکی نظر روڈ کے ایک طرف پریشان کھڑی دعا پر پڑی جو ڈرائیور سے کوئی بات کر رہی تھی۔ ازہر ان نے اپنی کار دعا کی کار کے پیچھے روکی پھر اتر کر اس تک آیا۔

"کیا ہوا؟ کوئی مسئلہ ہے؟ اسنے دعا کو دیکھ کر کہا

اسکی بات پر دعا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کار میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے۔ برکت بابا نے چیک کی ہے پر سمجھ نہیں آرہا" دعا نے پریشانی

سے جواب دیا۔ وہ یونی سے گھر جا رہی تھی جب راستے میں گاڑی بند ہو گئی تھی۔ "رو کو میں

چیک کرتا ہوں" ازہر ان نے آگے بڑھ کر کار کو چیک کیا پر وہ ٹھیک نہیں ہوئی۔

Classic Urdu Material

"کار میں کوئی بڑا مسئلہ لگتا ہے۔ ایک کام کریں برکت بابا آپ مکینک کو بلا کر کار کو چیک کروادیں"

"جی صاحب" بابا نے سر ہلا کر جواب دیا۔

بابا سے بات کرنے کے بعد وہ دعا کی طرف پلٹا "تم میرے ساتھ چلو تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں"

"آپ کو پریشانی ہوگی" دعا نے اسے دیکھ کر کہا "بالکل نہیں مجھے خوشی ہوگی۔ چلو آؤ" مسکرا کر جواب دیا گیا اور ساتھ ہی اپنے پیچھے آنے کا کہا۔ دعا کے لئے اس نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا "بیٹھو سنو وائٹ"

دعا بیٹھ گئی تو ازہران نے دروازہ بند کیا پھر گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار آگے بڑھادی۔ دونوں خاموش تھے۔ ازہران اپنی سوچوں میں گم تھا اور دعا کو گھر پہنچنے کی جلدی تھی کیونکہ بی جان اس کے لئے فکر مند ہو رہی ہوئی تھی۔ وہ یہی سوچے جا رہی تھی جب کار گھر کے سامنے رکی تو دعا نے ازہران کی طرف دیکھا پھر بولی "آپ اندر چلے ناں بی جان بھی آپ کا پوچھ رہیں تھیں"

Classic Urdu Material

دعا کی بات پر وہ کچھ دیر چپ رہا پھر ہارن بجا دیتا کہ چوکیدار گیٹ کھول دے۔ ازہران پہلے بھی یہاں آچکا تھا تو چوکیدار نے اسکی کار دیکھ کر گیٹ کھول دیا۔ جیسے ہی اسکی کار گھر کے اندر داخل ہوئی پیچھے سے خرم کی کار بھی آگئی۔ دونوں گاڑیاں آگے پیچھے پورچ میں روکیں۔

دعا اور ازہران کار سے نکلے۔ خرم بھی اپنی کار سے نکل کر ان تک آیا۔

"یہ کون ہے؟" خرم نے دعا سے سوال کیا

"یہ ازہران ہیں میرے یونی فیلو" دعا کی بات پر خرم کے ماتھے پر بل پڑے

"اور یہ خرم بھائی ہیں" اب اسنے ازہران کی طرف دیکھ کر کہا۔ دعا نے اسے اپنے بارے

میں سب بتا دیا تھا۔ وہ خرم کے نام سے واقف تھا پرا سے دیکھا آج تھا۔ دعا کی بات پر

ازہران نے بنا کچھ کہے اپنا ہاتھ خرم کی طرف بڑھایا۔ خرم نے ہیلو کہہ کر اس سے مصافحہ

کیا پر بہت سرد انداز میں "اچھا لگا آپ سے مل کر" خرم نے اسے دیکھ کر کہا

"اور مجھے بھی" ازہران نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور دعا ان دونوں کے بیچ

خاموش کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material

"اندر چلیں" خرم نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تو تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے ہی بی جان پریشانی سے ٹہل رہی تھیں۔ دعا کو دیکھتے ہی اس تک آئیں۔

"بیٹا کہارہ گئی تھی تم"

"بی جان کار خراب ہو گئی تھی۔ ازہران نے گھر تک لفٹ دی ہے۔" اپنے پیچھے آتے ازہران کو دیکھ کر کہا تو بی جان نے بھی ازہران کو دیکھا۔ "اسلام و علیکم بی جان" ازہران نے بی جان کے سامنے جھک کر کہا تو بی جان نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"وعلیکم السلام بیٹا آؤ بیٹھو" بی جان نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ازہران

اور خرم آمنے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے اور بی جان ایک طرف رکھی کر سی پر بیٹھ گئیں تھیں۔ جبکہ دعا کچن کی طرف چلی گئی۔ ازہران بی جان سے بات کر رہا تھا اور خرم خاموش

بیٹھا ازہران کا جائزہ لے رہا تھا جب دعا، فاطمہ آپا کے ساتھ ٹرائی لئے اندر آئی۔ بی جان اور

ازہران کو جو س دیا اور جب خرم کو دینے لگی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا "شکریہ میں کھانا کھا کر آیا ہوں بس اب آرام کروں گا۔ آپ لوگ بیٹھیں" اتنا کہہ کر وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا اور

ازہران نے خاموشی سے اسے جاتے دیکھا۔ "بیٹا آپ نے دعا کی مدد کی شکریہ آپکا" بی

Classic Urdu Material

جان نے مشکور نظروں سے اسے دیکھ کر کہا "نہیں بی جان شکریہ کی کیا بات ہے دعا میری دوست ہے اور دوستوں کی مدد کرنا مجھے اچھا لگتا ہے" ازہران نے دعا کو دیکھ کر کہا جو اسکی بات پر مسکرا دی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد ازہران جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا بی جان کو خدا حافظ کہا۔ دعا پوری ہو چکی تھی اس کے ساتھ آئی۔ ازہران نے کار کا درازہ کھول کر ایک بار پلٹ کر دعا کو دیکھا اور بولا "کل یونی میں ملیں گے، اللہ حافظ سنو وائٹ" مسکرا کر کہتا وہ کار میں بیٹھ گیا اور دعا ہو نوٹوں پر پیاری سی مسکان سجائے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔

#####

اگلے دن دعا یونیورسٹی آئی ایک کلاس لے کر وہ باہر آگئی تھی۔ اسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ دعا بیچ پر آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی اور ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسل رہی تھی۔ جب ازہران خاموشی سے اس کے ساتھ آکر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا۔ دعا کو اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا اس کے ساتھ ازہران بیٹھا تھا۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر وہ بولا "کیا ہوا؟ طبیعت خراب ہے؟" فکر مندی سے پوچھا گیا۔

Classic Urdu Material

"ہاں وہ سر میں بہت درد ہے" دعا نے اسے دیکھ کر کہا

"کہو تو تمہیں گھر لے جاؤں؟" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا۔

"نہیں شکریہ آپکا میں نے برکت بابا کو فون کر دیا ہے کہ آکر مجھے لے جائیں" دعا نے کہا تو اسنے دعا کو غور سے دیکھا اسکا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے، پراگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں؟" ازہران نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ارے نہیں بس گھر جا کر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی" دعا نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں چلتی ہوں برکت بابا آگئے ہونگے اللہ حافظ" بات ختم کرتے ہی وہ آگے بڑھ گئی جبکہ

ازہران وہیں بیٹھا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ دعا پونی سے نکل کر پارکنگ ایریا کی طرف

آئی جہاں بالکل خاموشی تھی ورنہ تو بہت شور ہوتا تھا گاڑیوں کا آج چونکہ وہ جلدی گھر

جار ہی تھی اسلئے پارکنگ ایریا میں کوئی نہیں تھا۔ دعا بیگ کندھے سے لٹکائے سر نیچا کیئے

آگے بڑھ رہی تھی۔ اسنے باتوں کی آواز پر نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے دو لڑکیاں باتیں کرتیں

Classic Urdu Material

جارہی تھیں اور پھر اچانک ایک وین ان لڑکیوں سے تھوڑے فاصلے پر رکی۔ اس میں سے دو آدمی نکلے اور دعا کے دیکھتے ہی دیکھتے ان لڑکیوں کو گھسیٹ کر وین میں ڈال دیا۔ دعا کی آنکھیں پھٹ گئیں تھیں جب ان میں سے ایک آدمی دعا کی طرف بڑھا اسکی سانس حلق میں اٹک گئی۔ اچانک وہ کتنے دن پیچھے چلی گئی۔ جب ایسے ہی غنڈوں نے اسے اغوا کیا تھا۔ وہ بالکل بت بن گئی۔ وہ آدمی اس کے قریب آنے ہی والا تھا کہ اس نے قریب پارک ہوئی کار کا ہینڈل مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اسکی ٹانگوں میں جان نہیں رہی کہ وہ بھاگ پاتی۔ وہ آدمی اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ رہا تھا پر دعا نے پوری جان لگا کر ہینڈل کو تھامے رکھا۔ اسے لگا اگر اسکا ہاتھ چھوٹ گیا تو پھر وہ زندہ نہیں رہ پائے گی۔

"چھوڑ اسے" وہ آدمی دھاڑ کر بولا

دعا نے اپنی پوری طاقت لگا کر ہینڈل کو اور مضبوطی سے پکڑا۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ خلق سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی کہ وہ مدد کے لئے کسی کو پکار لیتی۔

آدمی کے اسے زور سے کھینچنے پر دعا کا ہاتھ چھوٹنے لگا تھا اسکی طاقت ختم ہو رہی تھی جب اچانک پیچھے سے بھاگتے قدموں کی آواز آئی اور ساتھ ہی آنے والے نے چیخ کر کہا

Classic Urdu Material

"اے کون ہو تم چھوڑو اسے" آنے والا کوئی اور نہیں ازہران علی خان تھا۔ ازہران کی

آواز پروین کے اندر بیٹھا آدمی چیخ کر بولا

"چھوڑو اسے اور بھاگ وہاں سے" اپنے ساتھی کی آواز پر وہ آدمی جلدی سے وین کی طرف

بھاگا اور ازہران اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے بولا

"رک تیری تو" ازہران اس سے کافی پیچھے تھا اسلئے وہ ازہران سے بچ نکلا تھا۔ وہ آدمی

بھاگ کر وین میں سوار ہوا اور زن سے وین آگے بڑھادی گئی تھی۔

اور ازہران بھاگتا ہوا دعائک آیا جو اسے طرح بت کی مانند کھڑی تھی۔ ازہران نے اس

کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا

"دعا آریو اوکے؟"

دعا نے خوفزدہ نظروں سے ازہران کو دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں خاموشی اور خوف کے

علاوہ کچھ نہیں تھا۔

Classic Urdu Material

"اے سنووائٹ یہ میں ہوں ازہران، ڈرو مت" وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا ازہران کی بات سمجھ کر اس کی آنکھوں میں خوف کی جگہ آنسوؤں نے لے لی تھی۔ وہ رک رک کر بولی

"از.... ہران وہ.... وہ لڑکیاں....." جہاں سے وین گئی تھی دعائے اس طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ خود اس مصیبت سے ایک بار بچ کر نکلی تھی۔ اب اس نے ان لڑکیوں کو بھی ویسے ہی خطرے میں جاتے دیکھا تھا۔ وہ تو بچ گئی تھی پر اب ان لڑکیوں کے ساتھ کیا ہوگا؟

"تم انکی فکر نہ کرو انھیں کچھ نہیں ہوگا۔ چلو آؤ میرے ساتھ تمہیں گھر چھوڑ کر آتا ہوں"

ازہران نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔ دعائے اس کے ساتھ چلتے ہوئے اس کے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ کو دیکھا اسے تحفظ کا احساس ہوا۔

دونوں کار تک آئے ازہران نے دعا کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا پھر بولا "تم بیٹھو میں دو منٹ میں آتا ہوں" اسکی بات سن کے دعائے ڈر کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

Classic Urdu Material

"وہ ازہران" اسکی آواز کانپ رہی تھی۔ ہاتھ ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ اسے ڈر تھا کہیں وہ لوگ واپس نہ آجائیں۔

"اے ڈرو نہیں سنو وائٹ میں یہی ہوں کار کے پاس بس ایک کال کرنی ہے ٹھیک ہے نا"

ازہران نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نرمی سے بولا تو دعا نے سر ہلا دیا۔ پھر ازہران نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر کار کا دروازہ بند کیا اور تھوڑی دور جا کر کال ملا کر بات کی پھر آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار آگے بڑھادی۔ دعا خاموش بیٹھی تھی۔ چہرہ مرجھا گیا تھا۔ ازہران نے ایک نظر اسے دیکھا۔ وہ دعا کے لئے پریشان تھا۔ یہ لڑکی ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے دل کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ اسنے ایک بار پھر دعا کو دیکھا پھر رہا نہیں گیا تو بول پڑا

"کیا تم اب بھی ڈر رہی ہو سنو وائٹ؟"

دعا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر شیشے کے پار دیکھنے لگی

"نہیں" دھیمی آواز میں کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔ ازہران نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی پھر اسکی بھاری آواز گاڑی میں گونجی

Classic Urdu Material

"جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ میں کسی کو تمہیں کوئی نقصان پہنچانے دوں گا میری یہ بات تم اپنے دماغ میں رکھنا" وہ ڈرائیو کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا اور دعا سے ٹکٹلی باندھے دیکھنے لگی تھی پھر ہلکی آواز میں بولی "آپ بہت اچھے ہیں ازہران"

اور اسکی بات پر ازہران اسے دیکھ کر دل کھول کر ہنسا پھر بولا "اوپچ میں جناب.... بہت شکریہ... چلو اب مسکرا دو"

اسکے کہنے پر دعا ہلکا سا مسکرا دی۔ پرسکا دل گھبرا ہا تھا ان لڑکیوں کا کیا ہوگا؟ وہ بس انکے بارے میں سوچے جارہی تھی۔

کچھ دیر بعد کار جہانگیر والا کے سامنے رکی۔ ازہران، دعا کو گھر کے اندر لے کر آیا۔ دعا کو اپنا خیال رکھنے کا کہا اور ساتھ ہی بی بی جان کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا کیونکہ وہ پہلے ہی بیمار تھیں۔ ازہران نے کہا کہ سب کچھ وہ خود سنبھال لے گا۔ دعا کو سمجھا کر وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سوائے ایک کونے کے جہاں زرد بلب جل رہا تھا۔ جس کی روشنی بس اس کونے میں پھیلی تھی جہاں دو کرسیوں پر دو آدمیوں کو باندھا گیا تھا۔ انکی آنکھوں پر کالی پٹیاں بندھی ہوئیں تھیں۔ ایک طرف ایک آدمی کھڑا تھا جبکہ بندھے ہوئے آدمیوں کے سامنے تھوڑے فاصلے پر وہ بیٹھا ان سے سوال کر رہا تھا۔

"بولو کب سے یہ کام کر رہے ہو؟ غصے سے وہ بولا

"ہمیں کچھ نہیں پتہ" کونے سے آواز آئی

"جواب تو تمہارے اچھے بھی دینگے ذرا علاج کرو انکا جب جواب دینے پر راضی ہو جائیں تو

بلا لینا مجھے" وہ کب سے دونوں سے سوال کر رہا تھا اور بار بار یہی جواب مل رہا تھا۔ آخر کار وہ

جھنجھلا کر اپنے ساتھی سے کہتا باہر نکل گیا اور اس کے ساتھی نے دونوں کی خوب دھلائی

کی جب مار کھا کھا کر انکی حالت خراب ہوئی تو دونوں جواب دینے پر راضی ہو گئے۔ اسنے سر

کو انفارم کیا تو وہ واپس کمرے میں آیا۔

"ہاں اب جلدی سے زبان کھولو اپنی" وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور ہاتھ میں پکڑا پین انگلیوں میں

گھمانے لگا۔

Classic Urdu Material

"کس کے لئے کام کرتے ہو؟ اور کب سے؟ اسنے سوال کیا وہ دونوں مضبوطی سے بندھے تھے پر آنکھوں سے کالی پٹی ہٹادی گئی تھی۔ ان دونوں کو جو بھی معلوم تھا انہوں نے اسے بتادیا۔ بات ختم ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھی کی طرف پلٹا

"ان سے اور معلومات حاصل کرو اور بھاگنے نہ پائیں سمجھ گئے نا؟"

"یس سر"

وہ کمرے سے باہر نکل رہا تھا کہ پیچھے سے دونوں میں سے ایک آدمی غصے سے بولا "ہمیں جانے دے اب ہم نے جواب دے دیا ہے نہ تجھے تو ہمیں جانتا نہیں ہے"

یہ بات سن کر وہ غصے سے کمرے کے کونے تک آیا اور ایک تھپڑ کھینچ کر بولنے والے کے منہ پر دے مارا پھر دھاڑ کر بولا "بتا کون ہے تو.. بول؟"

اسکے منہ کو سختی سے پکڑ کر بولا

Classic Urdu Material

"جو غلیظ کام تم لوگ کرتے ہو نہ اس کے لئے موت کی سزا بھی کم ہے اور جس کے نام پر اچھل رہے ہو نہ اسے بھی جلد اپنے ساتھ پاؤ گے" اسکا منہ جھٹکے سے چھوڑ کر وہ دور ہٹا پھر اپنے ساتھی کو دیکھ کر بولا۔

"اچھے سے خاطر داری کرو انکی پھر پوچھنا کون ہیں یہ" غصے سے اپنی بات کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

#####

ازہر ان اپنے بیڈ پر لیٹا تھا۔ ہاتھ سے ماتھے پر آئے بال پیچھے کئے، آنکھیں بند کر کے کھولیں

اسکی آنکھیں جل رہیں تھیں۔ آج جو کچھ ہوا اس کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا اور جتنا

سوچ رہا تھا اتنا ہی اسکا سر بھاری ہوتا جا رہا تھا۔ جب دعا طبیعت خرابی کی وجہ سے بیٹخ پر بیٹھی

تھی۔ اسکا زرد چہرہ دیکھ کر اسکے دل کو کچھ ہوا۔ پھر جب وہ گھر جانے کے لئے اسکے پاس سے

اٹھ کر گئی تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ دعا کے چلے جانے سے جیسے سارے رنگ پھیکے پڑھ

گئے ہوں۔ ایک لمبا سانس کھینچ کر وہ وہاں سے اٹھنے لگا کہ نظر بیٹخ پر رکھی دعا کی بک پر

پڑی۔ وہ بک اٹھا کر بھاگتا ہوا پار کنگ تک آیا تاکہ دعا کو بک دے سکے پر وہاں جو منظر اس

Classic Urdu Material

نے دیکھا اسکو آگ لگانے کے لئے کافی تھا۔ ایک آدمی دعا کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا اس تک آیا پر فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ آدمی بچ نکلا۔ جب وہ دعا کے قریب آیا تو اُسکی حالت دیکھ کر اسکا غصہ آسمان کو چھونے لگا کہ وہ آدمی اگر سامنے ہوتا تو وہ اسکا قتل کر دیتا۔ اس نے اپنے غصے کو قابو کیا پھر دعا کو پکارا پر دعا کی آنکھوں میں تو پہچان کے رنگ نظر ہی نہیں آئے وہاں صرف خوف کے سائے تھے۔ پھر جب اسے دیکھ کر دعا کی آنکھوں میں آنسو آئے تو اسکا دل چاہا وہ اس لڑکی کو سب سے چھپا کر اپنے دل میں رکھ لے جہاں پر اسے کوئی دکھ، خوف نہ ہو۔ وہ اسے روتے ہوئے کہادیکھ سکتا تھا اسکے رونے سے ازہران علی خان کا دل تڑپتا تھا۔ ایک پل کے لئے اس نے سوچا اگر وہ وہاں وقت پر نہ پہنچتا تو؟ کیا اسکی سنووائٹ اس سے چھین لی جاتی؟ دعا کو کھودینے کا ڈرا سکے پورے وجود میں پھیل گیا۔ وہ ایک دم سے اٹھ بیٹھا۔ وہ دعا کو کھونا نہیں چاہتا تھا کسی قیمت پر بھی نہیں۔ وہ تو اسکے دل میں دھڑکتی تھی۔ اسکے دل کی دھڑکن بن گئی تھی۔ ہاں اسے اپنی سنووائٹ سے بے تحاشا محبت ہے۔ اسنے آج مان ہی لیا کہ دعا جہاں لکیر اسکے لئے کتنی اہم ہے۔

"ازہران کی دعا" ہلکی آواز میں کہتا وہ مسکرانے لگا تھا۔

Classic Urdu Material

"تو سنووائٹ تمہارے سارے ڈر، خوف ختم کر دوں گا۔ تم اب سے ازہران علی خان کے لئے اسکا سب کچھ ہو..... سب کچھ....."

وہ آنکھیں بند کیئے لیٹ گیا۔ بند آنکھوں کے پیچھے دعا کا چہرہ دیکھ کر مسکرا نے لگا آج تو ساری رات اسے جاگ کر گزارنی تھی۔

اگر ازہران علی خان جاگ رہا تھا تو سوئی دعا جہانگیر بھی نہیں تھی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑی دور آسمان پر چاند کو دیکھ رہی تھی۔ آج اسکا دل کہیں نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے کھڑکی بند کی پھر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ دوپٹہ سائیڈ پر رکھا تھا۔ لمبے بال کھلے ہوئے تھے۔ بالوں کی لٹیں چہرے پر آرہی تھیں۔ اسنے اپنا ہاتھ سامنے کیا جہاں اب بھی ایک انجان سالمس وہ محسوس کر رہی تھی۔ "ازہران علی خان" اس نام پر اسکا دل پوری رفتار کے ساتھ دھڑک رہا تھا جیسے پاگل ہو گیا ہو۔ اسنے اپنا ہاتھ دل پر رکھا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا۔ اسکے ماتھے پر پسینہ چمک اٹھا۔ ہاتھ، پاؤں ٹھنڈے پڑھ گئے۔

Classic Urdu Material

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اللہ پاک" وہ بیڈ پر پاؤں سمیٹ کر بیٹھ گئی۔ جو بات اسکا دل اسے سمجھانا چاہ رہا تھا وہ اسے جھٹلا رہی تھی۔ پر آخر کب تک؟ کبھی تو پاگل دل اپنی کرے گا.. تب وہ کیا کرے گی؟ بہت سے سوال تھے پر اسکے پاس جواب نہیں تھا۔ دماغ یہی کہہ رہا تھا کہ وہ بس دوست ہے اسکا

پر دل..... اپنی ضد سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں تھا اسے تو بس جو اچھا لگے، اپنا لگے وہی چاہیے ہوتا ہے۔ باقی وہ کہا کسی کی سنتا ہے۔

اگلے دن ازہران دعا اور بی جان کو لیئے اپنے گھر جا رہا تھا۔ وہ پوچھتیں بھی رہیں کہ کیوں لے جا رہے ہو پر ازہران نے کچھ نہیں بتایا اور ضد کر کے دونوں کو لے آیا۔ جیسے ہی وہ لوگ ازہران کے گھر میں داخل ہوئیں اندر سے باتوں کی آواز آرہی تھی۔ وہاں شاہ میر، عمر، عدیل اور ازہران کی داد و سب تھے۔ وہ لوگ لاؤنج میں داخل ہوئیں تو ازہران نے سب کا تعارف کروایا۔ داد و نے دعا کو اپنے پاس بلایا تو وہ انکے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔ داد و نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر بولیں "ماشاء اللہ کتنی پیاری بچی ہے" ازہران داد و کو دعا کے بارے میں پتا چکا تھا کہ وہ اسکی بہت اچھی دوست ہے۔ داد و اس سے مل کر بہت خوش

Classic Urdu Material

ہوئیں تھیں۔ دادو کی بات پر دعا مسکرا دی تھی۔ "آپ خود بھی بہت پیاری ہیں دادو" دعا کی جگہ ازہران نے ہنس کر جواب دیا تو سب مسکرا نے لگے تھے۔ بی جان اور دادو آپس میں باتیں کرنے میں لگیں تھیں۔ چاروں لڑکے ہنسی مذاق کر رہے تھے اور دعا چپ بیٹھی انکی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی۔ پھر اچانک عمر سب کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ "خواتین و حضرات آج ہمارے ازہران علی خان صاحب کی سلگرہ ہے تو ہم سب دوستوں نے مل کر یہ چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے تو چلیں ساتھ مل کر کھانے کی چیزیں ٹیبل پر لگاتے ہیں" عمر نے جلدی سے کہا تو اسکی آخری بات پر سب ہنسنے لگے پھر سب نے ازہران کو ویش کیا۔ سب سے آخر میں دعا اس تک آئی "سلگرہ مبارک ہو" "شکریہ سنو وائٹ" ازہران اسے دیکھ کر بولا "آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں ورنہ میں گفٹ لے کر آتی آپ کے لئے" دعا نے شرمندگی سے کہا۔ "اوہ نو سنو وائٹ میں کوئی بچہ تھوڑی ہوں جو گفٹ لوں یہ سب بھی ان سب نے کیا ہے اور شاہ میر دادو کو بھی گاؤں سے لے آیا تو میں انکار نہیں کر سکا کہ چلو کچھ وقت ساتھ گزر جائے گا" ازہران نے مسکرا کر ان تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ٹیبل پر کھانے کی چیزیں سیٹ کر رہے تھے۔ "چلو آؤ" وہ سب انہیں بلارہے

Classic Urdu Material

تھے۔ دونوں آگے پیچھے ٹیبل تک آئے اور دعا نے سوچا کہ کل ضرور وہ ازہران کے لئے گفٹ لے گی۔

پھر بہت خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ اسکے بعد سب لاؤنج میں بیٹھ گئے تھے دعا، دادو اور بی بی جان کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی جبکہ وہ چاروں لڑکے اپنی باتوں میں لگے تھے۔ ازہران کی نظریں بار بار دعا کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ وہ کتنی خوش تھی ہنستے ہوئے بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ ازہران کا دل چاہا کہ وہ ایسے ہی بیٹھا اسے دیکھتا رہے۔ وقت رک جائے اور دعا ہمیشہ کے لئے اس کی نظروں کے سامنے رہے۔ جب وہ دعا کو دیکھ رہا تھا تب ہی دعا کی نظریں اٹھیں ایک پل کے لئے دونوں کی نگاہیں ملیں۔ دعا نے جلدی سے سر جھکا لیا جبکہ ازہران آنکھوں میں انوکھی سی چمک لئے اسے دیکھتا رہا۔ ایک دم سے اسکے سر جھکا لینے پر ازہران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی تھی۔ پھر اس نے دعا پر سے اپنی نظریں ہٹالیں وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ شاہ میر کی بات سننے لگا جو کیس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ ازہران اسکی بات سن کر بہت کچھ سوچنے لگا تھا۔

"ہیلو" فون کان سے لگائے وہ آہستہ آواز میں بولا

Classic Urdu Material

"کام کہاں تک ہوا ہے؟" دوسری طرف سے سوال ہوا۔

"کام ہو گیا ہے پر ابھی یہاں سے نکلنا مشکل ہے۔ نظر رکھی جا رہی ہے مجھ پر اسلئے ابھی کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ ثبوت حاصل کر لئے ہیں۔ کسی بھی طرح تم تک پہنچاؤنگا پر جلد ایکشن لینا ہوگا ورنہ بہت نقصان ہو جائے گا سمجھ رہے ہوں امیری بات"

"بہت اچھی طرح سے سمجھ گیا اور ویل ڈن بس ثبوت ہاتھ لگ جائیں پھر آگے میرا کام ہے اور ہاں بی کیئر فل" دوسری طرف سے پر عزم لہجے میں کہا گیا۔

"او کے اللہ حافظ" اسے کوئی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے فون بند کیا پھر ایک نظر

ادھر ادھر دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

دعا یونیورسٹی سے واپسی پر شاپنگ مال

چلی آئی تھی۔ اسنے بی جان کو بتا دیا تھا کہ وہ ازہر ان کے لئے گفٹ لینے آئی ہے تاکہ وہ فکر

نہ کریں بی جان نے اسے جلدی گھر واپس آنے اور اپنا خیال رکھنے کا کہا تو دعانے جلدی

Classic Urdu Material

واپسی کا کہہ کر فون بند کر دیا اور کار سے اتر کر برکت بابا کی طرف آئی جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے تھے۔

"بابا میں بس تھوڑی دیر میں کچھ چیزیں لے کر آتی ہوں آپ کار کو پارک کر دیں میں بس جلدی سے آئی" جلدی سے اس نے اپنی بات ختم کی۔

"ٹھیک ہے بیٹا" برکت بابا نے سر ہلا کر کہا تو دو عامل کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے ازہران کے لئے کالے رنگ کی ٹائی اور ایک اچھا سا پرفیوم لیا اور پیک کروا کر وہ مال سے باہر نکل رہی تھی جب سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کا پاؤں سلپ ہو ادا جانے خود کو

سنجھال لیا تھا پراسکا بیگ، گفٹ والا شاپر نیچے گر گئے۔ سامنے سے آنے والے بندے نے

چیزیں اٹھا کر دعا کو دیں۔

"یہ لیں میڈم" اس نے بیگ اور گفٹ کا شاپر دعا کی طرف بڑھایا۔

"شکریہ" دعا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور چیزیں تھام لیں۔ دعا کی آنکھوں میں پہچان کے

رنگ لہرائے وہ بولنے ہی والی تھی کہ کوئی چلایا۔

"اوئے چاند جلدی آدھر"

اس آواز پر وہ جلدی سے وہاں سے چلا گیا تو دعائے بھی سر جھٹکا پھر اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

دعا شاپنگ مال سے ازھران کے گھر چلی آئی تھی تاکہ گفٹ اسے دے کر ہی گھر جائے۔

گیٹ کھلا ہوا تھا۔ بابا نے کار اندر پارک کی تو دعا چیزیں لے کر کار سے باہر نکلی۔ ازھران اپنی کار بند کر رہا تھا جب دعا کو دیکھا تو اسکی طرف آیا۔

"آہا سنو وائٹ تم یہاں" ازھران نے اسے کل کے بعد بھی دیکھا تھا صبح وہ یونی نہیں گیا

تھا کیونکہ اسے دادو کو گاؤں چھوڑ کر آنا تھا۔ وہ بہت مشکل سے ایک رات ازھران کے پاس

رہیں تھیں۔ صبح ہوتے ہی انھیں گھر یاد آنے لگا تو ازھران انھیں گھر لے گیا تھا اور ابھی ہی

وہاں سے لوٹا تھا۔ اب دعا کو یوں

اچانک اپنے گھر میں دیکھ کر اسکا موڈ خوش گوار ہو گیا تھا۔

"میں یہ دینے آئی تھی" دعائے شاپر اسکی طرف بڑھایا۔

Classic Urdu Material

"یہ کیا ہے؟" ازہران نے شاہر کو دیکھ کر کہا۔

"برتھڈے گفٹ" دعا نے بتایا

"سنووائٹ میں نے کہا بھی تھا میں بچہ نہیں ہوں" سنجیدگی سے اس نے دعا کو دیکھ کر کہا پھر اندر اسے خوشی بھی ہوئی تھی۔

"آپ یہ لینگے تو مجھے خوشی ہوگی" نرمی سے کہا گیا۔

"تمہاری خوشی کے لیئے پھر کچھ بھی کروں گا" ازہران نے مسکرا کر اس معصوم لڑکی کو دیکھ کر کہا پھر بولا "اندر تو آؤ" دعا ازہران کی کہی بات میں کھوئی تھی۔ اسکے دوبارہ بولنے پر چونک کر بولی

"نہیں میں چلتی ہوں بی جان انتظار کر رہی ہوں گی" دعا نے شاہر اسکی طرف بڑھایا۔

"ایسے تو نہیں لونگا یہ چلو اندر آؤ بی جان کو میں بتا دوں گا" ازہران کے کہنے پر وہ اندر چلی آئی تھی۔ ازہران نے اس سے شاہر لے لیا۔

Classic Urdu Material

"تم بیٹھو میں جو س لے کر آتا ہوں پی کر چلی جانا" اسکی پریشان صورت دیکھ کر کہتا وہ کچن کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جو س لے کر آیا۔ ازہران نے گلاس اسکی طرف بڑھایا دعا کا دھیان نہیں تھا جس کی وجہ سے تھوڑا سا جو س دعا کے اپر گرا پر ازہران نے جلدی سے گلاس تھام لیا۔ دعا نے سے بیگ سے ٹشو نکال کر کپڑے صاف کرنے لگی۔

"دھولو اسے ورنہ نشان رہ جائے گا" ازہران کی بات پر دعا سامنے ایک کمرے میں گئی اور ازہران گفٹ والا شاپر لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں آ کر دعا نے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھا اور واش روم میں جا کر کپڑے صاف کئے پھر کمرے سے باہر آ گئی۔ ازہران بھی دوسرے کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔ دونوں لاؤنج میں آئے۔ دعا نے اسے دیکھ کر کہا "اب میں چلتی ہوں۔ بی جان پریشان ہو رہی ہو گی" دعا نے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ "اوکے سنووائٹ" ازہران ایک نظر اسکے پیارے چہرے پر ڈال کر بولا پھر دونوں پورچ تک ساتھ آئے دعا نے ازہران کو الوداعی ہاتھ دیا اور کار میں بیٹھ گئی تو بابا نے کار آگے بڑھا دی اور ازہران وہیں کھڑا سوچوں میں گم ہو گیا تھا۔

Classic Urdu Material

رات کا وقت تھا ہر طرف اندھیرے پھیلا ہوا تھا۔ وہ ایک طرف کھڑا فون پر بات کر رہا کہ

اچانک پیچھے سے اس کے سر پر زوردار وار

ہوا۔ اسکے ہاتھ سے موبائل نیچے جا گرا اور وہ خود بھی زمین پر گرتا چلا گیا۔

دعا گھر واپس آئی تو بی بی جان اسے کہیں نظر نہیں آئیں تو وہ سیدھی بی بی جان کے کمرے کی طرف گئی۔ جب اسے کمرے میں قدم رکھا تو بی بی جان کمرے کی بیڈ پر لیٹیں تھیں۔ بی بی جان ہمیشہ اسکے آنے پر ہال میں بیٹھیں اسکا انتظار کرتیں پر آج وہ وہاں نہیں تھیں۔

دعا پریشانی سے بی بی جان تک آئی اور انکی پریشانی پر ہاتھ رکھا بی بی جان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا انھیں تیز بخار تھا۔

"آگئی دعا بچے" بی بی جان نے کمزور آواز میں پوچھا۔

"جی بی جان یہ آپکو اچانک اتنا تیز بخار کیسے ہو گیا" دعا نے پریشانی سے پوچھا

Classic Urdu Material

اور بی جان کے پاس ہی بیٹھ گئی صبح جب وہ یونی گئی تب بی جان ٹھیک تھیں اور اب یوں
اچانک انکی طبیعت خراب ہو گئی۔ بی جان کو دل کا مسئلہ تھا اسلئے دعا کو انکی فکر ہونے لگی۔ "بی
جان آپ نے دوا تولی تھی نہ؟"

"ہاں بیٹالی تھی تم تھکی ہوئی آئی ہو جاؤ فریش ہو کر کھانا کھا لو میں بھی کچھ دیر آرام کروں
گی" انہوں نے دیکھی آواز میں کہا

"ٹھیک ہے بی جان آپ آرام کریں میں بعد میں آتی ہوں" اسنے بی جان کے ہاتھ
چومے ان کے اوپر کنبل ٹھیک کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ سیڑھیوں سے اوپر جاتے
ہوئے وہ بی جان کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ انھیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے
گی۔

دعا نے فریش ہو کر کھانا کھایا پھر بی جان کے کمرے میں آئی پر وہ سو رہی تھیں۔ وہ ایک
نظر انہیں دیکھ کر باہر لان میں چلی گئی کچھ دیر وہ وہاں بیٹھی رہی بہت اچھی ہوا چل رہی تھی
پھر وہ وہاں سے اٹھی تو کمرے میں آگئی ویسے تو وہ بی جان سے باتوں میں لگی رہتی تو وقت
گزر جاتا تھا پر آج کہیں بھی دل ہی نہیں لگ رہا تھا وہ کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھی ہاتھ میں

Classic Urdu Material

موبائل اٹھایا وہ از ہر ان سے بات کرنا چاہتی تھی پر اسنے آج تک اسے فون نہیں کیا تھا
از ہر ان خود ہی کال کر لیتا تھا۔ وہ از ہر ان کو سوچنے لگی وہ اسے کتنا اپنا اپنا سا لگتا تھا اسکے
ساتھ ہوتی تو ایسا لگتا وہ اسکا ہے وہ از ہر ان کی سنگت میں خوش رہتی پر جب اس سے دور
ہوتی تو دل گھبرانے لگتا کہ کہیں وہ اس سے ہمیشہ کے لئے دور نہ ہو جائے وہ اپنی سوچوں
میں گم تھی جب موبائل بجائے اسکرین کو دیکھا تو وہاں از ہر ان کا نام چمک رہا تھا۔ دعا کا
دل دھڑک اٹھا کہ کیا از ہر ان کو پتا چل گیا کہ دعا نے اسے یاد کیا ہے؟

"اف اللہ" اس نے کہہ کر سر جھٹکا جیسے اپنی سوچوں کو جھٹکا ہو اور کال پک کی "اسلام و
علیکم" دعا نے دھیمی آواز میں کہا

"وعلیکم السلام مجھے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا" دوسری طرف سے از ہر ان کی بھاری آواز
اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

"وہ کیوں؟" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"گفٹ کے لئے سنووائٹ"

"کوئی بات نہیں" دعا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا جواب دے

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"اچھا جناب... کیا ہو رہا ہے؟" دوسری طرف سے ہنس کر پوچھا گیا۔

"کچھ نہیں آج بی جان کی طبیعت خراب ہے اچانک سے پتا نہیں کیا ہو گیا انھیں" دعا نے اپنی پریشانی ازہران سے کہہ دی وہی تو ایک اسکا دوست تھا ورنہ تو وہ بالکل اکیلی تھی۔

"سنووائٹ تم پریشان نہ ہو انشاء اللہ بی جان ٹھیک ہو جائیں گیں" ازہران نے نرمی سے کہہ کر اسے حوصلہ دیا

"جی انشاء اللہ"

"اوکے تم بی جان کا خیال رکھو میں بی جان کو دیکھنے آؤں گا"

"جی... اللہ حافظ" دعا نے کہہ کر فون رکھ دیا کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ کمرے سے

نکل کر نیچے آئی تو اندھیرا آہستہ آہستہ پھیل رہا تھا اسنے آہستہ سے بی جان کے کمرے کا

دروازہ کھولا اور چلتی ہوئی بیڈ تک آئی بی جان سو رہیں تھیں دعا نے اپنا ہاتھ انکی پیشانی پر

رکھا تو وہ بخار سے تپ رہیں تھیں

Classic Urdu Material

"بی جان" اسنے بی جان کو آواز دی ایک کے بعد دوسری پر وہ کچھ نہ بولیں دعا کا دل ٹھہر سا گیا ہاتھ کانپنے لگے اسے کچھ برا ہونے کا احساس ہوا اسنے بی جان کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا "بی جان آ.... آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں" اسکی آواز جیسے حلق میں اٹک گئی تھی جب اسکے پکارنے پر بھی بی جان نہ بولیں تو وہ بھاگتی ہوئی کچن میں فاطمہ آپا کے پاس آئی۔

"فاطمہ آپا وہ.... وہ بی جان کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے" اسکی سانس پھول رہی تھی آنکھوں میں بہت سائمنکین پانی جما ہونے لگا۔

"کیا ہوا بی جان کو دعا باجی" فاطمہ آپا بھی پریشانی میں جلدی سے دعا کے ساتھ بی جان کے کمرے تک آئیں اور بی جان کو پکارا تو کچھ دیر بعد انھوں نے آنکھیں کھول لیں۔

دعا جو ڈر کے مارے چپ کھڑی تھی کہ بی جان کو کچھ ہونہ گیا ہو بی جان کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر وہ بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گئی اور بی جان کا ہاتھ تھام کر رونے لگی

"آپ نے مجھے ڈر دیا تھا بی جان" وہ ہچکی لے کر بولی بی جان نے اپنا دوسرا ہاتھ دعا کے سر پی رکھا اور کمزور آواز میں بولیں

"میں ٹھیک ہوں بچے"

Classic Urdu Material

"جی میری پیاری بی جان" دعا نے انکے ہاتھ پر پیار کیا پھر فاطمہ آپا کی طرف دیکھا

"فاطمہ آپا آپ بی جان کے لئے کچھ کھانے کو لے کر آئیں میں خود بی جان کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی اور دوا بھی دوں گی"

دعا کی بات پر فاطمہ آپا وہاں سے کچن کی طرف چلی گئیں دعا بی جان کو واش روم تک لائی تا کہ وہ فریش ہو لیں۔

پھر فاطمہ آپا کھانا لے کر آئیں تو دعا نے بی جان کے ساتھ مل کر انکے کمرے میں کھانا کھایا

اور بی جان کو دوا دی اور آرام کرنے کا کہا بی جان آرام کرنے لیٹ گئیں تو دعا انکے پاس ہی

رہی کہ بی جان کو رات میں کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے اسلئے وہ بی جان کے کمرے میں

ہی رک گئی تھی۔ #####

اگلی صبح دعا یونیورسٹی نہیں گئی اسنے اٹھ کر بی جان کو ناشتہ کروایا پھر وہ لیٹ گئیں ایک دن

میں ہی بخار کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گئیں تھیں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتیں تھیں۔ دعا کچھ

دیر فاطمہ آپا کے پاس بیٹھی رہی دونوں بی جان کی یوں اچانک طبیعت خرابی کے بارے میں

بات کرتیں رہیں پھر فاطمہ آپا کھانا بنانے لگیں۔ دعا نے بی جان کو دیکھا تو وہ سو رہیں

Classic Urdu Material

تھیں۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور کوئی کتاب لے کر پڑھنے لگی۔ بہت سا وقت یوں ہی گزر گیا پھر اچانک ہارن کی آواز پر وہ چونکی کتاب رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکلی ابھی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اسکی نظر ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوتے ازہران پر پڑی اسے دیکھ کر دعا کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا پھر وہ خود کو سنبھال کر باقی سیڑھیاں اتر کر اس تک آئی

"اسلام و علیکم" ازہران نے اسے نرم نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"و علیکم السلام آئیں بیٹھیں پلیز" دعا نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"شکریہ" وہ کہہ کر بیٹھ گیا پھر ایک گہری نظر دعا پر ڈالی جو اسکے سامنے صوفے پر بیٹھی تھی

کالا لباس زیب تن کیے وہ ادا اس لگ رہی تھی۔ الجھی ہوئیں کالی زلفیں اسکی پریشانی کا بتا

رہیں تھیں۔ مگر اس میں بھی وہ دل میں اتر جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی ازہران

اسے دیکھے گیادعا نے ایک پل کے لئے اسے دیکھا تو وہ سنبھل گیا پھر بولا "بی جان کی

طبیعت اب کیسی ہے؟"

Classic Urdu Material

"اب ٹھیک ہیں وہ کل کچھ زیادہ طبیعت بگڑی تھی پر اللہ کا شکر ہے اب" دعا نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"کیا میں مل سکتا ہوں بی جان سے؟"

"میں دیکھ کر آتی ہوں اگر وہ جاگ رہیں ہوں تو آپ مل لیں ان سے" دعا نے جواب دیا

"او کے سنووائٹ" ازہران کی بات سن کر دعا بی جان کے کمرے کی طرف چلی گئی اور ازہران اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا کچھ دیر بعد دعا واپس آئی

"آپ آجائیں بی جان جاگ رہیں ہیں اور میں نے انھیں آپکا بتایا وہ سن کر خوش ہوئیں" دعا

نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے بتایا اور ازہران اسے یوں مسکراتے دیکھ کر رک سا گیا

اسکا پاگل دل اس لڑکی کو کہیں چھپا لینا چاہتا تھا جہاں اسے دوسرا کوئی نہ دیکھ سکتا

"چلیں آئیں" دعا اپنے ہی خیالوں میں تھی ورنہ اپنی طرف انھیں ازہران کی پیار بھری

نظریں پہچان لیتی دعا کی آواز پر ازہران اپنی سوچوں سے باہر نکلا اور دعا کے ساتھ بی جان

کے کمرے میں آیا بی جان تکیوں کے سہارے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھیں تھیں۔

Classic Urdu Material

"سلام بی جان" از ہران نے جھک کر کہا تو بی جان نے اپنا کمزور ہاتھ اسکے سر پر پھیرا
"وعلیکم السلام بیٹا" بی جان نے ہلکی آواز میں کہا از ہران بیڈ کے قریب رکھی کر سی پر بیٹھ
گیا اور دعا بی جان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"کیسی طبیعت ہے آپ کی اب بی جان؟" اس نے بی جان کو دیکھ کر کہا جو واقعی بہت کمزور لگ
رہیں تھیں۔

"اللہ کا شکر ہے بیٹا بس اب تو عمر ہو گئی ہے بیماریاں کہاں جان چھوڑیں گی" بی جان نے ہلکی
سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"بی جان عمر کی بات نہ کریں کوئی اتنی بھی زیادہ نہیں ہے۔ آپ کو میرے لئے ٹھیک ہونا ہے
وہ بھی جلد سے جلد" دعا انھیں دیکھ خفگی سے بولی اسکی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔ تو بی جان
نے اسے اپنے ساتھ لگایا

"دیکھا آپ نے از ہران بیٹا بالکل بچوں کی طرح رونے لگتی ہے یہ پاگل لڑکی" بی جان کی
بات پر از ہران نے اسے دیکھا اسکی آنکھیں گلابی ہو رہیں تھیں۔

Classic Urdu Material

"دعا بچے خود کو سنبھالنا سیکھو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ تو نہیں رہوں گی نہ" دعا نے آنکھیں پھاڑ کر بی جان کو دیکھا وہ کیوں ایسی باتیں کر رہیں ہیں؟ اسنے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا کہ بی جان اس سے کبھی دور ہو گئی بی جان کی بات پر دعا کا رنگ زرد ہونے لگا زہران نے اسکی حالت دیکھی تو جلدی سے بولا "بی جان ایسی باتیں نہ کریں انشاء اللہ آپکو کچھ نہیں ہوگا آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گی" ازہران کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی دعا کمرے سے نکل چکی تھی۔

"پھر بھی بیٹا میں نہیں چاہتی میرے بعد دعا خود کو سنبھال نہ سکے مجھے اسکی بہت فکر ہے بہت معصوم ہے میری بچی اس ظالم دنیا کو نہیں سمجھتی کیا کرے گی" بی جان کی آواز نم ہو گئی تھی ازہران کرسی سے اٹھ کر بی جان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"ایسا کچھ نہیں ہوگا بی جان اور اللہ نہ کرے کبھی ایسا کوئی وقت آیا تو دعا کو میں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا" اسنے بی جان کے ہاتھ تھام کر کہا بی جان نے اسے دیکھا یہ چمکتی آنکھوں والا لڑکا انھیں بہت اچھا لگتا تھا۔ ازہران سوچ رہا تھا کہ وہ بی جان کو کیا بتائے کہ دعا اسکے لئے کیا ہے۔ وہ خیالوں میں گم تھا جب دعا ٹرائی لے کر کمرے میں داخل ہوئی ازہران اور

Classic Urdu Material

بی جان کو چائے بنا کر دی ازہران نے چائے کے علاوہ کچھ نہیں لیا پھر کچھ دیر بعد وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا

"چلتا ہوں بی جان آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا تو بی جان مسکرا دیں جبکہ دعا خاموش کھڑی تھی پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکل کر ہال میں آئے ازہران نے پلٹ کر دعا کو دیکھا جس کا چہرہ گلابی ہو رہا تھا جیسے وہ بہت سارا روچکی ہو "تم روتی رہی ہو؟" اسکے چہرے پر نظریں جما کر پوچھا گیا۔

"نہیں تو" دعا نے صاف جھوٹ بولا

"سنووائٹ تم مجھ سے جھوٹ بولو گی اب" ازہران نے اسے خفگی سے گھورا

"وہ بی جان کی وجہ سے" دعا نے شرمندگی سے کہا

"تم پریشان مت ہو بی جان ٹھیک ہو جائیں گیں اور تم نے اب بالکل نہیں رونا ٹھیک ہے

نہ؟" ازہران نے اسے دیکھ کر نرمی سے کہا

Classic Urdu Material

"جی" دعا نے سر اثبات میں ہلایا زہران کے قدم ہال کے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے دعا اسکے پیچھے چل رہی تھی کہ اچانک ازہران کوئی بات کرنے کے لئے پلٹا اور دعا کی اس سے ٹکرا ہوئی اسکا سر ازہران کے سینے سے ٹکرایا تو اسکی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے وہ لڑکھرائی تھی پر ازہران نے اسکا بازو تھام کر اسے سنبھال لیا دعا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ ٹکٹکی باندھے دعا کو دیکھ رہا تھا پھر اچانک ازہران نے اسکا بازو چھوڑ کر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے اور نظریں دعا کے چہرے پر جمی تھیں۔

"تمہیں کبھی بھی میری ضرورت ہو بغیر کسی جھجک کے تم مجھے کہہ سکتی ہو اور" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوا پھر اسکی آنکھوں کو دیکھ کر بولا "اب میں ان آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں کبھی سمجھ گی نہ؟"

ایک ہاتھ سے اسکی بائیں آنکھ کی پلک کو چھو کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر دھیمی آواز میں کہا گیا اور پھر وہ پلٹ کر چلا گیا جبکہ دعا بالکل بت بن گئی دل رک سا گیا تھا اسنے ایک ہاتھ سے اپنی پلک کو چھو کر اسکی دل کی دھڑکنیں ایک دم زور زور سے دھڑکنے لگیں مشکل سے خود کو سنبھال کر وہ اپنے کمرے تک گئی۔

Classic Urdu Material

ابھی کمرے میں آئے اسے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ فاطمہ آپا اس کے کمرے میں آئیں

"دعا باجی آپکو خرم صاحب بلارہے ہیں"

"خرم بھائی کب آئے فاطمہ آپا؟"

"ابھی کچھ دیر پہلے" وہ کہہ کر چلیں گئیں اور دعا بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی پتا نہیں خرم بھائی

نے کیوں بلایا ہے وہ زیادہ تر گھر میں ہوتے ہی نہیں تھے یا گھر میں موجود ہوتے بھی تو

کمرے میں رہتے انکا ہونا، نہ ہونا ایک برابر تھا اور وہ ویسے بھی کسی سے زیادہ بات ہی نہیں

کرتے تھے عجیب سرد سانداز ہوتا تھا انکا دعا انہیں سوچوں میں گم ہال تک آئی خرم بھائی

صوفے پر بیٹھے تھے۔

"کیوں آیا تھا وہ لڑکا یہاں؟ سخت لہجے میں پوچھا گیا

support@classicurdumaterial.com

"جی" دعا کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کیا کرنے آیا تھا وہ یہاں؟" غصے میں سوال پر سوال ہوا اور دعا حیران رہ گئی یہ وہ کس انداز

میں بات کر رہے تھے

Classic Urdu Material

"و... وہ بی جان کو دیکھنے آئے تھے "دعارک رک کر بولی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

خُرم بھائی اس سے ایسے سوال کیوں کر رہے تھے وہ بھی اس انداز میں

"آئندہ وہ لڑکا مجھے یہاں نظر نہ آئے " ماتھے میں بل ڈالے سخت لہجے میں کہہ کر وہ وہاں

سے چلا گیا اور دعا کچھ بول ہی نہ پائی خُرم بھائی نے بی جان کی طبیعت کا نہیں پوچھا جبکہ وہ

انہیں بتا چکی تھی۔ وہ تو بس ازہران کے پیچھے پڑے تھے دعا سوچوں میں گم بی جان کے

کمرے میں چلی گئی۔ #####

بلیک کا کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ بلیک سائیڈ پے رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔ معاذ اور اسکے

تین اور بندے تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے اور انکے سامنے ایک شخص خون میں لت

پت زمین پر پڑا تھا۔ اسکی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ معاذ اس آدمی تک آیا اور اسکے

سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اسکے بال مٹھی میں لے کر اسکا سر اٹھایا۔

"بتا کس کے لئے کام کرتا ہے تو؟" سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

Classic Urdu Material

"ہنہ تجھے کیا لگتا ہے کہ میں جواب دے دوں گا؟" دوسری طرف سے طنزیہ انداز میں ہنس کر کہا گیا اسکے منہ سے خون نکل رہا تھا چہرے پر نیل پڑے تھے لیکن آنکھوں میں ایک انوکھی سی چمک تھی۔

"جواب تو تجھے دینا ہو گا ورنہ" معاذ نے غصے سے کہہ کر ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارا تھپڑ کی آواز پورے کمرے میں گونجی کمرے میں گہری خاموشی چھائی تھی بلیک چپ بیٹھا سارا تماشا دیکھ رہا تھا۔

"ورنہ..... دھمکی سے نہیں ڈرتا میں سمجھے ایک مقصد کے تحت آیا تھا وہ پورا ہوا جلد تم سب کا نام و نشان نہیں ہو گا" چمک دار آنکھیں سب کی طرف اٹھیں۔

"موت سے تو ڈرے گا نہ تو؟" معاذ نے طنزیہ انداز میں کہا جیسے سامنے والا اب کچھ نہیں بول پائے گا پر اسنے زوردار قہقہہ لگایا۔

"تو مجھ جیسے شخص کو موت سے ڈرا رہا ہے؟ ہم جیسے لوگ سر پر کفن باندھ کر اپنے کام پر نکلتے ہیں" سراٹھا کر جواب دیا گیا

Classic Urdu Material

اچانک بلیک اپنی کرسی سے اٹھا اسکے ہاتھ میں پستول تھا وہ لمبے ڈگ بھرتا ان دونوں تک آیا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی تو نے بلیک کے ساتھ غداری کی؟" بلیک غرا کر بولا
"میں نے تجھ سے غداری نہیں کی بلکہ اپنا کام امانت داری سے کیا ہے" سامنے والا سراٹھا کر بولا

تو بلیک کو جانتا نہیں ہے مرنے کے بعد امانت داری نبھانا "بلیک نے غصے سے کہہ کر پستول اسکے ماتھے پر رکھا جیسے وہ ابھی اسے مار ڈالے گا۔

"تو نے ایسا کیوں کیا چاند" معاذ کو افسوس ہوا کیونکہ چاند اسکا دوست تھا۔
"کیونکہ ہمیں تم جیسے بے حس لوگوں سے ان معصوموں کو بچانا ہے" چاند نے اسے دیکھ کر کہا اور بلیک نے اس بات پر پستول سے اسکے چہرے پر وار کیا وہ درد کی شدت سے دوھرا ہونا لگا۔

Classic Urdu Material

"بچا لیا تو نے انھیں ہاں؟" بلیک نے اسے ٹھوکر مار کر کہا پھر پستول زور سے اس کے ماتھے پر رکھا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اس کی بند آنکھوں کے پیچھے بہت سی تصویریں چلنے لگیں اس کے اپنوں کی اس کے پیاروں کی جنہیں وہ شاید اب کبھی نہیں دیکھ پائے گا پھر اس نے ایک لمبی سانس کھینچ کر آنکھیں کھول دیں اور بلیک کو دیکھا جو موت کا فرشتہ بنے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ چاند نے سوچا اپنے ملک اور اس کی عزت کی حفاظت کے لئے تو کتنے شیر جوان قربان ہوئے ہیں ایک اس کا نام بھی ان میں شامل ہو جائے گا تو یہ اغزاز کی بات ہو گی اس کے لئے کہ وہ ایک نیک کام کرتے شہید ہوا ہے۔

بلیک نے پستول کے گھوڑے پر انگلی رکھی اور چاند نے آنکھیں بند کر لیں اس کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکان ٹھہر گئی تھی۔

#####

دعا فاطمہ آپا کے ساتھ کچن میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔ دن میں اس نے بی جان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا پھر بی جان کو آرام کرنے کا کہہ کر وہ خود بھی آرام کرنے اپنے کمرے میں چلی

Classic Urdu Material

گئی تھی سو کراٹھی تو نیچھے آگئی فاطمہ آپانے چائے بنائی دعا کچن میں بیٹھ کر پینے لگی فاطمہ آپا کو دیکھا جو رات کے کھانے کی تیاری کر رہیں تھیں

"خرم بھائی گھر پر ہی ہے آپا؟" دعا نے چائے کا سپ لے کر پوچھا

"نہیں وہ تو دن میں جب آئے تھے پھر تھوڑی دیر بعد ہی چلے گئے تھے" فاطمہ آپانے پلٹ کر جواب دیا تو دعا نے سر ہلادیا

"اپنا خیال رکھا کریں دعا باجی کتنی کمزور ہو گئیں ہیں آپ" فاطمہ آپا کی بات سن کر دعا مسکرا دی "بس بی جان ٹھیک ہو جائیں فاطمہ آپا پھر میں بھی ٹھیک ہو جاؤں گی" بات ختم کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی

فاطمہ آپا کچھ اور بھی کہنے والی تھیں پر دعا کو اٹھتے دیکھ کر خاموش ہو گئیں۔

"میں بی جان کو دیکھ لوں" اتنا کہہ کر وہ وہاں سے بی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اسنے آہستہ سے دروازہ کھولا تو بی جان بیٹھی ہوئیں تسبیح پڑھ رہیں تھیں

Classic Urdu Material

"آپ اٹھ گئیں بی جان طبیعت کیسی ہے آپکی" دعا انکے پاس آکر بیٹھی بی جان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا

"میں اب ٹھیک ہوں بیٹا پر تم کیوں کمزور لگ رہی ہو؟" بی جان نے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرا

"کچھ نہیں بی جان بس آپ بیمار تھیں نہ تو میں ڈر گئی تھی" دعا نے بی جان کے ہاتھ تھامے "بیٹا اپنے آپ کو بہادر بناؤ آج میں ہوں کل نہ ہوئی تو کیسے رہو گی تم"

"بی جان پلیز آپ ایسی باتیں نہ کیا کریں آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گیں" دعا نے جلدی سے انھیں ٹوکا تھا۔

"بیٹا میں بہت پریشان ہوں تمہارے لئے کیسے سمجھاؤں اب میں تمہیں" دعا نے سمجھی سے

بی جان کو دیکھنے لگی تھی جبکہ بی جان اسے بہت کچھ بتانا چاہتی تھیں مگر خاموش ہو گئیں۔ دعا

کچھ دیر بی جان کے پاس بیٹھی رہی پھر اٹھ کر کچن تک آئی تاکہ بی جان کے لیے کھانا لے

جائے دعا نے بھی بی جان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا ویسے تو وہ دیر سے کھانا کھاتی تھی

پر آج بی جان کے ساتھ جلدی ہی کھا لیا تھا کھانے کے بعد اس نے بی جان کو دوا دے کر آرام

Classic Urdu Material

کرنے کا کہا اور خود اپنے کمرے میں چلی آئی نماز عشاء کی تیاری کر کے اسنے نماز پڑھی پھر
بیڈ پر لیٹ گئی اور ازہر ان کے بارے میں سوچنے لگی آج دن میں جو ہوا تھا وہ بات اسکے
دماغ سے نکل نہیں رہی تھی دل تھا کہ اسے اور ہی خواب دیکھا رہا تھا

بہت سارا وقت گزر گیا وہ سوچ سوچ کر تھک چکی تھی۔ گہری سانس لے کر وہ بیڈ سے اٹھ
بیٹھی گھڑی کی طرف دیکھا تو نو بجنے والے تھے وہ بیڈ سے اٹھی سائیڈ پر رکھا دوپٹہ اٹھایا اور
کمرے سے باہر نکل گئی تاکہ بی جان کو دیکھ سکے کچن سے برتنوں کی آواز آرہی تھی دعا نے
کچن میں جہان کا فاطمہ آپا برتن دھورہیں تھیں اسے دیکھ کر بولیں

"کچھ چائے آپکو؟"

"نہیں فاطمہ آپا میں بس بی جان کو دیکھنے آئی تھی ذرا دیکھ آؤں انھیں" وہ بات ختم کرتی بی

جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

اسنے کمرے میں قدم رکھا تو بی جان سو رہیں تھیں وہ آہستہ سے انکے قریب گئی پر اسے کچھ

غیر معمولی لگا اسنے بی جان کے ہاتھ کو چھوا وہ بالکل ٹھنڈی ہو رہی تھیں

"بی جان" دعا نے انھیں پکارا

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"بی جان آنکھیں کھولیں" اسنے پھر پکار اپری بی جان نے کوئی جواب نہ دیا دعا کا دل بند ہونے لگا اسنے بی جان کا چہرہ ہاتھوں میں لیا پر انکے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی دعا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کچھ دیر پہلے تو بی جان ٹھیک تھیں اور اب اچانک نہ جانے کیا ہو گیا تھا۔

"اللہ جی بی جان کو کیا ہو گیا؟" دعا بیڈ کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گئی اور رونے لگی اسکی آواز سن کے فاطمہ آپا جلدی سے کمرے میں آئیں "کیا ہوا بی جان کو؟"

"فاطمہ آپا برکت بابا سے کہیں گاڑی نکالیں" فاطمہ آپا سے کہہ کر وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی موبائل اٹھایا اور ازہران کو کال ملائی اس مصیبت کی گھڑی میں اسے ازہران کے علاوہ کوئی نظر نہیں آیا تھا

فون کر کے اسنے ازہران کو روتے ہوئے ساری بات بتائی ازہران نے اسے حوصلہ دیا اور کہا کہ وہ جلد پہنچ رہا ہے دعا نے اسے ہسپتال کا نام بتایا پھر فون بند کر کے وہ نیچے کی طرف بھاگی وہ اور فاطمہ آپا مل کر بی جان کو کسی طرح کا رتک لائیں دعا جلدی سے بیک سیٹ پر بیٹھی اور بی جان کا سر اپنی گود میں رکھا فاطمہ آپا کو دیکھ کر جلدی سے بولی "اگر خرم بھائی کی کال آئے تو انھیں بتا دیجئے گا"

Classic Urdu Material

"جلدی چلیں بابا" کار کادر وازہ بند کر کے وہ بولی دعا کے کہنے پر برکت بابا نے جلدی سے کار آگے بڑھادی دعا کی اپنی حالت خراب ہو رہی تھی ہاتھ، پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔ دھڑکنیں ساکن ہو گئیں وہ بی جان کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

نجانے کتنا وقت گزر اکار ہسپتال کے سامنے رکی پھر کیا ہوتا رہا اسے ایسا لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہو۔ بی جان کو ہسپتال کے اندر لے جایا گیا دعا پیچھے چل رہی تھی بی جان کو آئی سی یو کے اندر لے گئے۔ دعا باہر اکیلی کھڑی رہ گئی تھی۔

کوریدور میں بالکل خاموشی چھائی تھی وہ چلتی ہوئی بیچ پر بیٹھی اسکی ٹانگوں میں جان نہیں رہی کہ وہ مزید کھڑی رہ سکتی وہ خاموشی سے آنسو بہائے جارہی تھی کہ اچانک اسکے سامنے آکر کوئی کھڑا ہوا وہ پہچان گئی تھی کہ آنے والا ازہران علی خان تھا اسکا دوست، اسکا ہمدرد، اسکا محسن کیا کچھ نہیں تھا وہ دعا کے لئے

ازہران اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا دعا نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

Classic Urdu Material

"ازہران" اسکی آنکھوں سے آنسو اور تیزی سے بہنے لگے ازہران نے اسکے ہاتھ تھام لیے

"دعا سنبھالو خود کو بی جان کو کچھ نہیں ہوگا" ازہران نے نرمی سے اسے دیکھ کر کہا
"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مم... میں بی جان کو کھونا نہیں چاہتی" وہ ازہران کے ہاتھوں پر
چہرہ ٹکا کر رونے لگی اسے روتے دیکھ ازہران کے دل کو کچھ ہونے لگا اسے سمجھ نہیں آرہی
تھی کہ وہ کیسے دعا کو تسلی دے

"دعا میری بات سنو رونے سے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوگا تم دعا کرو بی جان کے لئے"

ازہران کی بھاری آواز پر دعا نے سراٹھا کر اسے دیکھا
"چلو جلدی سے آنسو صاف کرو" دعا سے دیکھتی رہی پھر خاموشی سے آنسو پونچھ لئے پھر
بالوں کی لٹیں چہرے سے پیچھے کر کے دوپٹہ ٹھیک کیا۔

"بی جان ٹھیک تو ہو جائیں گی نہ؟" دعا نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا
ازہران نے اسکی طرف دیکھا رونے کی وجہ سے دعا کی ناک اور آنکھیں لال ہو رہی
تھیں۔

Classic Urdu Material

"تم اللہ کی ذات سے دعا مانگو انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا" ازہران نے اسے دیکھ کر بات پوری کی اور اٹھ کھڑا ہوا آئی سی یو کا دروازہ کھول کر ڈاکٹر باہر آیا دونوں جلدی سے انکی طرف بڑھے "کیسی ہیں بی جان؟" دعا نے جلدی سے پوچھا

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے، آپ میرے ساتھ چلیں" ڈاکٹر دعا کو جواب دے کر ازہران کی طرف دیکھ کر بولا

"تم بیٹھو میں آتا ہوں اور رونا مت" اسکو دیکھ کر کہتا وہ ڈاکٹر کے پیچھے چلا گیا

دعا واپس بیچ پر بیٹھ گئی کچھ دیر بعد ازہران واپس لوٹا دعا اٹھ کھڑی ہوئی

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟"

دعا کے پوچھنے پر وہ نظریں چرا گیا تو دعا نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ

کہتی آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور نرس باہر نکلی

"دعا آپ ہیں؟ نرس نے پوچھا

"جی" وہ جلدی سے بولی

Classic Urdu Material

"آپ اندر آکر مل لیں ماں جی سے انھیں ہوش آیا ہے وہ آپکو پکار رہی ہیں وقت زیادہ نہیں ہیں انکے پاس"

نرس کی بات پر دعا لڑ کھڑائی پر ازہران نے اسے سنبھال لیا "جلدی چلیں پلینز" نرس دوبارہ بولی تو ازہران اسے تھام کر اندر لے آیا

دعا کی نظر بیڈ پر مشینوں میں جکڑی بی جان پر پڑی تو اسکا دل ڈوب گیا ٹانگیں کانپنے لگیں اگر ازہران نے اسے پکڑا ہوا نہ ہوتا تو وہ نیچے گر جاتی دعا نے خود کو ازہران سے چھوڑا اور بی جان کی طرف بڑھی

"بی جان آنکھیں کھولیں پلینز" وہ روتے ہوئے بولی ازہران اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ دعا کے پکارنے پر بی جان نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"دعا بچے" اتنا کہہ کر انہوں نے لمبی سانس بھری جیسی وہ اتنا بولنے پر ہی تھک گئیں ہوں۔ دعا نے بی جان کا ہاتھ تھاما اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے بی جان اسے ہی دیکھ رہیں تھیں

"بہادر بنو بیٹا" انہوں نے آہستہ آواز میں کہا

Classic Urdu Material

"آپ ٹھیک ہو جائیں بی جان پلیر" وہ روتی ہوئی بولی تو بی جان کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے ازہران نے آگے بڑھ کر دعا کو کندھوں سے تھام بی جان نے دونوں کو ایک ساتھ دیکھا تو انکی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ازہران بیٹا مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے" بی جان نے اکھڑی سانسوں کے بیچ کہا ازہران دعا کو باہر لے گیا دعابس روئے

جاری تھی۔ ازہران اسے باہر بیٹھا کر اندر آیا دعا کی نظریں دروازے پر جم گئیں تھیں

وہ سوچنے لگی بی جان کو ازہران سے کیا بات کرنی ہوگی کچھ دیر بعد آئی سی یو کا دروازہ کھول

کر ازہران باہر نکلا ایک نظر دعا پر ڈالی "بی جان تمہیں بولارہی ہیں" اتنا کہہ کر وہ موبائل

پر نمبر ملاتا وہاں سے باہر کی جانب چلا گیا اور دعا خیالوں میں گم بی جان کے پاس آئی ابھی وہ

کچھ بہتر لگ رہیں تھیں۔ دعا بیڈ کے قریب کھڑی ہو گئی بی جان نے اسے دیکھا

"دعا بیٹا آپ سے ضروری بات کرنی ہیں"

دعا نے بی جان کا ہاتھ پکڑا جو برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا دعا کا دل کانپنے لگا کہ کیا بات

ہوگی "جی بی جان" اس نے بی جان کا ہاتھ لبوں سے لگایا

Classic Urdu Material

"میں نے تمہارے لئے ایک فیصلہ لیا ہے بیٹا" بی جان کے کہنے پر دعا جلدی سے بولی

"آپ میری ماں ہیں بی جان آپ کی کہی کسی بھی بات پر نہ کرنے کا سوال ہی نہیں ہے" دعا

پیارے انھیں دیکھتی رہی یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں نمی ٹہر گئی

"میری پیاری بیٹی روتے نہیں ہیں" بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

اچانک ازہران اندر داخل ہوا دعا کی نظریں اسکی طرف اٹھیں ازہران نے بھی ایک نظر

اس پر ڈالی اس کے ہاتھ میں ایک شاپر پکڑا تھا اور جیسے ہی ازہران سامنے سے ہٹا مولوی

صاحب اندر آئے دعا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ ازہران بی جان کے پاس آیا اور شاپر انھیں

دیبا بی جان کے چہرے پر مسکان ٹہر گئی جبکہ انکی رنگت زرد ہو رہی تھی بی جان نے دعا کو

اشارہ کیا اور شاپر دے کر بولیں "اس میں سے دوپٹہ نکال کر اوڑھ لو بیٹا" دعا نے ایسا ہی کیا

وہ سمجھ گئی تھی کہ یہاں کیا ہونے والا تھا۔

"ازہران سے تمہارا نکاح ہو رہا ہے" بی جان کی آواز میں خوشی تھی جبکہ دعا بت بن گئی

"ازہران سے نکاح" اس کے دماغ میں یہی بات گونج رہی تھی ازہران نے ایک گہری نظر

اس پر ڈالی پھر مولوی صاحب کو دیکھا جن کے لئے کرسی منگوا دی گئی تھی جس پر وہ بیٹھ

Classic Urdu Material

چکے تھے۔ دو ڈاکٹر زاور تین نرسیں بھی وہاں کھڑی تھیں انکے لئے یہ نئی بات تھی کہ آئی سے یو میں نکاح ہو رہا تھا ڈاکٹر نے اجازت دے دی تھی کیونکہ بی جان کی حالت ٹھیک نہیں تھی اور یہ انکی خواہش تھی کہ مرنے سے پہلے دعا کو کسی کے مضبوط ہاتھوں میں سونپ کر جائیں۔

دعا بالکل خاموش کھڑی تھی لال خوبصورت سادو پیٹھ اس نے اوڑھ لیا تھا پھر کیا کیا ہوتا رہا اسے کچھ پتہ نہ چلا ہوش تو تب آیا جب بی جان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور دعا نے سامنے دیکھا تو ازہران مولوی صاحب سے گلے مل رہا تھا "مبارک ہو" ڈاکٹر نے بھی ازہران سے ہاتھ ملا کر مبارک دی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
دعا نے بی جان کو دیکھا انکی آنکھیں چمک رہیں تھیں اسکا ہاتھ پکڑے بولیں

"نکاح مبارک ہو میری جان" بی جان کی بات پر دعا کا دل دھڑک اٹھا۔ اسکا نکاح ہو چکا تھا؟ وہ بھی ازہران علی خان سے وہی ازہران علی خان جو اسکے دل میں رہتا تھا اسے دعا کا بنادیا گیا تھا پر ایسے موڑ پر جہاں اسکی بی جان زندگی اور موت کے بیچ تھیں دعا نے ازہران

Classic Urdu Material

کو دیکھا جسکی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی اچانک ازہران کی نظریں اسکی اٹھیں دعا نے جلدی سے سر جھکا لیا پھر بی جان کو دیکھنے لگی انکی آنکھیں بند تھیں نرس اسکے پاس آئی "آپ اب باہر چلی جائیں تاکہ ماں جی آرام کر لیں" اسکے کہنے پر دعا نے اپنا ہاتھ آہستہ سے بی جان کے ہاتھ سے نکالا پھر نیچے جھک کر بی جان کی پیشانی چومی اور باہر نکل گئی ازہران سامنے ہی کھڑا تھا دعا نے اسے دیکھا پھر جھک کر نظریں جھکالیں اور خاموشی سے بیچ پر بیٹھ گئی۔

ازہران اسے ہی دیکھ رہا تھا لال دوپٹہ میں اسکا گلابی چہرہ بے حد پیارا لگ رہا تھا ازہران کو اس پل وہ اپنے وجود کا حصہ لگی ہمیشہ سے بڑھ کر اپنے دل کے قریب محسوس ہوئی آج سے وہ ازہران علی خان کی تھی ہمیشہ کے لئے۔ ازہران چلتا ہوا اس تک آیا "چائے پیوؤ گی سنو وائٹ" ازہران نے نارمل انداز میں بات کی تاکہ دعا کو جھک محسوس نہ ہو

"نہیں" سر جھکائے وہ دھیمی آواز میں بولی

Classic Urdu Material

"میں لے کر آتا ہوں پی لینا" وہ کہہ کر چلا گیا دعا نے اسکی پشت کو دیکھا یہ شخص ہمیشہ سے اسکے ساتھ رہا تھا ہر پریشانی، ہر مشکل میں اور اللہ تعالیٰ نے ازہران کو ہمیشہ کے لئے اسکے نصیب میں لکھ دیا تھا اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

ازہران چائے لے کر آیا تو دونوں نے چائے پی ٹھنڈے کوریڈور میں دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ رات کے اس پہر وہاں مکمل سکوت چھایا تھا دعا کے ہاتھ، پاؤں سرد ہو رہے تھے وہ دل ہی دل میں بی جان کے لئے دعائیں کرتی رہی پھر بیٹھے بیٹھے ہی اسکی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ ازہران نے دعا کو دیکھا جو شاید سو گئی تھی۔ اسکا سر ایک طرف ہوا تھا وہ آہستہ سے

دعا کے قریب ہوا اور ہاتھ بڑھا کر آرام سے اسکا سر اپنے کندھے پر رکھتا کہ وہ آرام سے سو سکے جب سے ہسپتال آئی تھی بس روتی ہی رہی ازہران نے اس معصوم لڑکی کو دیکھا جو سوتے ہوئے کتنی پرسکون لگ رہی تھی دعا کے بال چہرے پر آ رہے تھے ازہران نے آہستہ سے اسکے بال پیچھے کیئے اور سر پر اسکا دوپٹہ ٹھیک کیا۔ ازہران نے ایک نظر گھڑی پر

ڈالی جہاں رات کے تین بج رہے تھے بی جان کو ابھی بھی آئی سی یو میں رکھا گیا تھا انکی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ ازہران بہت کچھ سوچ رہا تھا نجانے کتنا وقت گزرا کہ آئی سی یو کا

Classic Urdu Material

دروازہ کھول کر نرس باہر نکلی اور ڈاکٹر کو بلا کر اندر لے گئی اچانک ہی افراتفری مچی تھی دعا کی آنکھ کھل گئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی ڈاکٹر باہر آیا تو وہ دونوں جلدی سے اسکی طرف بڑھے

"بی جان ٹھیک ہیں؟" ازہران نے پوچھا جبکہ دعا کچھ بول ہی نہ پائی اسے جیسے پتا چل چکا تھا کہ ڈاکٹر کیا کہنے والا ہے۔

"آئی ایم سوری مسٹر ازہران" اسکا کندھا تھپک کر ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔ ازہران نے دعا کی طرف دیکھا جو بت بنی کھڑی تھی اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا دعا ٹھکرائی اور ازہران نے جلدی سے بازو آگے بڑھا کر اسے تھام لیا "دعا" ازہران نے اسے پکارا پر وہ بیہوش ہو چکی تھی۔ #####

شاہ میر اور عدیل پولیس اسٹیشن میں بیٹھے بے حد پریشان لگ رہے تھے

"رابطہ ہوا اس سے؟" عدیل نے پریشانی سے پوچھا

Classic Urdu Material

"نہیں بہت کوشش کی پر رابطہ نہیں ہو سکا" شاہ میر نے پیشانی مسل کر کہا

"ازہران سے بات نہیں ہوئی اسکی؟"

"دو دن پہلے ہی بات ہوئی تھی اسکی ازہران سے، اسنے ضروری معلومات دی تھی پر اب

اس سے رابطہ نہیں ہو رہا" شاہ میر نے جواب دیا پھر بولا "ازہران ہے کہا؟"

"بی جان کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔ ازہران وہیں ہے کل فون پر اسنے اتنا ہی بتایا تھا" عدیل

جواب دے کر اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ بہت برا ہوا اللہ دعا کو صبر دے" شاہ میر کو افسوس ہوا تھا۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ

ازہران دعا کو پسند کرتا ہے پر انھیں ازہران اور دعا کے نکاح کا معلوم نہیں تھا۔

support@classicurdu material.com

"مشکل وقت ہے انکے لیے" شاہ میر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تاکہ وہ دعا کے گھر افسوس کے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لئے جاسکے پر تبھی دروازہ کھول کر حولد ار اندر داخل ہوا۔

"سر ہمیں اطلاع ملی ہے کہ قریب کے علاقے میں ایک ڈیڈ باڈی ملی ہے"

Classic Urdu Material

"او کے جلدی چلو وہاں" شاہ میر جلدی سے باہر نکلا عدیل بھی اسکے ساتھ تھا وہ لوگ دو گاڑیوں میں اس جگہ تک پہنچے پولیس نے لوگوں کو پیچھے ہٹا کر اس جگہ کو گھیر لیا شاہ میر اور عدیل گاڑی سے باہر نکلے اور آگے بڑھنے لگے شاہ میر آگے چل رہا تھا جب اسکی نظر ڈیڈ باڈی پر پڑی تو اسکے قدم تھم گئے عدیل بھی ایک دم سے رکا تھا دونوں بالکل بت بن گئے۔ عدیل بھاگ کر آگے بڑھا اور زمین پر پڑے شخص کے پاس بیٹھ گیا اسکا سر اپنی گود میں رکھا اور رونے لگا اسکی سامنے پڑے وجود میں جان نہیں تھی اور وہ وجود کوئی اور نہیں ان سب کا یار تھا شاہ میر بھی اسکے پاس بیٹھ گیا۔

"یہ کیا ہو گیا شاہ؟" عدیل روتے ہوئے بولا

شاہ میر کی آنکھیں لال ہونے لگیں اسنے عدیل کو اپنے ساتھ لگا لیا دونوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہاں کھڑے پولیس والی حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

"میرے یار، میرے عمر کو کیا ہو گیا شاہ؟ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا" عدیل، شاہ میر سے الگ ہوا اور عمر کا چہرہ ہاتھوں میں لیا کر اسے پکارنے لگا "اٹھ جا میرے یار.... اٹھ عمر تو ایسا کیسے کر سکتا ہے یار" وہ روتے ہوئے فریاد کرنے لگا پر وہاں کس نے سننا تھا وہ تو موت کی نیند سو

Classic Urdu Material

چکا تھا شاہ میر نے عدیل کو کھینچ کر پیچھے کیا اور حولد ار کی طرف پلٹا "باڈی کو گاڑی میں ڈالو" ضبط سے کہتا وہ عدیل کو لے کر گاڑی کی طرف بڑھا اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

#####

جہانگیر ولا بالکل ویران ہو رہا تھا کچھ دیر پہلے ہی بی جان کا جنازہ نکلا تھا یہ وقت دعا کے لئے قیامت سے کم نہیں تھا وہ جب ہوش میں آئی تو اسکی دنیا ویران ہو چکی تھی اسکی پیاری بی جان اسے ہمیشہ کے لئے اکیلا چھوڑ گئیں تھیں وہ بہت روئی تھی کہ اسکے آنسو سوکھ گئے تھے۔

بی جان کو جب ہسپتال سے گھر لایا گیا تو ازہر ان نے دعا کو سنبھال لے رکھا تھا یہ خبر سن کر آس پڑوس والے جہانگیر ولا افسوس کرنے آنے لگے سارا کام ازہر ان نے بیٹا بن کر سنبھالا تھا فاطمہ آپا کو دعا کا خیال رکھنے کا کہا دعا کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی خرم قریشی جنازے سے کچھ دیر پہلے پہنچا تھا دو بجے کے قریب بی جان کا جنازہ اٹھا تو دعا کا دل بند ہونے لگا فاطمہ آپا نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا تھا جنازہ کرنے کے بعد ازہر ان واپس آیا تاکہ دعا کو دیکھ سکے وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا پر اسے دعا کو سمجھانا تھا

Classic Urdu Material

سب لوگ وہاں سے جا چکے تھے گھر بالکل سنسان ہو گیا تھا ازہران صوفے پر بیٹھا فاطمہ آپا کو کچن سے نکلتے دیکھ کر بولا "فاطمہ آپا، دعا کیسی ہے؟"

"نیند کی گولی دی تھی انھیں ازہران بھائی سو رہے ہیں وہ" فاطمہ آپا نے رک کر جواب دیا تو ازہران اٹھ کھڑا ہوا

"میں دیکھ لوں ذرا دعا کو" وہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا اسنے فاطمہ آپا کو اپنے اور دعا کے نکاح کے بارے میں بتا دیا تھا اسلئے فاطمہ آپا مطمئن ہو کر کچن کی طرف چلی گئیں۔

ازہران نے کمرے میں قدم رکھا کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا دعا سو رہی تھی لال دوپٹہ سائیڈ پر رکھا تھا اسکے بال تکیوں پر بکھرے تھے چہرہ مرجھایا ہوا تھا ازہران اسے دیکھنے لگا اچانک دعا نے سسکی بھری تو ازہران آہستہ سے بیڈ پر دعا کے قریب بیٹھ گیا ہاتھ بڑھا کر اسکے بال پیچھے کیے پھر جھک کر اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی پھر اسکے اوپر سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

Classic Urdu Material

نیچے آیا تو فاطمہ آپا کھانا لگا رہیں تھیں۔

"ازہران بھائی کھانا کھالیں آپ صبح سے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں"

"نہیں فاطمہ آپا میں اب جاؤں گا آپ دعا کا خیال رکھیں اور یہ رہا میرا نمبر کوئی بات ہو تو مجھے کال کر لیجئے گا" ازہران نے اپنا نمبر انکی طرف بڑھایا اور جانے لگا پھر کچھ یاد آنے پر

پلٹا

"خرم قریشی کہا ہیں؟"

"پتا نہیں... جنازے کے بعد گھر نہیں آئے" فاطمہ آپا کہا پھر اپنا کام کرنے لگیں ازہران

نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلادیا

"چلتا ہوں دعا کا خیال رکھیے گا" اتنا کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کارڈ رائیو کر رہا تھا اسے یاد آیا کہ اسکا موبائل بند پڑا تھا اسنے پاکٹ سے موبائل نکالا

Classic Urdu Material

اور جلدی سے موبائل چارج پر لگایا کل اسنے عدیل سے بات کی تھی اب وہ شاہ کو کال کرنا چاہتا تھا۔ اسکا موبائل آن ہوا تو اسنے موبائل کو چیک کیا جہاں شاہ اور عدیل کی کالز آئیں تھیں ابھی وہ شاہ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ شاہ کی کال آگئی اسنے کال اٹھائی

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی وہ فون کان سے لگائے دوسری طرف سے آتیں ہوئی آوازیں سن رہا تھا ویسا ہی شور جیسا وہ دعا کے گھر سے سن کر آیا تھا۔

"ہیلو شاہ" اسنے شاہ کو پکارا

"ازہران" شاہ میرا تنا کہہ کر چپ ہوا

"شاہ کیا ہوا بتاؤ مجھے" ازہران نے بے تابی سے پوچھا

"ہمارا یار عمر اب اس دنیا میں نہیں ہے ازہران" شاہ میر کی نم آواز نے ازہران کا دل

مدھم کر دیا تھا اسنے کار کو بریک لگائی

"یہ... یہ کیا کہہ رہے ہو شاہ" اسے یقین نہیں آ رہا تھا بھلا عمر ایسے کیسے چھوڑ گیا انھیں

Classic Urdu Material

"یہی سچ ہے میرے یار ہم عمر کے گھر میں ہیں تم بھی آ جاؤں یہاں جلد ہی جنازے کا وقت ہونے والا ہے" شاہ نے بات ختم کر کے کال کاٹ دی

ازہران نے ضبط کے مارے اپنا ہاتھ زور سے اسٹیرنگ ویل پر مارا پھر اس پر سر رکھ کر اس دکھ کو برداشت کرنے کی ہمت جما کرنے لگا جب اس نے سر اٹھایا تو اسکی آنکھیں ضبط کی انتہا پر تھیں اس نے لمبی سانس کھینچ کر کار اسٹارٹ کی اور عمر کے گھر جانے والے راستے پر ڈال دی۔

جس وقت وہ عمر کے گھر پہنچا وہاں کوہرام مچا ہوا تھا جو ان موت پر ایک دنیا وہاں موجود تھی ازہران، شاہ اور عدیل کی طرف آیا جو ایک سائیڈ پر کھڑے تھے وہ دونوں سے گلے لگا عدیل رو رہا تھا اسکی اور شاہ کی آنکھیں بھی نم ہو رہیں تھیں۔

ازہران نے عمر کو دیکھا تو درد کی شدت سے اسکا دل پھٹنے لگا وہ اپنے دوست کو ایسے کہہ دیکھ سکتا تھا وہ ہنسنے، شرارتیں کرنے والا عمر بالکل خاموش پڑا تھا مگر اس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکان تھی ایک انوکھی چمک تھی ازہران کی آنکھ سے چپکے سے ایک آنسو نکلا کچھ دیر

Classic Urdu Material

بعد عمر کا جنازہ اٹھا ہر طرف رونا، شور مچا تھا اور وہ دوست اپنے یار کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے جا رہے تھے جہاں سے وہ کبھی واپس نہیں آگا

ایک دن میں اسنے دو جنازے پڑھے تھے اور دونوں ہی اسکے بہت عزیز تھے۔ وہ لوگ کار میں بیٹھے گھر جا رہے تھے عمر کا جنازہ ہو چکا تھا تینوں خاموش بیٹھے تھے شاہ کار ڈرائیو کر رہا تھا ازہران اسکے ساتھ بیٹھا تھا اور عدیل پیچھے۔

"کچھ پتا چلا کس نے کیا یہ سب؟" ازہران نے سوال کیا

"تمہیں پتا تو ہے کہ کس نے کیا ہے سب" شاہ نے جواب دیا

"ہاں.... اب جلد کوئی اسٹیپ لینا ہے" ازہران کے ماتھے پر سوچ کی لکیریں تھیں۔

"بالکل ازہران اب اور کوئی موقع نہیں دینا انھیں" عدیل غصے سے بولا

پھر تینوں خاموش ہو گئے کار ازہران کے گھر کے سامنے رکی شام کے سائے ہر طرف پھیل چکے تھے۔ وہ چلتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئے وہ تھکے ہارے ہوئے صوفوں پر بیٹھے تھے۔

Classic Urdu Material

"آخری بار تمہاری عمر سے بات ہوئی تھی کچھ معلومات دی اسنے" شاہ نے ازہران سے پوچھا جو آنکھیں بند کیئے صوفے پر نیم دراز تھا "ہاں بس جلد ہم نے وہ کام سرانجام دینا ہے تم لوگ تیار رہنا" اسنے آنکھیں کھول کر شاہ اور عدیل کو دیکھا

"ہماری اس لڑائی میں ہمارا دوست بچھڑ گیا ہے ہم سے وہ تو شہید ہوا پر ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گا پر جس کام کو کرتے ہوئے اسکی جان گئی اب ہمیں اسے انجام تک پہنچانا ہوگا" ازہران نے عزم لہجے میں کہا

"انشاء اللہ" شاہ اور عدیل نے ایک ساتھ کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ازہران علی خان اپنے گاؤں کا سردار تھا اور اپنی دادو کے ساتھ رہتا تھا۔ اسکی طبیعت سرداروں والی نہیں تھی وہ شوخ سا لڑکا تھا شاہ میر اسکا خالہ زاد بھائی اور بہت اچھا دوست تھا پڑھائی مکمل کرنے کے بعد شاہ نے پولیس فورس جوائن کر لی جبکہ ازہران نے خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی جوائن کی پھر وہ اسلام آباد چلا آیا وہیں اسکی ملاقات عمر اور عدیل سے

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ہوئی تھی وہ دونوں اسکے ساتھ ہی کام کرتے تھے اسکے آئی ایس آئی میں جانے کی بات شاہ میر کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں تھی۔ اسلام آباد میں یونیورسٹیوں سے لڑکیوں کے غائب ہونے کے واقعات ہونے لگے تب اسے آغا رضا کاظمی نے بلایا تھا اس سے پہلے بھی وہ ایسے کیسز کامیابی سے ہینڈل کر چکا تھا آغا رضا کاظمی نے یہ کیس ازہران کو دیا تھا اور عمر، عدیل بھی اسکے اس کیس پر کام کر رہے تھے

وہ تینوں یونیورسٹی کے اندر رہ کر سب پر نظر رکھے ہوئے تھے پھر انھیں دنوں ہیومن اسمگلنگ کا کام زیادہ ہونے لگا تو شاہ میر کا ٹرانسفر یہاں کر دیا گیا تب بلیک گینگ کا نام اس کام میں سامنے آیا تو چاروں مل کر کام کرنے لگے عمر کسی طرح سے بلیک گینگ میں چاند بن کر شامل ہوا دوسری طرف ازہران نے اپنا کام شروع کیا تھا یونیورسٹی کی کینیٹین میں کام کرنے والے آدمی لڑکیوں کے اغوا میں شامل تھے جنہیں ازہران پکڑ چکا تھا پر یہ لوگ صرف چھوٹے سے مہرے تھے انکے پیچھے کوئی اور بیٹھا تھا جو یہ سب کروا رہا تھا عمر نے سارے ثبوت جما کر لئے تھے پر اسے دینے کا موقع نہ مل سکا پر جن لڑکیوں اور بچوں کو

Classic Urdu Material

اسمگل کیا جانے والا تھا انکی معلومات وہ دے چکا تھا اب انھیں آگے کا کام کرنا تھا۔

#####

ساری رات ازہران بے چین رہا تھا صبح وہ اٹھا اور گاڑی لے کر گھر سے نکل پڑا وہ جہانگیر
ولا پہنچا کارپورچ میں پارک کی اور اندر چلا آیا سامنے کوئی نظر نہیں آ رہا تھا وہ آگے بڑھا کچن
سے آواز آرہی تھی۔

"فاطمہ آپا" اسنے پکارا فاطمہ آپا کچن سے باہر نکلیں "سلام ازہران بھائی"

ازہران نے سلام کا جواب دیا اور دعا کا پوچھا

"وہ صبح سے بی جان کے کمرے میں بیٹھیں ہیں کچھ کھایا بھی نہیں آپ ہی کہیں ان سے"

"میں دیکھتا ہوں اسے" وہ کہہ کر بی جان کے کمرے کی طرف آیا دروازہ کھولا تو دعابی جان

کے بیڈ پر بیٹھی آنسو بہانے میں مصروف تھی ازہران چلتا ہوا بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھ گیا دعا

نے سراٹھا کر اسے دیکھا "تم نے کچھ کھایا کیوں نہیں؟" ازہران نے اسکے چہرے پر

نظریں جما کر پوچھا دعا نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "کیا آپ کو نہیں

پتا؟" ازہران نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے پھر اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا "مرنے

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا سنو وائٹ "اتنا کہہ کر وہ کچھ دیر رکا" عمر میرا دوست وہ بھی کل ہمیں چھوڑ کر چلا گیا پر دیکھو میں آج تمہارے سامنے بیٹھا ہوں ہم کسی کے چلے جانے سے جینا نہیں چھوڑ سکتے وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے بس رونے کے بجائے تم دعا مانگو انکے لئے ٹھیک ہے نہ؟ "ازہران اسے سمجھاتا رہا اور دعا سے دیکھتی رہی ازہران کی آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو رہیں تھیں ازہران نے خود کو سنبھالا پھر ہاتھ بڑھا کر دعا کے بال کان کے پیچھے کیے اور بولا "کچھ کھالینا اوکے مجھے ضروری کام کے لئے جانا ہے تم سے پھر ملنے آؤں گا" وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا "اللسحافظ" دعا نے دھیمی آواز میں کہا "اپنا خیال رکھنا" وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔#####ازہران ڈی آئی جی کے آفس میں بیٹھا تھا "سر آپکی سپورٹ چاہئے باقی کام ہم کر لیں گے" ازہران نے انھیں دیکھ کر کہا "میرا فل سپورٹ آپکے ساتھ ہے آپکو جو کرنا ہے کریں" آغا رضا کاظمی نے اس بہادر نوجوان کو دیکھ کر کہا "بہت شکریہ سر" "عمر کی موت کا بہت افسوس ہے نوجوان پر فخر بھی ہے کہ وہ نیک کام کرتے ہوئے شہید ہوا ہے" بالکل سر وہ ایک بہادر نوجوان تھا ہم سب کو فخر ہے اس پر "آغا رضا کاظمی کی بات پر ازہران نے جواب دیا پھر اٹھ کھڑا ہوا "اجازت دیں سر" وہ سر سے ہاتھ ملا کر باہر نکل گیا۔#####دعا اپنے کمرے میں

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

تھی ابھی رات کے دس بجے کا وقت تھا وہ کھلی کھڑکی میں کھڑی آسمان کو دیکھ رہی تھی پھر سوچنے لگی بی جان اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلیں گئیں تھیں پر جاتے ہوئے بھی وہ اسے از ہران جیسا ہمسفر دے گئیں تھیں از ہران کے سمجھانے پر اسنے کھانا بھی کھایا اور نماز پڑھ کر بی جان کے لئے دعا کی تھی اسنے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جنہیں از ہران کئی بار تھام چکا تھا وہ چلتی ہوئی آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی وہ اپنے خیالوں میں گم تھی کہ کمرے کے باہر قدموں کی چاپ سنائی دی دعا جلدی میں بیڈ سے اتری اچانک دروازہ کھلا اور دعا ٹہر سی گی۔

#####

دل کی دھڑکن بن گئے از پری وش...

دروازہ کھول کر خرم قریشی کمرے میں داخل ہوا وہ دعا کی طرف بڑھا دعا کو حیرت ہوئی کہ آج سے پہلے وہ کبھی اسکے کمرے میں نہیں آئے تھے اور اب یوں اچانک وہ بھی رات کے اس وقت اسے خطرہ محسوس ہونے لگا۔

کیا ہوا خرم بھائی؟" دعا نے اسے دیکھ کر پوچھا

"ایک کام ہے تم سے چلو میرے ساتھ" خرم نے اسے دیکھ کر کہا پھر باہر نکلنے لگا۔

دعا نے گھڑی دیکھی گیارہ بجے سے اُپر ہو رہے

تھے اس وقت انھیں دعا سے کیا کام ہے وہ جانا نہیں چاہتی تھی پر پھر کچھ سوچ کر چل پڑی کہ شاید کوئی ضروری بات ہو وہ خرم بھائی کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگی۔ خرم قریشی نے میز پر رکھے پیپر کی طرف اشارہ کیا "انہیں سائن کر دو جلدی سے" سرد لہجے میں کہا گیا دعا نے ایک نظر خرم بھائی پر ڈالی پھر پیپر ز کو دیکھا ان میں کیا تھا بھلا؟ خرم بھائی کو دعا کے سائن کیوں چاہئے تھے جبکہ سارا بزنس، سب کچھ تو خرم قریشی کے کنٹرول میں تھا۔ پھر کیوں؟

"پر یہ کیسے پیپر ز ہیں؟" دعا نے پیپر ز کھول کر دیکھتے ہوئے سوال کیا پر اسے جواب کی ضرورت نہ پڑی پیپر ز کھولتے ہی اسے جواب مل گیا تھا وہ پر اپرٹی کے پیپر ز تھے دعا کو ساری بات سمجھ آ گئی اسنے تو کبھی اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا کہ یہ ساری پر اپرٹی اسکے پاپا کی تھی جو پاپا اور منا ہل آپنی کی ڈیبتھ کے بعد اب دعا کی تھی پر خرم قریشی اسے اپنے نام کروانا چاہ رہا تھا۔ اسکے اندر ایک دم سے غصے نے سراٹھایا اسنے پیپر ز زمین پر پھینک دیئے کیا خرم قریشی، دعا کو اکیلا سمجھ کر یہ سب کر رہا ہے پہلے اسکے ساتھ بی جان تھیں وہ کمزور سہی

Classic Urdu Material

پردعا کے لئے گھنے سائے کی مانند تھیں انکے ہوتے ہوئے دعا کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا گیا پر اب بی جان کے جاتے ہی دعا کے ساتھ یہ سب ہونے لگا ابھی تو بی جان کو گئے ایک دن ہوا تھا پر خرم قریشی سے انتظار نہ ہوا شاید اسی وجہ سے بی جان جانے سے پہلے اسے ازہران علی خان کو سونپ گئیں تھیں۔

"میں کیوں سائن کروں یہ پیپر ز خرم بھائی" دعا نے اسے دیکھ کر کہا وہ اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں سمجھی" خرم نے شرافت کا نقاب اتار پھینکا اور دھاڑ کر جواب دیا دعا نے حیرت سے اسے دیکھا یہ کونسا روپ تھا خرم بھائی کا جس سے وہ واقف نہ تھی۔

"آ۔آ۔ آپ کو اچانک کیا ہو گیا ہے خرم بھائی" وہ ڈرپوک سی لڑکی بھلا کہا غصہ کر سکتی تھی

بس اسے ڈر تھا کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جسے وہ برداشت نہ کر سکے پروہ نہیں جانتی تھی کہ ایسا ہونے والا تھا۔

اسکی بات پر خرم قریشی نے قہقہہ لگایا۔

Classic Urdu Material

"بہت معصوم ہو سالی صاحبہ دل کرتا ہے یہ معصومیت چُرا لو پرا بھی تمہیں جو کہا ہے وہ کرو" ہنس کر کہتا وہ ایک دم سنجیدگی سے بولا پھر دعا کے قریب آیا دعا آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی اسکے قریب آنے پر دو قدم پیچھے ہٹی اور پلٹ کر سیڑھیوں کی طرف بھاگنے لگی کہ خُرم نے اسے پکڑ لیا

"کہا بھاگ کر جاؤ گی سالی صاحبہ اب تو وہ بڑھیا بھی نہیں ہے تمہاری حفاظت کرنے کے لئے" وہ دعا کو دیکھ کر غرایا

"چھوڑیں مجھے" دعا اپنے آپ کو اس سے چھوڑانے لگی پر کامیاب نہ ہوئی اسکی آنکھوں کے سامنے دھند چھانے لگی خُرم نے دعا کو گھسیٹ کر صوفے پر پھینکا

"اتنے سال انتظار کیا ہے میں نے اس دولت کو پانے کے لئے کتنی جانیں لینی

پڑی... تمہارا باپ میرے ہاتھوں مرا پھر بھی یہ دولت میری نا ہو سکی پر اب اور نہیں

سائن کرو جلدی سے ورنہ اور بھی کئی راستے ہیں میرے پاس جہاں سے تم کچھلی بار کی طرح بچ کر نہیں جاسکتی" وہ کسی بھیڑیے کی طرح غرا کر بولا جیسے اگر دعا نے سائن نہ کئے تو وہ دعا کو زندہ نکل جائے گا آج وہ خود اپنے راز فاش کر رہا تھا اسکی بات پر دعا نے آنکھیں

Classic Urdu Material

سختی سے بند کر لیں آنسو گالوں پر بہنے لگے وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی "آ.... آپ نے
میرے پاپا کو....." دعا کا دل پھٹنے لگا اسکے پیارے پاپا کو اس آدمی نے مار ڈالا تھا ایک دم
اسکی نظروں کے سامنے آپنی کی صورت لہرائی

"آ.... آپنی کو بھی آپ نے...." وہ بات پوری نہ کر پائی اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا وہ
کون کون سی بات پر آنسو بہاتی آج تو بہت سے رازوں سے پردہ ہٹ رہا تھا۔

نہ.. نہ سالی صاحبہ مناہل میری جان تھی

اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا میں ورنہ مشکل

نہیں تھا میرے لئے کہ میں تمہارے باپ کی موت کے بعد مناہل کو مروادیتا تھے

سال انتظار کیوں کرتا پر اپنے پاس بھی ایک دل ہے جسے مناہل سے محبت تھی"

Classic Urdu Material

بات کرتے ہوئے خُرم کی آنکھوں میں ایک پل کے لئے اداسی اتر آئی دعا نے سوچا کیا اس جیسا ظالم درندہ بھی کسی سے محبت کر سکتا ہے؟ اسکی آپی بہت اچھی تھیں انکے لئے ایسا شخص نہیں ہونا چاہئے تھا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کاش یہ کوئی برا خواب ہو پر ایسا نہیں تھا وہ اکیلی اس بھیڑیے نما انسان کے سامنے تھی اسکے اپنے، اسکے پیارے اس سے بہت دور تھے کون آئے گا اسکی مدد کے لئے "ازہران" اچانک دل نے اسے یاد دلایا کہ وہ اکیلی تو نہیں ہے پر..... ازہران اس وقت یہاں کیسے آسکتا ہے؟ وہ خود سے ہی سوال کرتی پھر انکے جواب دینے میں لگی تھی کہ اچانک اسے بالوں سے پکڑا گیا دعا نے آنکھیں کھولیں تو خُرم قریشی اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا "منابل سے محبت اپنی جگہ پر دولت مجھے تب بھی چاہئے تھی اور اب بھی چاہئے چل سائن کر" دعا کے بالوں کو جھٹکا دے کر کہا گیا درد کی شدت سے اسکی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا اسنے سوچ لیا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ سائن نہیں کرے گی جس آدمی نے اسکے پاپا کی جان لی اس شخص سے بالکل نہیں ڈرے گی جیسے بی جان اسے کہتیں تھیں ویسے ہی اب وہ بہادر بنے گی۔ خُرم قریشی نے جھٹکا دے کر اسے میز کے سامنے کھڑا کیا

Classic Urdu Material

"کروسائے" غصے سے کہا گیا دکانے ایک نظر اسے دیکھا پھر میز پر رکھے پیپرز کو ہاتھ بڑھا کر پیپرزاٹھائے اور انھیں دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہوا میں اچھال دیا

"کبھی نہیں.... تم مجھے مار بھی ڈالو پر میں سائے نہیں کرونگی میرے پاپا کو اسی پر اپرٹی کی وجہ سے مارا تھا نہ تم نے...." اسنے روتے ہوئے ہچکی بھری "یہ... یہ پر اپرٹی تمہیں کبھی نہیں ملے گی سمجھے تم" وہ ہال کے دروازے کی طرف بڑھنے لگی کہ خرم نے اسے دبوچ لیا "کیا لگتا ہے تجھے میں اتنی آسانی سے جانے دوں گا میری سونے کی چڑیا"

"جانے دو مجھے ذلیل انسان" وہ خود کو چھوڑانے لگی اسکا دوپٹہ نیچھے گر چکا تھا۔

"ہاہ... جانے دوں؟" وہ طنزیہ ہنسا

"پہلے تو بہت کچھ سوچا تھا تمہارے لئے پر اب تمہیں، تمہارے باپ کے پاس پہنچاؤں گا تب تم کیسی رو کو گی اس پر اپرٹی کو میرا ہونے سے ہاں بولوں؟" غصے سے کہتا وہ درندہ اب دعا کو گھسیٹنے لگا دکانے اپنی پوری طاقت لگا کر اپنے آپ کو اس سے چھوڑا یا پھر اگلے ہی پل ایک کرار اٹھپڑ خرم قریشی کے منہ پر لگا تھا۔

"تم ایک کمینے انسان ہو خدا تمہیں تباہ کرے" روتے ہوئے بددعا دی گئی تھی۔

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"تیری... تو... میں..." غصے سے لال ہوتا خرم قریشی اسکی طرف بڑھا دعا پیچھے ہٹی پر

خرم کا بھاری ہاتھ اسکے بائیں گال پر اتنی شدت سے لگا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گری

ہونٹ پھٹ کر خون نکلنے لگا آنکھوں کے سامنے دھند چھانے لگی پھر اچانک کوئی

بھاگ کر اس تک آیا وہ سمجھ گئی کہ اب اسکی زندگی ختم ہونے والی ہے پر قدموں کی آواز

ہال کے باہر سے آئی اور وہ ہال کے بیچ میں گری ہوئی تھی آنے والا اسکا ہمسفر تھا وہ دعا تک

پہنچا اور اسے اپراٹھایا دعا نے اسے دیکھا تو اسکے گلے لگ گئی جیسے خود کو چھپانا چاہ رہی ہو

ازہران کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہیں تھیں اسنے دعا کا سر تھپکا اسکے ہونٹوں سے نکلتے

خون کو دیکھ کر وہ خرم قریشی کی طرف پلٹا جو حیرت سے سب دیکھ رہا تھا۔

"تم خبیث انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی" وہ غصے سے لال

ہوتا خرم تک آیا اور زوردار گھونسا اسکے منہ پر دے مارا خرم قریشی دو قدم پیچھے ہٹا اسکا چہرہ

گھوم کر رہ گیا۔

"بیوی ہے تیری یا....." گندی گالی دے کر خرم نے اسے غصے سے گھورا

Classic Urdu Material

اسکی بات نے ازہران کو تو جیسے آگ لگادی وہ غصے سے اسکی پلٹا جبکہ دعاؤری سہمی سی ایک طرف کھڑی تھی۔

"تمہاری یہ ہمت گندے انسان ہر کسی کو اپنی طرح غلیظ سمجھا ہے" ازہران نے دھاڑ کر کہا ساتھ ہی اسکا گریبان پکڑا پھر اسکی وہ حالت کی کہ خرم قریشی اٹھنے کے قابل نہیں رہا ازہران اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا

"ایک لڑکی کو بے بس سمجھ کر شیر بن رہے تھے تم اب کیا ہوا خرم قریشی صاحب منہ کے بل پڑیں ہیں" طنزیہ انداز میں کہتا وہ وہاں سے اٹھا جبکہ خرم قریشی جواب دینے کے قابل نہیں رہا تھا وہ زمین پر بیہوش پڑا تھا۔

ازہران نے زمین پر پڑا دعا کا دوپٹہ اٹھایا اور دعا کے سامنے کھڑا ہو گیا دعا سر جھکائے کھڑی تھی ازہران نے دوپٹہ کھول کر دعا کے سر پر پھیلا یا پھر اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر اسکا سر اپر کیا وہ رو رہی تھی اسکی ناک اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اسنے نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے اس پیارے سے شخص کو دیکھا آج وہ دعا کو اپنی سانسوں سے زیادہ قریب لگا ازہران کو اپنے سامنے دیکھ کر اسکی آنکھیں اور تیزی سے برسنے لگیں تھیں۔

"شش.... سنووائٹ روتے نہیں ہیں جب آپ کے پاس ازہران علی خان جیسا شوہر ہو تب تو بالکل نہیں" ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کیئے نکاح کے بعد پہلی بار ازہران ان دونوں کے بیچ اس خوبصورت رشتے کی بات کر رہا تھا۔ دعا کو معلوم تھا کہ وہ اس کے خوفزدہ ہونے کی وجہ سے ہلکی پھلکی بات کر رہا ہے ورنہ ماحول ایسا کہا تھا کہ وہ یہ سب کہتا دعا کے اسے مسلسل دیکھنے پر ازہران اسکے قریب ہوا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے دعا ایک دم سے کانپ سی گئی ازہران نے ایک نظر اسے دیکھا دعا کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا وہ ہلکے سے ہنسا اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا گیا۔ اچانک فاطمہ آپابی جان کے کمرے سے بھاگتی ہوئی باہر نکل گئیں

"دعا باجی آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟" انہوں نے فکر مندی سے سوال کیا

"فاطمہ آپا.... آپ اس وقت یہاں" دعا نے انھیں حیرت سے دیکھا وہ سوچنے لگی اگر وہ یہیں تھیں تو اسکی مدد کے لئے پہلے کیوں نہ آئیں

"فاطمہ آپا نے ہی مجھے فون کیا تھا" ازہران نے دعا کو بتایا۔

Classic Urdu Material

فاطمہ آپاویسے تو جلدی اپنے کواٹر میں چلی جاتیں تھیں پر آج دعا کی طبیعت خرابی کی وجہ سے انہیں دیر ہوگی تھی پھر وہ بی جان کے کمرے میں آئیں تاکہ انکے کپڑے نکال کر رکھ لیں صبح کسی مجبور کو دے دیں گی جب خرم قریشی واپس لوٹا تو سمجھا کہ دعا کیلی ہوگی وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ فاطمہ آپا بھی وہاں موجود ہو سکتیں ہیں تبھی اپنے ناپاک ارادے لئے وہ دعا کے کمرے میں گیا پر جب وہ دعا کو پیپر ز سائن کرنے کا کہہ رہا تھا تب فاطمہ آپا نے انکی آوازیں سن کر باہر دیکھا تو حیران رہ گئیں خرم قریشی کیا کر کہہ رہا تھا پر وہ زیادہ دیر تک حیران نہ رہیں سکیں انھیں خرم پر ہمیشہ سے شک رہا تھا اور انھیں نے کئی بار دعا کو بتانا بھی چاہا تھا پر بتانہ پائیں پر بی جان کو پتا چل چکا تھا تبھی وہ جاتے ہوئے دعا کو از ہران جیسے مضبوط شخص کے حوالے کیا اور آج از ہران نے ثابت کر دیا کہ بی جان کا فیصلہ کتنا صحیح تھا۔

فاطمہ آپا نے جلدی سے از ہران کو فون کیا اور ساری بات بتائی از ہران نے فاطمہ آپا کو باہر جانے سے منا کیا کہ اگر خرم کو معلوم ہو گیا کہ اسکی باتیں کوئی اور بھی سن چکا ہے تو وہ جان لینے سے پیچھے نہیں ہٹے گا اور از ہران ایسا نہیں چاہتا تھا کہ دعا یا فاطمہ آپا کو کوئی نقصان پہنچے اسنے فاطمہ آپا کو فون آن رکھنے کا کہا تاکہ وہ سن سکے کہ خرم قریشی کیا چاہتا ہے

Classic Urdu Material

ازہران جیسے میلوں کا سفر طے کرنے کے بعد جہانگیر ولا پہنچا تھا وہ فون پر سب سن چکا تھا اسکی دل کی دھڑکن کبھی تیز ہو رہی تھی تو کبھی بالکل مدھم جیسے اسے بتا رہی ہو کہ اسکے دل میں رہنے والی ٹھیک نہیں ہے۔

"فاطمہ آپا میں دعا کو لے جا رہا ہوں سمجھ لیں اسکی رخصتی ہو گئی" اسنے مضبوطی سے دعا کا ہاتھ تھام کر کہا

"جی ازہران بھائی آپ انہیں یہاں سے لے جائیں صبح تو ہم نے بھی چلے جانا ہے"

فاطمہ آپا اس خوبصورت جوڑے کو دیکھ کر بولیں پھر بیہوش پڑے خرم کو دیکھا

"اسکو بھی جلد دیکھ لیں گے" ازہران نے فاطمہ آپا کے دیکھنے پر ایک نظر بیہوش پڑے

خرم پر ڈالی پھر دعا کو دیکھ کر بولا "چلیں" دعا نے اثبات میں سر ہلادیا پھر فاطمہ آپا سے گلے

ملی "اللہ حافظ فاطمہ آپا"

"اللہ حافظ.... خدا آپکو بہت ساری خوشیاں دے دعا باجی اپنا خیال رکھیے گا" وہ دعائیں

دینے لگیں دعا نے الگ ہوئی۔

Classic Urdu Material

ازہران نے دعا کا ہاتھ تھا ما اور باہر کی طرف بڑھ گیا فاطمہ آپا بھی جلدی سے وہاں سے نکلیں کیونکہ انھیں سامان سمیٹ کر کل یہاں سے جانا تھا جاتے ہوئے دعا کی آنکھوں میں نمی اتر آئی وہ ہمیشہ کے لئے اپنا گھر چھوڑ کر جا رہی تھی اتنا آسان تو نہ تھا اسکے لئے وہ گھر چھوڑ دینا جہاں اسکا بچپن گزرا، جہاں اسکے اپنوں کی بے شمار یادیں تھیں اور یوں رخصتی ہونا..... اگر اسکے پاؤں زندہ ہوتے تو کیا تب بھی اسکی رخصتی ایسے ہوتی؟ یقیناً نہیں..... پر وہ مطمئن تھی کہ ازہران اسکے ساتھ تھا اسکے لئے یہی بہت تھا۔

تیری دھڑکن سے سانس چلتی ہے"

دل نہیں تم ہو میرے سینے میں

دونوں خاموشی سے گاڑی میں بیٹھے تھے دعا نے ایک نظر اسے دیکھا وہ سامنے دیکھ کر گاڑی چلا رہا تھا دعا خاموشی سے باہر دیکھنے لگی۔

"تمہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟" ازہران کی بھاری آواز گاڑی میں گونجی دعا نے اسے دیکھا "نہیں" اس نے بس اتنا ہی کہا یہ نہ کہہ سکی کہ اسکا دل زخمی ہے کیسے اُس آدمی نے اس کے باپ کو مار ڈالا جسے وہ سالوں سے بھائی بولتی آئی تھی اور اسکے اپنے..... وہ کہا سے واپس لاتی اپنے پیاروں کو..... وہ سوچوں میں گم تھی ازہران نے اسے دیکھا اسکے ہونٹ سے خون بہہ رہا تھا چہرہ ہلدی کی طرح زرد تھا ازہران نے ایک لمبی سانس کھینچی وہ جتنا دعا کو تکلیف سے دور رکھنا چاہتا تھا وہ اتنے ہی درد اٹھا رہی تھی پر اب اور نہیں وہ اب اپنی سنو وائٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دے گا۔

کارگھر کے سامنے رکی ازہران گیٹ کھول کر کار اندر لے آیا پھر دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے دعا صوفے پر بیٹھ گئی اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں ازہران کچن کی طرف آیا گلاس میں جو س ڈال کر دعا کو دیا پھر کمرے کی طرف چلا گیا کچھ دیر بعد وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس آیا اس نے دعا کو دیکھا جو صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اسکی آنکھیں بند تھیں ازہران اس کے قریب ہی بیٹھ گیا دعا جلدی سے آنکھیں کھول کر سیدھی ہو بیٹھی ازہران

Classic Urdu Material

نے کاٹن سے دعا کے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کیا دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں کی لٹیں پیچھے کی جو چہرے پر آرہی تھیں۔

"درد تو نہیں ہو رہا؟" محبت سے پوچھا گیا

دعا نے نفی میں سر ہلایا زہرا نے ٹیوب انگلی پر لگا کر اسکے زخم پر لگائی پھر ایک نظر اسکی گلابی آنکھوں کو غور سے دیکھا جو برسنے کے لئے بے تاب تھیں وہ کیا کرتا؟ جس سے اس لڑکی کے سارے درد ازہرا نے علی خان کے ہو جاتے وہ اسے ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"تم رولو سنووائٹ" اچانک ازہرا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اسکی بات پر دعا

نے اسے حیرت سے دیکھا ازہرا نے اسی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا ازہرا نے جانتا تھا کہ اسکے

دل میں بہت کچھ چل رہا ہے اگر وہ نہ روئی تو اسے کچھ ہو جائے گا تبھی وہ چاہتا تھا کہ ایک

بار دعا جی بھر کر رولے۔

"سچ کہہ رہا ہوں رولو..... پر آخری بار آج کے بعد ازہرا نے علی خان تمہیں رونے نہیں دیا"

Classic Urdu Material

بس اتنا کہنے کی دیر تھی دعا چہرے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی ازہران نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی پچھلے دو، تین دنوں میں وہ اتنا رو چکی تھی کہ اب تو جیسے اسکے آنسو ختم ہونے لگے تھے جب وہ جی بھر کر رو چکی تو ازہران سے الگ ہوئی پھر اسے دیکھا ازہران نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کیئے۔

"بس؟" ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سوالیہ انداز میں پوچھا گیا وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ بس یا اور رونا باقی ہے دعا نے ہاں میں سر ہلادیا کہ..... "بس" وہ رو چکی۔

"گڈ گرل... چلو آؤ اب آرام کر لو" اسکی ناک ہلکے سے دبا کر کہا دعا مسکرا دی ازہران نے اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے کمرے میں لے آیا

"تم آرام سے سو جاؤ زیادہ سوچنا مت اوکے" اسکے گال کو نرمی سے چھو کر کہا گیا

"جی" دعا نے جواب دیا تو وہ کمرے سے باہر چلا گیا آج اسے بہت سا کام کرنا تھا۔

دعا نے دوپٹہ سائیڈ پر رکھا پھر بیڈ پر لیٹ گئی یہاں ہر طرف ازہران کی خوشبو پھیلی تھی اسنے آنکھیں بند کیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی جبکہ ازہران دوسرے کمرے میں آیدروازہ بند کیا پھر چلتا ہوا بک شیف تک آیا جو زمین سے لے کر چھت تک تھی اسنے

Classic Urdu Material

ایک جگہ سے دو کتابیں ہٹائیں پھر ایک بٹن دبایا اور بک شیف دو حصوں میں تقسیم ہو گئی جسکے پیچھے ایک دروازہ بنا تھا ازہران نے اس دروازے کو کھولا اور اندر داخل ہوا اس کمرے میں دیواروں پر پیپرز، تصویریں لگی تھیں ایک میز اور کرسی کے علاوہ اس کمرے میں کچھ نہ تھا ازہران کرسی پر بیٹھا سامنے پڑے پیپرز کو چیک کرتا رہا کہ کچھ ہاتھ لگ جائے نجانے کتنا وقت گزرا وہ کام میں مصروف رہا پھر کچھ ضروری پیپرز ایک فائل میں رکھے اور فائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل آیا یہ اسکا خفیہ کمرہ تھا جہاں وہ اپنے کیس سے متعلق ساری جماشدہ چیزیں رکھتا تھا۔

کمرے سے باہر نکل کر اسنے بک شیف بند کی فائل الماری میں رکھی پھر کمرے سے باہر نکل گیا گھڑی دیکھی تو ایک بج رہا تھا وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر آہستہ سے اندر آیا دعا سو رہی تھی وہ وہاں کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر الماری سے اپنے کپڑے نکالے اور کمرے سے باہر نکل گیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ آواز ہونے کی وجہ سے دعا کی نیند ٹوٹے وہ کپڑے بدل کر لاؤنج میں رکھے صوفے پر سونے کے لئے لیٹ گیا صبح اسنے دعا کو گاؤں میں دادو کے پاس

Classic Urdu Material

لے کر جانا تھا تاکہ وہ وہاں آرام سے رہ سکے یہی سب سوچتے ہوئے وہ سو گیا۔

#####

خُرم قریشی کو جب ہوش آیا تو وہ لوگ جاچکے تھے گھر سنسان تھا تب سے وہ پاگل ہوا تھا
چہرے پر لگے زخم کئی بار شیشے میں دیکھ چکا تھا پھر اسنے کسی کو کال ملائی اور زخمی شیر کی
طرح غرا کر بات کرنے لگا

"مجھے وہ..... جلد سے جلد اپنے قدموں میں چاہئے اور وہ..... لڑکی بھی" وہ غصے سے

گالیاں بک رہا تھا پاگلوں کی طرح ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا اسنے فون بند کیا اور ایک بار

پھر وہ شیشے کے سامنے آیا چہرے پر نیل پڑے تھے منہ سے خون نکل رہا تھا

"تو مجھے جانتا نہیں ہے ازہران علی خان تجھے چھوڑوں گا نہیں" آنکھوں میں شیطانی چمک

لئے وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا گالی بک کر کہنے لگا. #####

صبح دعا کی آنکھ کھلی ہر طرف مکمل خاموشی چھائی تھی اسنے ایک نظر پورے کمرے میں

گھمائی پھر بیڈ پر اٹھ بیٹھی ہاتھوں سے بال سمیٹے سائیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر اوڑھا پھر نیچھے اتری

واش روم سے فریش ہو کر نکلی تو آئینے میں خود کو دیکھا اسنے لائٹ گرین رنگ کا سوٹ پہنا

Classic Urdu Material

ہوا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی آرام کرنے سے اب وہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی ایک بار چہرے پر ہاتھ پھیر کر وہ کمرے سے باہر نکلی ازہران کچن میں کھڑا تھا۔

"گڈ مارنگ پیاری سنووائٹ" خوش گوار انداز میں اسے دیکھ کر بولا گیا

"مارنگ آپ کیا کر رہے ہیں؟" وہ اوپن کچن کی دوسری طرف کھڑی ہو گئی

"چلو بیٹھو ناشتہ کرتے ہیں پھر جانا بھی ہے" وہ چائے پیوں میں ڈالتے ہوئے بولا

"کہا جانا ہے؟" اسنے الجھ کر پوچھا

"گاؤں.... تمہارا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے اسلئے گاؤں لے جا رہا ہوں.... چلو بیٹھو"

ازہران نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا دعا کرسی پر بیٹھ گئی ازہران ڈاننگ

ٹیبیل پر چیزیں رکھ کر خود بھی بیٹھ گیا۔

"آپ... آپکی دادو کو..." دعا جھج کر چپ ہو گئی ازہران نے اسے دیکھا وہ سمجھ گیا تھا کہ

وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے

Classic Urdu Material

"دادو کو ہمارے نکاح کے بارے میں پتا ہے اور انھیں تم بہت پسند ہو" ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا گیا دعانے خاموشی سے کپ لبوں سے لگایا وہ جھجک کر چپ ہی رہ کوئی جواب نادے پائی دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا پھر از ہران اٹھ کھڑا ہوا "میں چیخ کر لوں پھر نکلتے ہیں اوکے"

وہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا دعانے دوپٹہ اچھے سے لیا پھر صوفے پر بیٹھ کر از ہران کا انتظار کرنے لگی وہ کچھ دیر بعد کمرے سے باہر آیا بلیک پیٹ اور شرٹ میں آستین اپر کی طرف فولڈ کرتا وہ دعا کی طرف آیا اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا "آ جاؤ"

ہاتھ اسکی بڑھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا گیا دعانے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی دونوں چلتے ہوئے پورچ تک آئے پھر کار میں بیٹھے اور کار آگے بڑھادی راستے میں دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرتے رہے دو گھنٹوں میں وہ گاؤں پہنچ چکے تھے کار حویلی کے اندر داخل ہوئی از ہران نے کار پورچ میں روکی دونوں کار سے باہر نکلے دعا حویلی کو دیکھ کر حیران رہ گئی بے حد خوبصورت حویلی سفید ماربل سے بنی تھی لان میں بے شمار پھول تھے اسکا اپنا گھر بھی بہت پیارا تھا پر یہاں آکر اسے لگا جیسے وہ پرستان میں

Classic Urdu Material

آگئی ہو ازہر ان نے اسے پکارا تو وہ جیسے سحر سے نکلی ہو اسنے اپنے سامنے کھڑے ازہر ان کو دیکھا "چلو سنو وائٹ" اسکا ہاتھ تھام کر کہا گیا وہ جب بھی اسکا ہاتھ تھامتا تھا دعا کو محسوس ہوتا کہ وہ محفوظ ہے کوئی اسکا اپنا ہے جو ہر موڑ پر اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔

"آپکا گھر بہت پیارا ہے" لان کی طرف دیکھ کر وہ بولی

"میرا نہیں..... ہمارا گھر بہت پیارا ہے" اسکے قریب ہو کر کان میں سرگوشی کی گئی دعا نے اسے دیکھا وہ بات کہہ کر اسکا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا دونوں ہال کے دروازے سے تھوڑے فاصلے پر تھے جب ایک سولہ سالہ لڑکی انہیں دیکھ کر ہنستی ہوئی اندر بھاگی اور دادو کے پاس گئی جو ہال میں صوفے پر بیٹھیں تھیں۔

"بڑی بیگم ازہر ان بھائی دلہن کو لے کر آگئے" وہ خوشی سے اونچی آواز میں دادو کو بتانے لگی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اے رانی ہم بہرے نہیں ہے آہستہ بول" دادو کی جگہ اسکی اماں بولیں.... اماں حویلی میں کھانا بناتی تھیں اور رانی انکی پوتی تھی وہ بہت شرارتی تھی یہاں وہ کام میں اماں کی مدد

Classic Urdu Material

کرتی تھی "رانی بچوں کو لے کر آتی نہ اکیلی بھاگی آئی ہو" دادو کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں پر تب تک وہ دونوں دادو کے سامنے تھے دعا کو تو بہت عجیب محسوس کر رہی تھی۔

"اسلام و علیکم پیاری دادو" ازہران نے انکے سامنے جھک کر کہا دادو نے اسکی پیشانی چومی "وعلیکم السلام میرا بچا" دادو بہت خوش تھیں دعا نے انھیں سلام کیا اور دادو نے آگے پر کر اسے گلے سے لگایا پھر اسکی پیشانی چومی دعا کو بی جان کی یاد آگئی اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"نہ میری بیٹی روتے نہیں ہے آج سے میں ازہران کے ساتھ تمہاری بھی دادو ہوں"

دادو نے دعا کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا اور پیار سے بولیں "جی دادو" وہ دھیمی آواز میں

بولی "اف اللہ ازہران بھائی آپکی دلہن کتنی پیاری ہیں" رانی جو کب سے خاموش کھڑی

تھی جب اس سے رہا نہیں گیا تو بول پڑی اماں نے اسکی طرف آنکھیں نکالیں کہ منہ بند

رکھو پر رانی نے کہا سننا تھا۔

"اچھا.... سچی میں تمہیں اچھی لگیں؟" ازہران نے ہنس کر پوچھا وہ رانی کو بالکل چھوٹی

بہن کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

Classic Urdu Material

"بالکل بھائی.... بہت پیاری" رانی نے زور زور سے سر ہلا کر یقین دلانا چاہا اور اسکی بات پر دعا کی رنگت گلابی ہونے لگی ازہران سامنے بیٹھا دعا کے چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ رہا تھا "مان لیا چھوٹی تم سچ کہہ رہی ہو" مسکراہٹ چھپا کر کہا گیا اس سے زیادہ بھلا وہ کسے پیاری لگ سکتی تھی ازہران کو تو وہ ہر ہر انداز میں اچھی لگتی تھی۔

"چلو اب میری بچی کو پریشان مت کرو..... چلو رانی بچوں کے لئے کچھ لے کر آؤ" دادو نے دعا کو اپنے ساتھ لگا لیا ازہران ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا "دادو میں چلتا ہوں... کچھ ضروری کام ہے" ازہران نے سنجیدگی سے کہا

"بیٹا ابھی تو آئے ہو کچھ دیر تو بیٹھ جاؤں" دادو نے اسے دیکھا اور دعا کی نظر بھی اسکی طرف اٹھی

"نہیں دادو بہت ضروری کام ہے ابھی میں چلتا ہوں پھر آؤنگا آپ دعا کا خیال رکھئے گا اللہ

حافظ" مسکرا کر کہتا وہ دادو سے ملا ایک گہری نظر دعا پر ڈالی پھر پلٹ کر جانے لگا جبکہ دعا اسے دور جاتے دیکھتی رہی اسکا دل گھبرا رہا تھا۔ باہر کی جانب بڑھتے ہوئے ازہران کے

Classic Urdu Material

چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ گہری سنجیدگی نے لے لی تھی اسنے جلتی آنکھوں پر گلاسز لگائے
کار میں بیٹھا اور زن سے کار آگے بڑھا دی۔

معاذ بلیک کے آفس میں بیٹھا فون پر بلیک سے بات کر رہا تھا آج رات انھیں روس اور ہیرا
مندى والا مال ایک ساتھ بھیجنا تھا بلیک معاذ کو سمجھا رہا تھا کہ کیا کیا کرنا ہے باقی اسکے سب
ساتھی مال کو چیک کرنے میں لگے تھے بچوں کو تو وہ لوگ ڈرا کر چپ کروا لیتے اور کچھ
لڑکیاں بھی ان بد نما غنڈوں سے ڈر کر خاموش رہتی جبکہ کچھ جو اپنی جان دینے کے در پر
ہوتی یا چیخنے لگتیں انھیں نشے کے انجکشن لگا کر مدہوش کیا جاتا پھر انھیں کسی چیز کی ہوش نہ
رہتی۔ انھیں روس والا مال شپ کے ذریعے بھیجنا تھا جبکہ ہیرا منڈی والا مال گاڑیوں میں
لاہور تک لے کر جانا تھا وہ لوگ اس کام کی مکمل تیاریاں کر چکے تھے اب عملی قدم اٹھانا
باقی تھا۔

ازہر ان حویلی سے سیدھا اپنے گھر آیا الماری سے فائل لی پھر گھر سے نکل پڑا اسکا رخ ڈی
آئی جی کے آفس کی طرف تھا جہاں شاہ میر، عدیل اور اسکی، آغا رضا کاظمی کے ساتھ

Classic Urdu Material

میٹنگ تھی آج انھیں اس کیس کا اہم اسٹیپ لینا تھا۔ ازہران آفس پہنچا جہاں شاہ اور عدیل بیٹھے تھے آغا رضا کاظمی ابھی تک وہاں نہیں آئے تھے ازہران دونوں سے ملا پھر تینوں بیٹھ کر کیس سے متعلق ضروری باتیں ڈسکس کرنے لگے کچھ دیر بعد آغا رضا کاظمی آئے تینوں نے سلام کیا اور ازہران نے فائل ٹیبل پر انکے سامنے رکھی

"سر اس فائل میں ساری معلومات ہے جو ہم نے اکھٹی کی ہے ساتھ ہی عمر نے جو انفارمیشن دی تھی اسکے مطابق آج ہی بلیک گینگ اپنا کام کرنے والی ہے جسے ہمیں روکنا ہوگا" ازہران نے انھیں دیکھ کر کہا

"بالکل ٹھیک آپ اسپیشل ٹیم کو اپنے ساتھ رکھیں اور محتاط رہ کر کام کریں کہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے ورنہ بہت نقصان ہوگا اور ایک بات میڈیا کو اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہیے کیونکہ کتنی ہی معصوم لڑکیوں کی عزت کا سوال ہے" آغا رضا کاظمی سوچتے ہوئے بولے وہ پریشان تھے پر انھیں ان نوجوانوں پر بھروسہ تھا "آپ بے فکر رہیں سر" ازہران نے پر عزم انداز میں کہا

"بالکل سر.... ہم سب ہینڈل کر لیں گے" شاہ بولا تو عدیل نے بھی اثبات میں سر ہلایا

Classic Urdu Material

"ویل ڈن بوائز آپ جیسے بہادر نوجوانوں کی ہی ضرورت ہے ہمارے ملک کو مجھے آپ لوگوں پر فخر ہے" آغا رضا کاظمی پر جوش لہجے میں بولے انھیں یقین ہو چلا تھا کہ یہ لوگ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہونگے۔

پھر کچھ دیر کے بعد شاہ اور عدیل چلے گئے جبکہ ازہران وہیں بیٹھا آغا رضا کاظمی سے کیس کے متعلق بہت سی ضروری باتیں ڈسکس کرنے لگا اور آغا رضا کاظمی بڑے غور سے اسکی باتیں سن رہے تھے کیس کو ازہران علی خان ہینڈل کر رہا تھا اسلئے جیسا وہ پلان بنائے گا آگے اسے پر عمل ہوگا۔

وہ دادو کے ساتھ والے کمرے میں ٹھہری تھی جب سے وہ حویلی آئی رانی نے باتیں کر کر کے اسکا دماغ کھالیا تھا آخر اسے اپنی اماں سے ڈانٹ پڑی تب کہیں جا کر وہ کام کرنے کے لئے اٹھی دعا کو وہ شرارتی سی لڑکی "رانی" اچھی لگی تھی رانی اس سے ازہران کی باتیں کرتی رہی اسنے بتایا کہ ازہران کا کمرہ دوسرے فلور پر ہے، اسے کیا پسند اور نہ پسند ہے دعا اس باتونی لڑکی کی باتیں خاموشی سے سنتی رہی۔ اسے ازہران کے بارے میں جاننا اچھا لگ رہا تھا رانی کے جانے کے بعد دعا، دادو سے باتیں کرتی رہی دادو نے اسکے لئے بہت سے

Classic Urdu Material

سوٹ بنوائے تھے جو زیادہ کام والے نہ تھے وہ دعا کو دیکھا رہیں تھیں جب ازہران نے داد کو بتایا کہ کن حالات میں انکا نکاح ہوا تھا داد کو بی جان کی ڈیتھ کاسن کر بہت دکھ ہوا تھا داد واسے سب بتا رہیں تھیں کافی دیر وہ داد سے باتیں کرتی رہی پھر داد نے اسے آرام کرنے کا کہا تو وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھکن بہت ہو رہی تھی وہ سوئی تو پھر آنکھ مغرب کی آذان پر ہی کھلی دعا نے نماز پڑھ کر اللہ سے اپنے سب پیاروں کے لئے دعا مانگی اسکا دل بلا وجہ گھبرا ہوا تھا وہ کمرے سے باہر نکلی ہال سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں وہ وہیں چلی آئی سامنے دیکھا تو رانی چائے بنا رہی تھی۔

"آؤ بیٹا" داد نے اسے اپنے پاس بلا یاد عا چلتی ہوئی انکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی

"طبیعت ٹھیک ہے بیٹا؟" داد کو اسکا چہرے مر جھایا ہوا لگا۔

"جی دادو... بس سر بھاری ہو رہا تھا"

"ٹھیک سے آرام نہیں کیا ہو گا تم نے" داد پریشان ہونے لگیں۔

"دعا آپنی آپکو چائے دوں" رانی جلدی سے بولی اسے دعا بہت اچھی لگتی تھی۔

Classic Urdu Material

"ہاں دے دورانی.... اور دادو میں ٹھیک ہوں بس ہلکا سا سر درد ہے چائے پی لوں گی تو ٹھیک ہو جائے گا" رانی کو جواب دے کر وہ دادو کا ہاتھ تھام کر انھیں بتانے لگی وہ انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی کچھ دیر بعد دادو کمرے میں چلی گئیں اور رانی اسکے قریب آئی "دعا آپنی" رانی آہستہ آواز میں بولی "ہاں رانی بولو" دعائے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا رانی مزید اسکے قریب ہوئی دعائے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

"آپکو ازہران بھائی یاد آرہے ہیں نہ؟" رانی کی شرارتی آنکھیں چمکیں دعائے چونک کر اسے دیکھا "چپ کرو لڑکی" دعائے آنکھیں دیکھا کر کہا..... ویسے سچ بات تو یہی تھی کہ اسے ازہران بے حد یاد آرہا تھا۔

"میرے چپ رہنے سے کیا وہ آپکو یاد آنا بند ہو جائیں گے؟" آنکھیں گھما کر معصومیت سے پوچھا گیا دعا کا رنگ گلابی ہونے لگا یہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اسکے دل کی بات جان گئی اور اب اسے تنگ کر رہی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہے" دعائے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

Classic Urdu Material

"بتادے نہ دعا آپنی پھر میں از ہر ان بھائی سے کہوں گی کہ وہ جلدی آجائیں" شرارتی ہنسی
ہنس کر وہ بولی

"رو کو تم تمہاری اماں کو ابھی بتاتی ہوں.. اماں...." دعا نے رانی کو ڈرانے کے لئے اماں کو
آواز دی اور رانی نے واقعی ڈر کر کان پکڑ لئے پھر منہ بنا کر بولی

"اچھا معاف کر دیں کچھ نہیں پوچھتی آپ سے" اسکے ڈر کر کہنے پر دعا ہنسنے لگی اسے تو اپنی
ہنسی بھی انجان لگی کتنے عرصے بعد وہ ایسے ہنسی تھی۔

"پھر بتادیں نہ" دعا کو ہنستے دیکھ کر رانی نے پھر پوچھا

"رانی..... میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں" دعا مصنوعی غصے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور

رانی کھلکھلا کر معافی، معافی کہتی بھاگنے لگی دعا اسے دیکھ کر ہنسنے لگی اس پاگل لڑکی نے ایک

دن میں اسے اتنا ہنسایا تھا۔ شاید تبھی از ہر ان اسے یہاں لے کر آیا تھا ہنستے ہوئے ایک دم

اسکی آنکھوں میں آنسو آگے اسنے جلدی سے آنسو صاف کئے اب اسے رونا نہیں تھا بلکہ وہ

اب خوش رہنا چاہتی تھی۔

Classic Urdu Material

رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا ازہران، شاہ میر، عدیل اور اسپیشل ٹیم کے آٹھ نوجوان بلیک گینگ کی خفیہ جگہ کو گھیر چکے تھے ابھی بلیک کے لوگ مال لے کر نکلے نہیں تھے اور یہی ازہران کا پلان تھا کہ انکے نکلنے سے پھیلے چھاپہ مارا جائے تاکہ جتنی بھی لڑکیاں یا بچے ہیں انہیں ایک ساتھ بچایا جاسکے اور اپنے کام کو انجام تک پہنچانے کے لئے اسکی ٹیم یہاں تھی یہ گندے سے علاقے میں پرانی سی بلڈنگ تھی جہاں کوئی نہیں رہتا تھا وہ لوگ بلڈنگ کے اندر داخل ہوئے ہاتھوں میں پسٹل لئے تہ خانے کا راستہ تلاش کر رہے تھے وہ پہلے سے اس جگہ کی معلومات حاصل کر چکا تھا ازہران ہاتھ میں پسٹل تھامے ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا وہ ایک کمرے میں بنے چھوٹے سے دروازے کے سامنے رکا اور ایک بندے کو دروازہ توڑنے کا اشارہ کیا وہ لوگ دروازے سے ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے دروازہ توڑا گیا وہاں سے سیڑھیاں نیچے کی طرف جارہی تھیں وہ سب ہاتھوں میں پسٹل تھامے آہستہ سے نیچے اترنے لگے سب سے آگے ازہران تھا باہر سے جگہ جتنی پرانی اور خراب تھی اندر سے اتنی ہی نئی اور بڑی تھی بے شمار دروازے تھے وہ لوگ آرام سے آگے بڑھے کہ اچانک دھڑادھڑ گولیاں چلنے لگیں وہ سب ادھر ادھر چپے اور فائر کرنے لگے اب دونوں طرف سے گولیاں چلنے لگیں "شاہ تم انہیں سنبھالو ہم اندر

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

کی طرف بڑھ رہے ہیں "ازہران شور کی وجہ سے چیخ کر بولا "او کے جاؤ تم یہاں ہم
سنجھال لینگے "شاہ نے اسے جانے اشارہ کیا ازہران کچھ اسپیشل ٹیم کے آفیسرز کو لے کر
پچھلی طرف بنے ایک دروازے کو توڑ کر اندر داخل ہوا عجیب سی جگہ تھی جہاں کمروں
میں سے دروازے نکل کر دوسرے کمروں میں جاتے تھے جیسے بھول بھلیاں ہو کچھ سمجھ
نہیں آرہی تھی کہ کس طرف جانا ہے وہ لوگ الگ الگ چیک کرنے لگے۔

"سراسکے پیچھے سے آواز آرہی ہے "بڑے سے دروازے کے پیچھے سے دبی دبی آوازیں
آرہی تھیں انہوں نے کسی طرح دروازہ توڑا اور جو منظر دیکھنے کو ملا وہ دلدادہ دینے والا تھا
جہاں تیس کے قریب جوان خوبصورت لڑکیاں تھیں جنکی حالت بے حد خراب تھی انکے
دوپٹوں کا کچھ پتا نہیں تھا چند کے کپڑے تک پھٹے ہوئے تھے اور بچے کم تھے پر انکی حالت
لڑکیوں سے زیادہ خراب تھی کچھ تو بیہوش ہو چکے تھے ازہران کی آنکھیں غصے سے لال
ہونے لگیں اور سب نے نظریں جھکا لیں

"آپ لوگ ان سب کو حفاظت کے ساتھ یہاں سے لے کر جائیں اور ہاں میڈیا
سے ہوشیار رہنا "اپنی بات مکمل کرتا وہ وہاں سے چلا گیا اسے بلیک کی تلاش تھی وہ ایک

Classic Urdu Material

کمرے کے سامنے روکا پسل مضبوطی سے تھامی اور آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا بڑا سامیز، کرسیاں اور بے شمار فالز رکھیں تھیں کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا تھا ازہران نے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ ایک کونے سے گولی چلی ازہران جلدی سے نیچے جھکا اور گولی دیوار میں جا لگی پھر ازہران ایک ہی چھلانگ میں اس تک پہنچا اسے زمین پر گرا کر اپنا گھٹنا اسکے سینے پر رکھا ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھا وہاں خوف تھا اور بلیک جیسا مجرم اتنی آسانی سے نہیں ڈر سکتا تھا "بلیک کہا ہے؟" پسل اسکے ماتھے پر رکھ کر سوال پوچھا گیا۔

"مم..... مجھے نہیں پتا" ڈر کر کہا ازہران

نے پسل سے اسے منہ پر مارا تو اسکے منہ سے خون بہنے لگا۔

"فضول بکو اس نہیں..... جواب چاہئے" ازہران اسے غصے سے گھور کر بولا اسکی آنکھوں کے سامنے عمر کا چہرہ لہرایا سنے اٹھ کر سامنے والے کو گھسیٹ کر کھڑا کیا اور ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا اسکا جبر اہل گیا

"چاند تمہارے ساتھ تھا نہ؟" ازہران کی بات پر سامنے والے نے حیرت اور ڈر سے اسے دیکھا

Classic Urdu Material

جو خطرناک انداز میں اسے گھور رہا تھا

"ہا.....ہاں" وہ ہکلا کر بولا

"تیرے سامنے مارا تھا نہ چاند کو" دانت پیس کر بولا گیا معاذ کی آنکھوں میں خوف اتر آیا
آج سے پہلے وہ دوسروں کی جان لیتا آیا تھا پر آج..... ازہران اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے
آیا "مجھے چھوڑ دو میں سب بتا دوں گا تمہیں" معاذ ڈر کر بولا تو ازہران نے اسے زمین پر
پھینکا پھر اسے دیکھ کر طنزیہ ہنسا "یہی فرق ہوتا ہے ایک بہادر ایماندار نوجوان اور تم جیسے
نمک حرام میں" ازہران نے نفرت سے اسے دیکھا عمر کو مار دیا گیا پر وہ ایک لفظ نہ بولا جبکہ
معاذ کو دو ہاتھ ہی پڑے تھے کہ وہ سب اگلنے کے لئے تیار تھا۔ ٹیم کے کچھ نوجوان اور
عدیل لڑکیوں اور بچوں کو لے کر جا چکے تھے جبکہ شاہ اور باقی ٹیم والے وہاں کی تلاشی لے
رہے تھے۔

ازہران، معاذ سے بلیک کا پوچھنے لگا معاذ نے ڈر کر سب اگل دیا وہ صرف کمزوروں کے
سامنے شیر تھا پر ان نوجوانوں کو دیکھ کر اسکی جان جا رہی تھی۔ معاذ کے لیپ ٹاپ میں
ساری معلومات تھی انہوں نے معاذ کا لیپ ٹاپ اور بہت سے ضروری پیپرز لئے اور وہاں

سے باہر نکلے اور تہ خانہ کا نام و نشان مٹا دیا و آفیسر ز نے بے حال ہوئے معاذ کو پکڑا تھا
ازہران اور شاہ آگے چل رہے تھے ابھی انکا مشن پورا نہیں ہوا تھا انکا آخری ٹارگٹ بلیک
تھا وہ لوگ باتیں کرتے آگے بڑھ رہے تھے جب معاذ ایک دم سے چیخا ان دونوں نے
پلٹ کر اسے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے معاذ نے خود کو چھڑایا اور جیب سے پسٹل
نکال کر گولی چلائی گولی تیزی سے ازہران کی طرف بڑھی... شاہ نے اسے اپنی طرف
کھینچا پر گولی ازہران کا بازو چیرتی گزر گئی اگر شاہ اسے اپنی طرف نہ کھینچتا تو گولی سیدھی
اسکے دل کے پار ہوتی ازہران ایک دم سے لڑکھڑایا شاہ نے اسے جلدی سے پکڑا جبکہ معاذ
بھاگ رہا تھا "پسٹل دو شاہ" ازہران نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اسکے بائیں بازو سے بڑی
تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ شاہ میر نے پسٹل اسکی طرف بڑھائی ازہران نے پسٹل لے کر
بھاگتے ہوئے معاذ کا نشانہ لیا اور اسے شوٹ کر دیا معاذ نیچے گرا گولی سیدھی اسکے سر پر لگی
تھی۔

دعا نیند سے ایک دم اٹھ بیٹھی اسکا دل زور زور سے دھڑکنے لگا وہ بیڈ سے اتری ابھی زیادہ
وقت نہیں ہوا تھا پر یہاں سب جلدی سو جاتے تھے دادا اپنے کمرے میں تھیں رانی انکے

Classic Urdu Material

ساتھ ہوتی تھی کہ اگر رات میں داد کو کسی چیز کی ضرورت پڑے تو وہ داد کے کمرے میں سوتی تھی دعا بھی تھکی ہوئی تھی اسلئے جلد ہی سونے کے لئے لیٹ گئی پر برے خواب کی وجہ سے اسکی آنکھ کھل گئی اسکا دل گھبرا ہوا تھا وہ چلتی ہوئی کھڑکی میں کھڑی ہو گئی یہاں سے لان صاف نظر آ رہا تھا وہ آسمان کو دیکھنے لگی اسے ازہران کی یاد آرہی تھی آج سے پہلے اتنی شدت سے کبھی اسکی یاد نہ آئی دعا نے سوچا شاید اسکے گھر میں ہے تبھی اسکی یادستا رہی ہے اسنے آسمان کو دیکھا پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"تمہاری یاد کی خوشبو میرے دامن سے"

لیٹی ہے

"بڑا اچھا سا لگتا ہے تمہیں ہی سوچتے رہنا"

اسکے ذہن میں کافی پہلے کا پڑھا ہوا یہ شعر گونجا آج تو دعا کا دھیان ازہران سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا وہ دل ہی دل میں اسکے لئے دعا کرتی بیڈ پر بیٹھ گی اُسنے صبح فون کرنے کا ارادہ کیا اور بیڈ سے ٹیک لگالی نیند تو آنکھوں میں تھی نہیں آج تو اسے ازہران علی خان کو ہی سوچنا تھا۔

از ہران کو وہاں سے سیدھا ہسپتال لے جایا گیا خون کافی بہہ چکا تھا اسلئے وہ نیم بیہوشی کی حالت میں تھا۔ لڑکیوں اور بچوں کو محفوظ جگہ پہنچا دیا گیا تھا جبکہ معاذ کی ڈیڈ باڑی کو بھی ٹھکانے لگا دیا تھا شاہ میر نے آغا رضا کاظمی کو کال کر کے اپنے کامیاب ہونے کی خبر دے دی جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے پر جب از ہران کے زخمی ہونے کا بتایا تو وہ بے حد پریشان ہو گئے وہ از ہران جیسے بہادر نوجوان کو کھونا نہیں چاہتے تھے انھیں نے شاہ میر کو ہر پل کی خبر دینے کا کہہ کر فون رکھ دیا از ہران کو آئی سی یو میں لے جایا گیا عدیل اور شاہ میر باہر کھڑے اپنے یار کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ وہ عمر کے بعد از ہران کو ہر گز نہیں کھونا چاہتے تھے ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آیا اور انھیں از ہران کے ٹھیک ہونے کی خبر دی تو دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کچھ دیر میں از ہران کو روم میں شفٹ کر دیا گیا وہ دونوں اس سے ملنے آئے وہ بیڈ پر لیٹا تھا بائیں بازو پر پیٹی بندھی تھی بہت سارا خون بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا یار" شاہ نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا تو وہ مسکرا دیا "میں اتنی آسانی سے نہیں مرنے والا شاہ" اتنا درد سہنے کے باوجود بھی اسکی آواز مضبوط تھی عدیل اسکے قریب آیا

"مرنے کی بات نہ کرو سردار ورنہ اچھا نہیں ہوگا" عدیل نے اسے مصنوعی غصے سے گھورا تو شاہ اور ازہران مسکرا دیئے "اچھا اچھا" ازہران، عدیل کو دیکھ کر جلدی سے بولا

"مبارک ہو یار کامیابی کے لئے" شاہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"مبارک ابھی مت دو شاہ جب ہم اس کیس کے آخری اسٹیپ میں کامیاب ہونگے تب

دینا مبارک" ازہران نے سنجیدگی سے کہا

"اچھا تم آرام کرو ابھی زیادہ مت سوچو اوکے" وہ دونوں روم سے چلے گئے تو وہ آنکھیں

بند کئے اسے سوچنے لگا جسے دیکھے بنا اسے چین نہیں ملتا اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ حویلی میں

اپنے زخمی ہونے کی خبر نہیں دیگا دادو خود بیمار رہتی تھیں جبکہ اسکی پاگل سنووائٹ نے تورو

رو کر اپنا حال برا کر لینا تھا اور یہ بات ازہران کو گوارا نہ تھی دعا کے بارے میں سوچتے

Classic Urdu Material

ہوئے اسکے لبوں پر مسکان ٹھہر گئی یہی سب سوچتے ہوئے اسکی آنکھیں نیند سے بو جھل
ہونے لگیں۔

ازہران دس بجے شاہ سے گاڑی لے کر گاؤں کے لئے نکل پڑا شاہ نے اسے روکا بھی کہ کچھ
ریسٹ کر لو پر ازہران نے یہ کہہ کر اسے چپ کر وادیا کہ میں اتنا بھی کمزور نہیں ایسے زخم
تو پہلے بھی کئی بار آئے تھے پر اسے کوئی فرق نہیں پڑا وہ واقعی ہی کافی مضبوط تھا بایں بازو پر
پٹی بندھی تھی جو شرٹ کے پیچھے چپ گئی۔

اسنے حویلی کے سامنے کار روکی اور ہارن بجایا چوکیدار نے گیٹ کھولا تو وہ کار اندر لے آیا
ڈرائیو کرنے کی وجہ سے اسکا بازو دکھ رہا تھا پر اس نے نظر انداز کر دیا۔ وہ ہال میں داخل ہوا
تورانی کی اس پر نظر پڑی

"ازہران بھائی آپ آگئے" خوشی سے کہتی وہ وہاں سے دعا کے کمرے کی طرف بھاگی

جبکہ ازہران دادو کے کمرے کی طرف بڑھا

"سلام دادو" وہ دادو کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا

Classic Urdu Material

"وعلیکم السلام دادو کا بچہ" دادو نے اسکی پیشانی چومی پھر غور سے اسے دیکھا

"چہرہ کیوں مرجھایا ہوا ہے دادو کی جان کا؟"

دادو اسے بالکل چھوٹے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھیں انکی بات پر ازہران نے مسکرا کر انکے ہاتھ تھام لئے "کچھ نہیں ہوا دادو... آپکے بہادر پوتے کو کوئی کچھ کہہ سکتا ہے کیا؟"

"بالکل نہیں... اللہ میرے بچے کو ہمیشہ سلامت رکھے" دادو نے اسکی نظر اتاری

"اچھا دادو میں ذرا فریش ہوں"

ہاں بیٹا جاؤ اور دعا سے بھی مل لینا" دادو نے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے مسکرا کر کہا وہ سمجھ

گئیں تھیں کہ اسے دعا سے ملنا تھا۔

"جی" مسکرا کر کہتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا

ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ ساتھ والے کمرے سے رانی دعا کو ہاتھ سے پکڑے باہر لے کر آرہی تھی۔

Classic Urdu Material

"یہ کیا ہو رہا ہے" ازہران کی بھاری آواز پر دعانے سراٹھا کر دیکھا تو اسکی آنکھیں روشنی سے بھر گئیں۔

"وہ میں دعا آپنی کو آپ سے ملنے کے لئے لا رہی تھی پر یہ شرمارہی ہیں" رانی جلدی جلدی بولی اسکی بات پر ازہران مسکرانے لگا

"رانی.. "دعانے رانی کو گھور کر دیکھا

چلو رانی صاحبہ تم جاؤ اپنی بیوی سے میں خود مل لوں گا" مسکراہٹ چھپا کر کہا گیا

رانی "اچھا" کہتی ہنس کر بھاگ گئی اور دعا شرمندہ سی سر جھکائے کھڑی تھی ازہران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے ہال میں رکھے صوفے پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ

گیا ازہران نے اسے دیکھا وہ سفید فراق زیب تن کئے ہوئے تھی دوپٹہ سے بالوں کی

لٹیں باہر آرہی تھیں ازہران کو اپنی پہلی ملاقات یاد آگئی جب دعا اس سے ٹکرائی تھی۔

"ہاں تو تم مجھ سے شرمارہی تھی سنو وائٹ؟" اسے دیکھتے ہوئے پوچھا گیا

"نہیں تو... رانی تو بس ویسے ہی... کچھ بھی کہتی ہے" ازہران کی نظروں کی تپش اسے

اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تو اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material | by Pari Vash

DIL KI DHARKAN BAN GAYEE

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"اچھا تو تم نہیں شرماتی مجھ سے؟" ازہران کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی طرف بڑھنے لگا
دعا نے نظر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی
"وو..... وہ ازہران" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہے ازہران اسکے سامنے کھڑا
ہوا

"ہاں ہاں بولو سنو وائٹ" مسکراہٹ دبا کر بولا گیا دعا نے اسے دیکھا اسکی آنکھیں چمک
رہی تھیں وہ جھجک کر جانے لگی تو ازہران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور اپنے سامنے
کھڑا کیا "بتاؤ نہ؟" شرارت سے ایک بار پھر پوچھا گیا تو دعا کی آنکھیں نم ہو گئیں ازہران
نے اسے دیکھا تو ساری شرارت ہوا ہو گئی
"اے میں مذاق کر رہا تھا سنو وائٹ پلیز رونامت" ازہران نے جلدی سے کہا اور اسے
صوفے پر بٹھایا دعا نے اسے دیکھا

"اچھا بتاؤ کیسی ہو؟" نرمی سے پوچھا گیا
"ٹھیک... اور آپ؟" اسے دیکھ کر وہ بولی

Classic Urdu Material

"تمہارے سامنے ہوں دیکھ لو" ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا گیا دکانے اسے دیکھا وہ کمزور لگ رہا تھا۔ کچھ دیر وہ باتیں کرتے رہے پھر ازہران اٹھ کھڑا ہوا اسے تھوڑا آرام کرنا تھا پھر واپس بھی جانا تھا سیڑھیوں سے اُپر جاتے ہوئے اسنے پلٹ کر دعا کو دیکھا "بڑا نازک محبوب ہے اپنا.... بی کیئر فل ازہران علی خان" ہنس کر بڑبڑایا پھر باقی سیڑھیاں طے کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ #####

بلیک تک خبر پہنچ چکی تھی کہ سب برباد ہو گیا معاذ مارا گیا اور سارا مال بھی ہاتھ سے گیا اسے معاذ کے مرنے سے کیا لینا دینا تھا پرا سے مال ہاتھ سے جانے کا دکھ تھا وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کس نے کیا ہو گا یہ سب؟ اسکے خلاف ثبوت حاصل کر لئے ہونگے "پر بلیک اتنی آسانی سے کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا" غصے سے کہتا وہ کسی کو فون ملانے لگا پر وہ نہیں جانتا تھا کہ اب اللہ نے اسکی رسی کھینچ لی تھی اب وہ نہیں بچ سکتا تھا۔ #####

Classic Urdu Material

ازہران شرٹ اتارے بازو سے پٹی کھول رہا تھا جس پر خون کے دھبے لگے تھے۔ ڈاکٹر نے اسے کہا تھا کہ اگر وہ ہسپتال سے جانا چاہ رہا ہے تو چلا جائے پر پٹی ضرور چینیج کر وانی ہوگی ورنہ زخم خراب ہو سکتا ہے وہ فرسٹ ایڈ باکس کھولے بیٹھا تھا وہ بھلا کس سے پٹی چینیج کروا تا گھر میں کسی کو بتایا نہیں اور ڈاکٹر کے پاس جانے کا وقت نہیں تھا خود پٹی کرتے ہوئے اسے مشکل ہو رہی تھی کیونکہ گولی کندھے کے قریب لگی تھی وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا جب کوئی دستک دے کر اندر داخل ہوا ازہران نے پلٹ کر دیکھا تو دعا کھڑی تھی اس نے فرسٹ ایڈ باکس سائیڈ پر کیا جبکہ دعا سے بغیر شرٹ کے دیکھ کر بوکھلا گئی "اس... سوری وہ دروازہ کھلا تھا تو اسلئے میں..." وہ نیچے دیکھتے ہوئے بولی

"کوئی بات نہیں سنووائٹ" ازہران وہاں سے ہٹنے لگا کہ دعا اس کا زخم نہ دیکھ لے پر اسکی بات پر دعا نے سر اٹھایا تو ایک دم سے پریشان ہو کر آگے بڑھی

"یہ.... یہ کیا ہوا آپکو" بڑے سے زخم کو دیکھ کر اسکے دل کو کچھ ہونے لگا

"کچھ نہیں بس" ازہران اسے بتانا نہیں چاہ رہا تھا دعا نے اسکے چہرے کو دیکھا

Classic Urdu Material

"پلیز ازہران بتائیں مجھے" آنکھوں میں نمی لیے وہ بولی تو ازہران نے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"گولی لگی تھی" اسکی بات پر دعا کا دل ٹھہر سا گیا ازہران اسے سب بتاتا چلا گیا کہ وہ کیا کام کرتا ہے، اسے گولی کیسے لگی سب کچھ کہہ دیا اور دعابت بنی اسے دیکھتی رہی اتنا خطرناک کام.... ازہران نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیا "دیکھو سنو وائٹ ڈرنے کی کوئی بات نہیں سب ٹھیک ہے" پر دعا نے اسکے ہاتھ پیچھے کئے "آپ یہ کام چھوڑ دیں" وہ ازہران کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی وہ اتنے رشتے کھونے کے بعد اس پیارے سے شخص کو نہیں کھونا چاہتی تھی اگر اسے کچھ ہوا تو دعا کے دل کی دھڑکن بھی تھم جائے گی۔

"ایسا نہیں کر سکتا میں" اسکا ہاتھ تھام کر بولا گیا پھر اسکے آنسو صاف کئے اور اسے بتاتا گیا کہ ان لڑکیوں کو جنہیں یونیورسٹی سے دعا کے سامنے اغوا کیا گیا تھا انھیں ازہران اور اسکی ٹیم نے کیسے بچایا اور صرف وہی نہیں اور بھی کتنی باعزت لڑکیوں کو بچا کر ایک گندی زندگی جینے سے بچایا تھا دعا کے آنسو روک گئے یہ سامنے بیٹھا شخص تو عزتوں کا محافظ تھا بھلا وہ اسے کیسے روک لیتی اسکا فرض نبھانے سے اور یہ لاکھوں میں ایک شخص اللہ پاک نے اسکے

Classic Urdu Material

نصیب میں لکھا تھا وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا "آپ بہت اچھے ہیں ازہران" اسے دیکھ کر وہ بولی

"اوہ سچی میں؟" شرارت سے پوچھا گیا

"بالکل سب سے اچھے" دعا کو اب کی بار کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہ ہوئی

"بہت شکریہ" اسکی ناک کو نرمی نے دبا کر کہا گیا تو دعا مسکرا نے لگی

"اچھا اب ذرا جلدی سے میری پٹی کر دو مجھ جانا بھی ہے" ازہران نے فرسٹ ایڈ باکس

اسکی طرف بڑھایا

"میں... "دعا نے باکس تھام کر کہا

"جی آپ" ازہران نے ہنس کر کہا تو دعا کچھ جھجک کر اسکے سامنے کھڑی ہوئی اسکی شرٹ

نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسکے بازو کو دیکھتی پٹی کرنے لگی نظر اٹھا کر اسکے چہرے کو نہ دیکھا

جبکہ ازہران علی خان پورے حق سے شوخ نگاہیں دعا کے چہرے پر جمائے بیٹھے تھے اور

دعا کا چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"آپ وہاں دیکھ لیں" جب ازہران نے اپنی نظریں ناہٹائیں تو دعانے سائیڈ والی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اسکی بات پر ازہران قہقہہ لگا کر ہنسا تو دعانے اسے گھورا

"وہاں سے زیادہ مجھے یہاں دیکھنا اچھا لگتا ہے سنو وائٹ" اسکے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیدعانے پٹی کر لی تو جلدی سے بھاگنے لگی پر ازہران نے اسکا ہاتھ تھام لیا

"کہاں بھاگ رہی ہو" وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا

"وہ دادو نے آپکو بلانے بھیجا تھا میں بھول ہی گئی پلیز آپ چینج کر کے چلیں میرے ساتھ"

ازہران کی شرٹ ناہونے کی وجہ سے دعا دھر اُدھر دیکھ کر بولی تو اسکی اس اد پر ازہران کو بہت ہنسی آئی "اب تو ہمیشہ آپکے ساتھ ہی چلنا ہے سنو وائٹ" اسکے کان میں سرگوشی کی گئی پھر اسکا ہاتھ چھوڑ کر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا "چینج کر کے آرہا ہوں محترمہ" ہنس کر کہتا وہ واش روم میں چلا گیا اور دعا گلابی ہوتی جلدی سے باہر کی طرف بھاگی۔

#####

ازہران عصر سے پہلے گاؤں سے نکلا اور اپنے گھر آیا اسے کچھ ضروری پیپرز چاہئے تھے وہ بک شلف کھول کر کمرے میں آیا پیپرز لئے اور باہر نکل گیا وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور بیڈ کی

Classic Urdu Material

سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکالا اور جیسے ہی وہ جانے کے لئے پلٹا اسکا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا سنے نیچے دیکھا تو زمین پر بلیک پرس الٹا پڑا تھا از ہران کو یاد آیا یہ پرس دعا کا تھا پرس کی زپ کھلی ہونے کی وجہ سے چیزیں پرس سے باہر گریں از ہران نے جب کر پرس اٹھایا تو اسکے ہاتھ ایک خاکی لفافہ لگا اسے حیرت ہوئی کیونکہ اس پر از ہران کا نام لکھا تھا وہ جلدی سے بیڈ پر بیٹھا اور لفافہ کھول کر دیکھنے لگا اسکے اندر سے جو نکلا سنے از ہران کو مزید حیران کیا اس میں پیپر ز اور تصویریں تھیں از ہران ایک ایک کر کے انھیں دیکھنے لگا ایک تصویر معاذ کی تھی اور ایک تصویر کے پیچھے "بلیک" لکھا تھا از ہران نے تصویر سیدھی کی تو ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا آنکھیں غصے سے لال ہونے لگیں۔ بہت سی باتیں اسکے دماغ میں چلنے لگیں وہ سوچنے لگا یہ لفافہ دعا کے پرس میں کیسے آیا؟ یہ بات اسے الجھا رہی تھی اسے ایک خط بھی ملا وہ عمر کا تھا جس میں اسنے بلیک کے کارنامے لکھے تھے آخری لائن پر از ہران کی آنکھیں نم ہو گئیں وہاں لکھا تھا "جلد ہم کامیاب ہونگے سردار" وہ پیار سے اسے سردار کہتا تھا از ہران نے بلیک کی تصویر پاکٹ میں ڈالی "انشاء اللہ میرے یار ہم ضرور کامیاب ہونگے" از ہران نے جیسے عمر سے کہا تھا پھر جلدی سے کار لے کر نکل پڑا وہ آغا رضا کاظمی

Classic Urdu Material

سے ملا انہوں سب ثبوت دیئے وہ بہت خوش ہوئے "ویل ڈن یہ سارا کریڈٹ آپ سب کو جاتا ہے اور خاص طور پر عمر کو"

"یس س

ر اور آج ہی یہ آخری اسٹیپ لینا ہوگا "ازہران نے انھیں دیکھ کر کہا

"بالکل آپ شاہ میر کو انفارم کر دیں ہم آج ہی اسے گرفتار کریں گے "آغا رضا کاظمی نے

کہا یہاں تک ازہران کا کام تھا انھیں ثبوت لا کر دینا۔ اب آگے کا کام پولیس کو کرنا تھا وہ

بلیک کو پھانسی کے تختے تک پہنچانا چاہتے تھے تاکہ سب کو پتا چلے کہ مجرم چاہے امیر ہو یا

غریب اگر وہ غلط کام کرے گا تو اسے سخت سزا دی جائے گی

"او کے سر پر بلیک کسی حالت میں بچنا نہیں چاہئے "ازہران نے دانت پیس کر کہا اسے

بہت کچھ یاد آنے لگا تھا "بالکل نوجوان وہ اب ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچے گا "آغا رضا

کاظمی نے پورے یقین کے ساتھ کہا۔

Classic Urdu Material

رات دس بجے کا وقت تھا جب چار پولیس جیپز اور ایک کار جہانگیر والا کے سامنے رکیں اور پولیس کے نوجوانوں نے جہانگیر والا کو چاروں طرف سے گھیر لیا کار سے ڈی آئی جی آغا رضا کاظمی اور شاہ میر فل پولیس یونیفارم میں باہر نکلے ایک جوان نے گیٹ گود کر کھولا اور چولیدار کو پکڑ لیا تاکہ وہ اندر خبر نہ کر سکے وہ لوگ اندر داخل ہوئے آغا رضا کاظمی اور شاہ ہال میں کھڑے تھے سب کمرے چیک کئے جارہے تھے ایک کمرے سے وہ باہر نکلا "یہ کیا ہو رہا ہے" غصے سے پوچھا گیا

"تلاشی لی جا رہی ہے" شاہ نے اسے دیکھ کر کہا

"کیوں... تم مجھے جانتے نہیں ہوں میں کوئی سڑک چاپ نہیں جو تم لوگ منہ اٹھائے چلے آئے" دھاڑ کر کہا گیا۔

"بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں ہم تمہیں خرم قریشی صاحب" شاہ نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔

"کیا بکواس ہے یہ" خرم غصے سے لال ہوا

"یو آر انڈر اریسٹ بلیک" اب کی بار آغا رضا کاظمی نے کہا۔ "بکو اس ہے یہ سب" خرم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے یہ کیا ہو رہا تھا اسنے تو کچھ ایسا سوچا ہی نہ تھا کہ پولیس اسکے گھر تک پہنچ جائے گی۔

"تمہارا کھیل ختم ہوا خرم قریشی گرفتار کر لیں اسے آفیسر" انھیں نے شاہ میر کو اشارہ کیا جبکہ باقی سب خرم کو گھیر کر کھڑے تھے شاہ آگے بڑھا اور ہتھکڑی اسکے ہاتھ میں ڈالی خرم قریشی خود کو چھوڑانے لگا۔

"تم مجھے بہت جلد باہر دیکھو گے زیادہ وقت تک میں جیل میں نہیں رہوں گا" وہ آغا رضا کاظمی کو دیکھ کر غرایا

"ایسا نہیں ہو گا یہ بات کسی تک پہنچنے سے پہلے ہی تم اللہ کی عدالت میں ہو گے" آغا رضا کاظمی نے ہنس کر اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا انھیں پتا تھا اگر خرم قریشی کی گرفتاری کی بات باہر نکلی تو خرم کے ساتھی اسے بچالیں گے جرم کی دنیا میں اسکے بہت سے ساتھی تھے اسلئے اس بات کو صرف چند لوگوں کے بیچ رکھا گیا تھا خرم کو اسکے انجام تک پہنچا کر یہ خبر باہر نکلی جائے گی تاکہ لوگ اس مہذب چہرے کے پیچھے چھپا وہ بھیانک

Classic Urdu Material

چہرہ بھی دیکھ لیں جس نے آج تک ناجانے کتنی عزتیں نیلام کی اور کتنی جانیں لیں تھیں
خُرم قریشی اپنے جیسے گنہگاروں کے لئے عبرت بنے گا..... چیختے ہوئے خُرم قریشی کو
جیب میں ڈالا گیا آخر کار خُرم کی کہانی بھی اختتام کو پہنچی۔

خُرم قریشی کا بچپن یتیم خانے میں گزرا تھا جیسے ہی وہ تھوڑا بڑا ہوا یتیم خانے سے بھاگ نکلا
پھر وہ آہستہ آہستہ برے کاموں پڑ گیا وہ ایک گینگ کے ساتھ مل کر اغوا کا کام کرتا تھا پر
اسکے خواب بہت بڑے تھے اسے بڑا آدمی بننا تھا اسلئے ان سب کاموں کے ساتھ اسنے اپنی
تعلیم بھی جاری رکھی پھر جب وہ یونیورسٹی میں آیا تو وہاں اسکی ملاقات مناہل سے ہوئی
اسے مناہل سے محبت ہو گئی تھی وہ اسے سب سے جدا لگی۔ انسانوں سے بھری اس دنیا میں
وہ خُرم قریشی کو اپنی لگتی تھی پھر دونوں کی شادی ہو گئی یہ سب کچھ خُرم کے لئے کسی
خواب کی طرح تھا اسکی محبت کے ساتھ اسے بے شمار دولت بھی مل گئی تھی وہ اپنا کام آرام
سے کر رہا تھا۔ بلیک بنا وہ آرڈر دیتا تھا اور اسکے ساتھ آگے کا کام کرتے معاذ اسکا پرانا سا تھی
تھا اسلئے وہ بلیک کا خاص بندہ تھا۔ اسی طرح اسنے بے شمار دولت جما کی تھی سب کچھ ٹھیک
چل رہا تھا جب اچانک جہانگیر خان کو خُرم قریشی کی اصلیت کا پتا چل گیا پھر خُرم کو انھیں

مارنا پڑا وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا پر اسکے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا ایک طرف وہ اتنی پر اپرٹی کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا اور دوسری طرف مناہل کو کھودینا مشکل تھا اسلئے اسنے رپورٹ بدلی کروادی جن میں جہانگیر خان کی موت کی وجہ اچانک ہونے والا ہارٹ اٹیک تھا جہانگیر خان کی موت کے بعد خرم کو کھلی چھوٹ مل گئی تھی وہ بس مناہل کا خیال رکھتا کہ اسے کسی چیز کی خبر نہ ہو پر پھر ایک دن مناہل بھی دنیا سے چلی گئی خرم قریشی کو اس بات کا بہت دکھ تھا پر کچھ وقت بعد وہ پھر اپنے کام میں لگ گیا بلکہ اسمگلنگ کی دنیا کے بادشاہ کا نام تھا جبکہ خرم قریشی ایک مہذب بزنس ٹائیکون تھا وہ اسی طرح چہرے پر نقاب چڑھائے کام کرتا رہا۔ جہانگیر خان کا سارا بزنس، سب کچھ خرم قریشی کے کنٹرول میں تھا پر قانونی طور پر سب کچھ دعا کا تھا اسلئے اسنے دعا کو اغوا کر وایا پر وہ بچ نکلی پر یہ کام اسکے لئے اتنا مشکل نہیں تھا اسلئے وہ دعا کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ کر پہلے باقی کام پورے کرنا چاہتا تھا پر جب دعا اسکے ہاتھ آئی تو ازہران علی خان نے اسے بچا لیا اور پھر اللہ نے خرم قریشی کو اسکے انجام تک پہنچا دیا تھا۔

Classic Urdu Material

اسے اسپیشل سیل میں رکھا گیا تھا جہاں خطرناک سے خطرناک مجرم کو رکھا جاتا تھا جنہیں پھانسی دی جانے والی ہوتی اور بلیک کا نام بھی اسی فہرست میں تھا۔ اسے لوہے سے بنے کمرے میں رکھا گیا تھا جہاں مکمل اندھیرا تھا وہ کمرے کے کونے میں چٹائی پر بیٹھا تھا جب دروازہ کھل کر بند ہوا اور ساتھ ہی کمرے میں ہلکی زرد روشنی پھیلی پھر کوئی چلتا ہوا اسکے سامنے کھڑا ہوا خرم قریشی نے سر اٹھا کر دیکھا وہاں ازہران علی خان پوری شان کے ساتھ کھڑا تھا انگلیوں میں رکھی پنسل گھما رہا تھا خرم کے دیکھنے پر ازہران گھٹنوں کے بل زمین پر اسکے سامنے بیٹھا "کیسا محسوس ہو رہا ہے یہاں ایک رات گزار کر؟" اسکی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا "تم لوگ مجھے زیادہ دیر یہاں نہیں رکھ پاؤ گے سمجھے" انگلی اٹھا کر غصے سے وہ بولا

"گڈ... پھانسی چڑھنے تک یونہی خود کو تسلی دیتے رہو خرم قریشی" طنزیہ ہنسی، ہنس کر وہ بولا خرم قریشی کو اب بھی امید تھی کہ وہ بچ جائے گا پر ایسا نہیں ہونے والا تھا۔

"ازہران علی خان بہت برا کروں گا تمہارے ساتھ ایک بار یہاں سے نکل جاؤں بس" وہ غرا کر بولا تو ازہران نے اسے کھینچ کر تھپڑ مارا "بکواس نہیں اور اس بات کو بھول جاؤ کہ تم

Classic Urdu Material

یہاں سے نکل پاؤ گے آج.... تمہیں پھانسی دی جائے گی پھر خود کو یہاں سے آزاد سمجھنا پر
الہ کی عدالت سے تم کہاں بچ کر جاؤ گے وہاں تو تم مربی نہیں پاؤ گے ہمیشہ کے لئے زندہ رہ کر
اپنے کئے کا مزا چکھو گے "ازہران نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا خرم قریشی اسکی باتوں
پر کانپ سا گیا آنکھوں میں ڈر نظر آنے لگا پر اگلے ہی پل اسکے اندر کا شیطان باہر آیا اسکے
چہرے پر شیطانی چمک پھیلی اور وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا ازہران وہاں سے اٹھ کر جانے لگا
جب خرم کی آواز نے اسکے قدموں کو روک لیا

"میرا جو بھی ہو پر اپنی دعا کو کیسے بچاؤ گے ازہران علی خان" ہنس کر وہ بولا ازہران نے
پلٹ کر اسے دیکھا پھر اس تک آیا اور اسکا گریبان پکڑ کر اسے اپراٹھایا۔

"کیا بکواس کی تم نے... بولو" غصے سے ازہران نے اسے جھٹکا دیا

"کیا جہاں دعا ہے وہ وہاں محفوظ ہے یا کوئی اس تک پہنچ چکا ہے تم کیا سمجھتے ہو میں اسے
ایسے ہو چھوڑ دو نگاہیں یہاں ہوں پر کسی کو یہ کام دے کر آیا ہوں وہ بچ نہیں سکتی" وہ غور
سے ازہران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں ایک دم سے پریشانی تیرنے لگی خرم نے صحیح
جگہ وار کیا تھا اسکا مقصد ازہران کو پریشان کرنا تھا اور وہ اسنے کر دیا تھا اب پر سکون کھڑا

Classic Urdu Material

مسکرا رہا تھا ازہران نے اسے دھکادے کر پیچھے گرایا اور جلدی سے باہر کی طرف بڑھا
اسے خرم پر ذرا بھروسہ نہیں تھا پر جو اس نے کہا تھا وہ سچ بھی ہو سکتا ہے۔ اسکے جاتے ہی
خرم قریشی نے قہقہہ لگایا اب جا کر اسکے دل کو ٹھنڈک ملی تھی وہ اتنا سب ہو جانے کے
باوجود اللہ سے نہیں ڈراتھا۔

ازہران جلدی سے باہر نکلا وہ دعا کا نمبر ملانے لگا پر اس کا موبائل بند تھا پھر اس نے گھر کے نمبر
پر کال کی وہاں سے بھی جواب نہ آیا ازہران ایک دم سے پریشان ہو گیا کہ ضرور کوئی بات
ہو گئی ہے۔ کیا خرم قریشی سچ کہہ رہا تھا؟ وہ جلدی سے کاریں بیٹھا اور کارزن سے آگے
بڑھا دی وہ پوری رفتار کے ساتھ ڈرائیو کر رہا تھا وہ کسی طرح حویلی پہنچا جلدی سے کار سے
باہر نکلا اور بھاگتا ہوا ہال کی طرف بڑھا رانی کچن سے باہر آرہی تھی جب ازہران کو بھاگتے
دیکھ کر اس تک آئی۔

"کیا ہوا ازہران بھائی؟" رانی نے حیرت سے پوچھا.... ازہران نے نظر اُدھر اُدھر
گھمائی

"دعا کہا ہے؟" جلدی سے پوچھا گیا

Classic Urdu Material

"اوہ دعا آپنی... "رانی نے شرارت سے اسے دیکھا "رانی مذاق نہیں... جلدی بتاؤ" وہ
سنجیدگی سے بولا

"وہ اپر آپکے کمرے میں "اسنے اتنا ہی کہا تھا کہ ازہران جلدی سے سیڑھیوں کی طرف
بھاگا رانی نے حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھا کہ آج ازہران بھائی کو کیا ہو گیا۔

دادو کی طبیعت نہ ساز تھی اسلئے رانی دادو کے پاس تھی اور دعا نہانے کے لئے واش روم گئی
تو وہاں پانی نہیں آ رہا تھا اسلئے رانی نے اسے کہا کہ وہ ازہران کا واش روم استعمال کر لے وہ
نہیں جانا چاہتی تھی پر رانی نے اسے یقین دلایا کہ ازہران نہیں آنے والا اسلئے وہ کپڑے
لے کر اسکے کمرے میں چلی گئی۔

ازہران کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا دعا آئینے کے سامنے کھڑی تھی دوپٹہ بیڈ
پر پڑا تھا اسکے گھیلے بال پشت پر پڑے تھے وہ ابھی نہا کر نکلی تھی سفید شلوار، قمیض میں
لبوس تھی۔ جسکا دوپٹہ گولڈن نیٹ کا تھا ازہران چلتا ہوا اس تک آیا اسے اپنی طرف گھمایا
اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیا پھر جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھ دیئے جبکہ دعا حیران تھی کہ
اچانک ازہران کیسے آیا اور اسے ہوا کیا ہے۔

Classic Urdu Material

"تم ٹھیک ہو سنووائٹ؟" ازہران پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا

"میں ٹھیک ہوں" وہ بولی پھر سوچنے لگی کہ اسے کیا ہونا ہے بھلا جوازہران اس سے آتے ہی پوچھنے لگا پروہ نہیں جانتی تھی کہ ازہران کس مشکل سے اپنے دل کو سنبھال کر یہاں تک پہنچا تھا ازہران سمجھ گیا کہ اس شیطان نے ازہران کو پریشانی میں ڈالنے کے لئے بکواس کی تھی دعا وہاں سے ہٹی اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر اوڑھنے لگی ازہران نے گہری سانس بھری پھر دعا کو دیکھنے لگا جو دوپٹہ اوڑھ رہی تھی بالوں کی لٹیں چہرے پر آرہیں تھیں۔ گولڈن دوپٹہ میں اسکا چہرہ بھی سنہرا ہو رہا تھا ازہران نے نظر بھر کر اسے دیکھا

"تمہیں سفید رنگ بہت پسند ہے؟" اسکی بات پر دعانے چونک کر سراٹھایا

"جی.... کیا آپکو نہیں پسند؟" اسنے سوال کیا تو ازہران ہنس کر اسکے سامنے کھڑا ہوا پھر اسکے دوپٹے کا پلو ہاتھ میں لیا

"مجھے تم پر یہ رنگ بہت اچھا لگتا ہے اسلئے یہ رنگ کم پہنا کرو سنووائٹ" ازہران نے اسے دیکھ کر پیار سے کہا اسے ایسا لگتا تھا کہ دعا کو اسکی ہی نظر لگ جائے وہ سفید رنگ میں اس قدر پیاری لگتی تھی۔ اسکی بات پر دعانے اسے دیکھا ازہران نے دوپٹہ چھوڑا پھر نرمی

Classic Urdu Material

سے اسکاناک دبا کر بولا "اور اس گولڈن رنگ کے دوپٹے میں شہزادی لگ رہی ہو" اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وہ بولا تو دعا نے جھجک کر نظریں جھکالیں اور وہاں سے جانے لگی۔
"مجھے تم سے بات کرنی ہے" ازہران کی آواز پر وہ رک گئی۔ ازہران بیڈ پر بیٹھ گیا تو دعا بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"تمہارا پرس مجھے اپنے گھر سے ملا کیا تمہیں یاد ہے کہ وہ پرس کب وہاں رہا تھا؟" اسنے سوال کیا تو دعا سوچنے لگی اسکا بیگ ازہران کے گھر کیسے گیا... پھر اسے یاد آیا تو بولی "جی.... وہ جب میں گفٹ لے کر آئی تھی آپ کے لئے شاید اس دن" دعا نے الجھ کر جواب دیا اس دن جب اس پر جوس گرا تھا تب ہی وہ روم میں پرس بھول گئی تھی اور اسکے بعد اتنا کچھ ہوا تھا کہ اسے اپنی ہوش نہ تھی پرس کا خیال کیسے آتا۔
"اس دن تم کہیں اور گئی تھی؟" ازہران نے سوچتے ہوئے سوال کیا

"ہاں شاپنگ مال گئی تھی پھر وہاں سے آپکے گھر" اسنے جواب دیا پر وہ ازہران سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ وہ یوں سوال کیوں کر رہا ہے۔ "اس دن کچھ ہوا تھا... کچھ بھی ایسا جو عجیب ہو؟ دعا کو اچانک اس آدمی کا خود سے ٹکرانا یاد آیا اور تب اسے ایسا لگا تھا جسے وہ ٹکرانے

Classic Urdu Material

والے کو پہلے بھی دیکھ چکی ہو پر لمبے بالوں اور داڑھی کی وجہ سے پہچان نہ سکی۔ اسنے سب کچھ ازہران کو بتایا اور وہ سمجھ گیا کہ ٹکرا نے والا اور کوئی نہیں بلکہ عمر تھا اسنے دعا کے بیگ میں وہ لفافہ ڈالا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دعا کے ذریعے وہ لفافہ ازہران تک پہنچ جائے گا پر ایسا بہت دیر سے ہوا تھا۔

"پر ہوا کیا ہے ازہران؟" دعا نے پریشانی سے اسے دیکھ کر پوچھا تو ازہران نے اسے سب بتا دیا عمر کی موت، بلیک کون تھا اور بلیک کا پکڑا جانا.... وہ شروع سے لے کر آخر تک اسے سب بتاتا چلا گیا دعا نے سنا تو وہ حیران رہ گئی کہ خرم قریشی اس قدر خطرناک تھا۔ ازہران نے اسے اسلئے بتایا تھا کیونکہ کل خرم کی پھانسی کے بعد ساری خبری وی پر آجانی تھی کہ خرم قریشی کون تھا اور اسکے سارے کالے کرتوت سامنے آنے والے تھے۔ ازہران کو کل کا بے صبری سے انتظار تھا کل اسکے دوست عمر اور نجانے کتنوں کو انصاف ملنے والا تھا جو بلیک کے ہاتھوں مارے گئے یا جنہیں بلیک نے اپنے فائدے کے لئے اسمگل کیا تھا اور انکی زندگیوں کو جہنم بنا دیا تھا۔

اگلی صبح ہر طرف خُرم قریشی عرف بلیک کے چرچے تھے ہر نیوز چینل پر ایک ہی خبر چل رہی تھی خُرم قریشی کو پھانسی دی جا چکی تھی خُرم قریشی اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا پر اپنے پیچھے وہ لوگوں کی بددعائیں اپنے لئے چھوڑ گیا تھا اسکا بھیانک چہرہ سب کے سامنے تھا ہر کوئی اسے لعنت ملا مت کر رہا تھا۔

آغا رضا کاظمی نے ایک کانفرنس رکھوائی تھی جس میں نیوز چینلز والوں کو بلایا گیا اور بلیک کے خلاف سارے ثبوت انکو دیکھائے گئے تاکہ وہ سچی خبر عوام تک پہنچائیں آغا رضا کاظمی نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کامیابی کے پیچھے خفیہ ایجنسی کے وہ بہادر نوجوان تھے جن میں سے ایک جوان اس کام کو کرتے ہوئے شہید ہوا تھا آج جنکی وجہ سے بلیک جیسا مجرم اپنے انجام کو پہنچا تھا ڈی آئی جی آغا رضا کاظمی نے تمام میڈیا کے سامنے ان بہادر نوجوانوں کو سلیوٹ کیا تھا اور ٹی وی پر دیکھنے والوں کے لئے وہ لوگ ہیر وز بن گئے تھے۔ بلیک کی تمام پر اپرٹی ضبط کر لی گئی تھی اور دعا کا سب کچھ اسے مل چکا تھا پر اسنے صرف گھرا اپنے نام رہنے دیا کیونکہ اس گھر میں اسکے اپنوں کی یادیں تھیں اور باقی سب کچھ اسنے از ہر ان سے کہہ کر ٹرسٹ کے حوالے کر دیا تھا اسے ایسے دولت نہیں چاہئے تھی جسکی وجہ سے، اسے اتنا

Classic Urdu Material

کچھ سہنا پڑا تھا، اسکے پاپا کو مار دیا گیا تھا..... نیوز دیکھتے ہوئے دعا رونے لگی تھی آج اسکے پاپا کو بھی انصاف ملا تھا ازہران نے اسے پیار سے چپ کروایا تھا پھر کہنے لگا "اب تم نے بالکل نہیں رو مناسب ٹھیک ہو چکا تھا" ازہران نے اسکے بال بگاڑ دیئے تو دعا ہنسنے لگی.

دس دن بعد.....

ڈنر کر کے سب ہال میں بیٹھے تھے ہنسی، خوشی ہر رنگ وہاں بکھرا تھا درمیان میں رکھے ڈبل سائز صوفے پر دادو اور شاہ میر کی والدہ بیٹھیں تھیں انکے ایک طرف رکھے صوفے پر ازہران اور شاہ میر بیٹھے تھے جبکہ دوسری طرف دعا اور شاہ میر کی بہن زویا بیٹھی تھیں. سب لوگ باتوں میں مگن تھے ازہران بار بار دعا کو دیکھ رہا تھا جبکہ دعا اسکے مسلسل دیکھنے پر پریشان ہو رہی تھی

"بس کر دے یار نظر لگائے گا بھابی کو" شاہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

"نظر اتار بھی دو نگا شاہ" ازہران مجھم سا مسکرا کر بولا

"مجنوں کہیں کے" شاہ نے ہنس کر کہا

Classic Urdu Material

"اگر لیلیٰ میری سنو وائٹ جیسی ہو تو کوئی مجنوں کیوں نہ بنے" چمکتیں نگاہوں سے والہانہ انداز میں وہ دعا کو دیکھ کر بولا تو شاہ افف کر کے رہ گیا تبھی دادو نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا "ہم نے ازہران اور دعا کی شادی کی تاریخ رکھ لی ہے آج سے ایک ہفتے بعد ان دونوں کی شادی ہوگی کسی کو کوئی اعتراض؟" دادو نے باری باری دونوں کو دیکھا ازہران کو جگہ شاہ اٹھ کر بولا "لڑکے کی طرف سے پورے دل سے ہاں ہے" اسکی بات پر سب ہنسنے لگے جبکہ دعا نے سر جھکا لیا اسکا چہرہ لال ہونے لگا وہ اٹھ کر جانے لگی کہ زویا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا "لڑکی کی طرف سے بھی ہاں ہے" زویا ہنس کر بولی دادو نے سب کو مبارک دی اور رانی کی اماں نے اسے آواز لگائی

"رانی جلدی سے مٹھائی اور چائے لے کر آ۔" اماں کی آواز میں خوشی تھی وہ ازہران کو بہت پسند کرتی تھی وہ بھی انہیں رانی کی طرح اماں کہتا تھا۔ رانی جلدی سے ٹرائی لے آئی

اسنے اور زویا نے سب کو چائے دی پھر رانی جلدی سے بولی

"افف اللہ ازہران بھائی کی شادی میں کتنا مزہ آگیا میں بہت سارے کپڑے بناؤں گی بڑی بیگم" رانی خوشی سے اچھل رہی تھی

Classic Urdu Material

"تم کیا دعا کی طرف سے شادی میں شامل نہیں ہو گی رانی؟" زویا نے اسے گھور کر کہا

"وہ... زویا آپ کی ازہر ان بھائی تو پہلے سے بھائی ہیں نہ اسلئے زیادہ حق انکا بنتا ہے" رانی نے

ازہر ان کو دیکھ کر کہا تو ازہر ان اور شاہ میر دل کھول کر ہنسنے لگے جبکہ دعا نے رانی کو گھورا

"دیکھ لو دعا تم اسے چھوٹی بہن کہتی ہو اور اسکو ازہر ان بھائی زیادہ پیارے ہیں" زویا نے

دعا کو دیکھا پھر مصنوعی غصے سے رانی کو گھورا تو وہ پریشان ہو گئی۔

"دعا آپ کی ایسا کچھ نہیں ہے مجھے آپ بھی اتنی ہی پیاری ہیں جتنے ازہر ان بھائی" رانی نے

پریشانی سے آنکھیں گھما کر کہا سب کے چہروں پر دبی دبی مسکان تھی۔

"اچھا میں آپ کی طرف سے شامل ہو نگی شادی میں دعا آپ کی" وہ دعا کے سامنے بیٹھ گئی جبکہ

دعا نے ہنسی چھپانے کے لئے چہرہ جھکا لیا تھا۔ "کیا مطلب چھوٹی تم بہن کے ملتے ہی بھائی کو

بھول گئی یہ اچھی بات نہیں" ازہر ان نے اسے دیکھ کر کہا تو بیچاری رانی گھٹنچکر بنی سب

کو دیکھتی رہی کہ اب کیا کرے؟

Classic Urdu Material

"اے بس کرو سب کیوں بچی کو پریشان کر رہے ہو" دادو نے ہنس کر سب کو گھورا تو رانی کی شکل دیکھ کر سب ہنس دیئے اور رانی صاحبہ نے سب کو ہنستے دیکھا تو اسکی جان میں جان آئی اور وہ خود بھی ہنسنے لگی۔

"جھلی ہے یہ لڑکی" زویا نے کہا اور رانی پھر سے بولنا شروع کر چکی تھی۔ ازہران نے زویا کو اشارہ کیا اور اٹھ کر وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ کچھ دیر بعد زویا، دعا کو لے کر ٹیریس پر لے آئی جہاں ہلکی ہوا چل رہی تھی چاند کی چاندنی ہر طرف پھیلی تھی "اتنا پیارا لگ رہا ہے نہ سب" دعا نے مسکرا کر کہا زویا نے اسکے چہرے پر خوشی کے رنگوں کو دیکھا "اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے دعا" زویا نے اسکے ہاتھ تھام کر کہا وہ دعا کے بارے میں سب جانتی تھی اسے یہ پیاری سی بہت اچھی لگی تھی۔ "شکریہ" دعا نے مشکور نظروں سے زویا کو دیکھا

"اچھا تم ٹھہرو میں ابھی آتی ہوں اوکے" زویا وہاں سے چلی گئی تو دعا آسمان کو دیکھنے لگی جب اسے قدموں کی چاپ سنائی دی

Classic Urdu Material

"چاند کتنا پیارا ہے نہ زویا" وہ سمجھی زویا ہے اسلئے بنا پیچھے دیکھے وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے بولی
جب کوئی اسکے بالکل پاس کھڑا ہوا دعا نے پلٹ کر دیکھا تو ازہران اسکے قریب کھڑا آسمان
کو دیکھ کر بولا

"پر مجھے تو اپنی سنووائٹ زیادہ پیاری لگتی ہے" اسکے چہرے کو دیکھ کر کہا گیا دعا کا دل
دھڑک اٹھا وہ بس خاموشی سے اپنے پیارے ہمسفر کو دیکھنے لگی ازہران نے اپنا ہاتھ آگے
کیا اسکے ہاتھ میں سنہرے کام والا سفید دوپٹہ تھا اسنے دوپٹہ کھول کر دعا کے سر پر اوڑھ لیا
ازہران کو وہ سنہرے، سفید رنگ میں بہت اچھی لگی تھی تبھی اسنے دعا کے لیے یہ دوپٹہ
خرید اٹھا۔

"ازہران" دعا نے اسے دیکھا پھر اس پیارے سے دوپٹے کو اسکی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی
ازہران نے اسے دیکھا تو وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ ازہران کو ڈر تھا کہیں اسے اسکی
نظر ہی نہ لگ جائے اسنے دعا کو اپنے قریب کیا اور اسکے کان میں دھیمی آواز میں کہنے لگا۔

تم وہ لڑکی ہو

جس کو دیکھ کر

دھوپ کا ایک ٹکڑا

بادل ہو سکتا ہے

جس کو دیکھ کر چاند

پورا پاگل ہو سکتا ہے

پھر اس نے اپنے لب دعا کی پیشانی پر رکھ دیئے دعا نے چمکتیں آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اسکی
آنکھیں نم ہونے لگیں اتنی محبت کا تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا جتنی ازہران علی خان نے
اسے دی تھی۔

"رونا بالکل نہیں ہے سنو وائٹ" ازہران نے اس کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"آپ بہت اچھے ہیں ازہران" دعا نے محبت سے کہا اسکی بات پر ازہران قہقہہ لگا کر ہنسا

"اب تو مجھے سچ میں لگنے لگا ہے کہ میں بہت ہی اچھا ہوں" اسکی بات پر دعا ہنسنے لگی کیونکہ

وہ اسے کتنی باریہ جملہ کہہ چکی تھی۔

Classic Urdu Material

نیچے ہال سے سب کی آوازیں آرہی تھی وہ سب انکی ہونے والی شادی کی باتیں کر رہے تھے جبکہ دولہا، دلہن ٹیریس پر کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"آپ سچ میں بہت اچھے ہیں" دعا نے شرارت سے کہا تو ازہران نے ہنس کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تو دعا بھی ہنس دی۔

ختم شد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/